209

پنجاب یونیورسٹی کے منظور کردہ سلیبس اور محکمۂ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق

زبانِ عربی کی صرف و نحو کا نیا۔ آسان اور دلچسپ سلسلہ

(موسومہ)

جواہر العربیۃ

حصّہ اوّل

مشتمل بر علمِ حروفِ ہجاء و علمِ صرف

مع کثیر التّعداد مشقیہ سوالات و امتحانی پرچہ جات از سنہ ۱۹۲۸ء تا سنہ ۱۹۳۷ء

برائے افادہ امیدواران امتحانات ورنیکلر فائنل انٹرنس۔ ایف اے۔ اور بی اے

مصنّفہ

محمد عبد الخالق۔ بٹالوی۔ بی اے

بتصحیح و ترمیم

ڈاکٹر برکت علیؒ صاحب قریشی ایم اے پی ایچ ڈی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

جناب پیر محمد حسنؒ صاحب ایم اے (عربی و فارسی) مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر لاہور کالج فار مین

جناب سید محمد طلحہ صاحب ایم اے۔ و مولوی فاضل سینیئر پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

سنہ ۱۳۵۶ھ * ۱۹۳۷ء

ملنے کا پتہ: ایم خالق۔ بٹالوی۔ قریشی سٹریٹ فلیمنگ روڈ لاہور

2021

اِھْدَاء

60058

میں "جواہر العربیہ" کو اپنے محترم استاد
مولوی محمد شفیع صاحب ایم اے (کینٹب)
پروفیسر عربی پنجاب یونیورسٹی و پرنسپل اورینٹل کالج۔ لاہور
جنکی
شفقت اور فیض کرم سے مجھے علم جیسی گرانقدر دولت عطا ہوئی
کی
خدمت گرامی میں ہدیۂ حقیر کے طور پر ادب سے پیش کرتا ہوں

هَدِيَّةُ الْعَبْدِ عَلَى قَدْرِهِ
وَالْفَضْلُ أَنْ يَقْبَلَهَا السَّيِّدُ
فَالْعَيْنُ مَعَ تَعْظِيمِ مِقْدَارِهَا
تَقْبَلُ مَا يُهْدِي لَهَا الْمِرْوَدُ

ایم۔ اے خالق

Marfat.com

پیش نامہ

از عالیجناب سید محمد طلحہ صاحب ایم اے و مولوی فاضل پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

عربی زبان کی اہمیت جس میں اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام نازل ہوا کسی سے مخفی نہیں۔ گویا خدا کی سرکاری زبان یہ ہے مسلمانوں کے ڈیڑھ ہزار سالہ تمدن و شائستگی کی حامل یہی زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مستشرقین یورپ باوجود غیر مسلم ہونے کے محض تاریخ و اثریات کی قدردانی کے شوق میں اس زبان سے کیا کچھ اعتنا رکھتے ہیں۔ اُن کی جدوجہد سے دنیا کے کتب خانے معمور ہیں بیروت اور مصر کے عیسائی تو اور بھی زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں جس کی زندہ شہادت ان کے مصنفات اور مطبوعات ہیں +

ہندوستان میں جبتک اسلامی سلطنت قائم رہی۔ کم و بیش عربی زبان کی طرف یہاں کے مسلمانوں کی توجہ منعطف رہی۔ سلطنت کے مٹنے سے وہ بات بھی گئی۔ اب تو کچھ بوریا نشین فاقہ مست لوگ زمانہ کی بادِ صرصر کی مخالفت کے باوجود۔ اپنے مکاتب یا مدارس کی چار دیواری کے اندر اپنے مذہب کی خاطر اس کا چرچا رکھتے ہیں۔ یا سرکاری یونیورسٹی کے طلبہ ایک محدود دائرہ کی ملازمتوں کی وجہ سے اس سے دوچار نظر آتے ہیں۔ انہی میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو مقابلہ کے امتحانوں میں عربی کی آغوش میں پناہ لیتے ہیں۔ اور عموماً مراد کو پہنچتے ہیں +

سرکاری یونیورسٹی کے طلبہ جن کا تعلق عربی سے ثانوی تعلق ہے عربی میں عموماً کمزور اور بے بضاعت ہوتے ہیں بخصوصاً عربی گرامر میں۔ یوں تو ہر زبان کے لئے اس کی گرامر جان کا حکم رکھتی ہے لیکن عربی کے لئے تو اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ یونیورسٹی کے طلبہ کی عربی میں کمزوری کی وجہ غالباً یہی تھی کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرضِ وجود میں نہیں آئی تھی جس میں طلبہ کی ذہنی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زبان عربی کی گرامر کو عام فہم اردو اور دلچسپ پیرایہ میں ایک عمدہ ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہو مسٹر محمد عبدالخالق متعلم ایم اے (عربی) نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے بڑی محنت و جانفشانی و دیدہ ریزی کے ساتھ "جواہر العربیہ" تصنیف کی ہے مارچ ۱۹۳۷ء سے پہلے مصنف سے میری شناسائی نہ تھی۔ ایک روز اورینٹل کالج لاہور میں آئے اور مجھے تقریظ لکھنے کو کہا میں نے مختلف مقامات سے پڑھوا کر سنا۔ بہت سی خوبیاں معلوم ہوئیں لیکن بعض امور قابل ترمیم بھی معلوم

Marfat.com

ہوئے فوری تقریظ لکھنے سے باز رہ کر موصوف سے درخواست کی کہ فلاں فلاں کتابیں اور دیکھ لی جائیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ کام بڑی محنت و جانفشانی سے کیا۔ ان کی تحقیق و تلاش کے مفید نتائج خود ان کی تحقیق و تلاش کے شاہد عدل ہیں بعض ابواب کے اضافہ کے لئے کہا جسے فاضل مصنف نے مان لیا۔ اب عرصہ تین ماہ کے بعد جبکہ میں اس کتاب کی اصلاح بڑے غور سے کرچکا ہوں اسے اہل وطن کے لئے پیش کرتا ہوں اور مصنف کو اس تصنیف پر مبارکباد دیتا ہوں +

اس کتاب کے بعض مباحث نہایت درجہ مفید ہیں۔ مثلاً خاصیات ابواب۔ خاصیات ابواب کی اہمیت اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ عربی لغت کی جان یہی خاصیات ابواب ہیں یہی فلسفۂ زبان ہیں بعض مسائل جن کی مثالیں پوری زبان میں صرف چند ہیں ایسی امثلہ کا حتی الامکان استقصا کردیا گیا ہے تفصیلات کو نہایت عمدہ طریق سے سمجھایا گیا ہے۔ ہر بحث کے آخر میں ایسے سوالات دیئے گئے ہیں جو پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں آتے رہے ہیں +

میرے خیال میں یہ کتاب عربی مدارس۔ اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے اس لئے میں ان سے پرزور سفارش کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب سے مستفید ہوں اور میری عربی کے معلمین سے استدعا ہے کہ وہ اپنے اپنے طلبہ کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی ہدایت کریں پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی اور پنجاب یونیورسٹی کے ممبران سے امید ہے کہ وہ اس مفید کتاب کو داخل نصاب کرکے مصنف کی محنت و جانفشانی کی تحسین کرینگے۔ اور دیگر صوبوں کے علمی اداروں سے بھی امید ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہائے اثر میں اس کی ترویج کرکے مصنف کی حوصلہ افزائی کرینگے

مؤرخہ ۱۵ جون ۱۹۳۷ء — سید محمد طلحہ حسنی، پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔

عالیجناب ڈاکٹر برکت علی صاحب ایم اے، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ (برلن) پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی رائے۔

"جواھر العربیہ" کے مصنف مسٹر محمد عبد الخالق اسلامیہ کالج لاہور کے ایک ممتاز طالبعلم ہیں اور اس وقت بھی ایم اے کی جماعت میں عربی کی تحصیل میں مصروف ہیں یہ میرے اُن تلامذہ میں سے ہیں جن کو میں ہمیشہ وقعت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور جن کے ساتھ میری بہت سی علمی اُمیدیں وابستہ ہیں +

"جواھر العربیہ" ان کی ایک حدیث الاشاعت تصنیف ہے جس میں عربی زبان کے صرفی اور نحوی قواعد سے بحث کی گئی ہے میں نے اس کتاب کے دونوں حصوں

Marfat.com

کو بالاستیعاب پڑھا ہے۔ مجھے یہ لکھنے میں بالکل تامل نہیں۔ کہ مصنف نے ان کی تدوین میں بڑی جانفشانی اور وسعتِ نظر سے کام لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مصنف نے اس شدید ضرورت کو جو مدت مدید سے محسوس ہو رہی تھی۔ یہ کتاب لکھ کر بدرجۂ اتم پورا کر دیا ہے۔ یعنی پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات انٹرنس۔ ایف اے اور بی اے کے نصاب کے مطابق عربی زبان کے قواعد کو نہایت دلنشین طریق پر اور سادہ زبان میں منضبط کر دیا ہے۔ جس سے عربی خوان طلبہ کی تمام مشکلات یک قلم رفع ہو گئی ہیں ۔

ترتیب کے لحاظ سے یہ کتاب ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اور یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ مصنف نے مبتدیوں کی ذہنی قابلیت کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس کی ممتاز خصوصیات میں یہ بھی شامل ہے کہ مسائل کی بحث تدریجی ہے۔ اس کے علاوہ ہر سبق کے آخر میں سوالات دیئے گئے ہیں۔ جن میں اکثر وہ ہیں۔ جو گذشتہ سالوں میں پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں آتے رہے ہیں۔ قواعد کی تصریح و توضیح کے لئے جو مثالیں دی گئی ہیں وہ اکثر قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو اس کتاب کو عام کتب متداولہ سے یکسر ممتاز کرتی ہے۔ ان خصوصیات کی بنا پر میں پر زور الفاظ میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ عربی خوان طلبہ اس کتاب سے مستفید ہوں۔ تاکہ مصنف کی حوصلہ افزائی ہو اور اس کتاب کے حصہ دوم کی اشاعت میں تاخیر واقع نہ ہو ۔

مجھے امید ہے **پنجاب یونیورسٹی** اس مفید کتاب کو داخل نصاب کر کے اس کے مصنف کی قدر افزائی کریگی۔ اور اس کی محنت و کاوش کی داد دیگی ۔

۱۷ر جون ۱۹۳۳ء برکت علی قریشی۔ ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن)
پروفیسر اسلامیہ کالج۔ لاہور

عالیجناب پیر محمد حسن صاحب ایم اے (عربی۔ فارسی) منشی فاضل مولوی فاضل۔ پروفیسر لائل پور کالج وممتحن فارسی

کسی زبان کی مہارت بغیر اس زبان کی صرف و نحو کی مہارت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ بات عربی زبان میں خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ آج تک اردو زبان میں جتنی کتابیں عربی صرف و نحو کے متعلق لکھی گئیں ان میں دقت پسندی سے کام لیا گیا ہے۔ طلبہ کی سہولت کا قطعی لحاظ نہیں رکھا گیا یہی وجہ ہے کہ اکثر طلبہ عربی زبان سے صرف اسلئے

Marfat.com

گھبراتے ہیں کہ اس کی گرامر بہت مشکل ہے۔ اور اس کی تحصیل کو ناممکن سمجھ بیٹھے ہیں اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مسٹر عبد الخالق نے کمر ہمت باندھی اور کتاب جواہر العربیہ تیار کی جس میں انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ ہر ایک مسئلہ کو آسان طریقہ سے بیان کیا جائے میں نے اس کتاب کا بیشتر حصہ بنظر غائر دیکھا ہے اور کہیں کہیں جہاں اصلاح کی ضرورت تھی۔ اصلاح بھی کی ہے جس کو فاضل مصنف نے کشادہ پیشانی سے قبول کیا۔ مجھے امید کامل ہے۔ کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اور اساتذہ کے لئے بھی آسان طریق تفہیم اختیار کرنے میں خضر راہ ہوگی۔

لاہور۔ ۷۔ اگست ۱۹۳۷ء

پیر محمد حسن

دیباچہ

زبان عربی کی اہمیت - زبان عربی کی اہمیت ہم مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا قرآن مجید، ہماری نماز۔ ہمارا تمدن اور ہماری تاریخ غرض سبھی کچھ اسی زبان میں ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہم روز بروز اس سے دُور جا رہے ہیں۔

زبان عربی سے بے توجہی:۔ زبان عربی سے ہماری بے توجہی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو تمام عمر نماز کے پابند رہنے کے باوجود ایک آیت کا مفہوم بھی نہیں سمجھتے اور بہت سے ایسے ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت تو روزانہ کرتے ہیں مگر وہ اس نسخۂ کیمیا کو سمجھنے سے مطلق قاصر ہیں اور جمعہ کے روز کتنے آدمی ایسے موجود ہوتے ہیں جو خطبہ کو سمجھتے ہوں خدانخواستہ میرا اس سے ہرگز یہ مقصد نہیں کہ معنے سمجھنے کے بغیر نماز پڑھنا۔ خطبہ سننا یا قرآن پاک کی تلاوت کرنا بے فائدہ ہے۔

زبان عربی پر حملے - السنہ شرقیہ پر بالعموم اور عربی پر بالخصوص جو آئے دن حملے ہوتے ہیں ان سے مسلمان بے خبر نہیں ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ زبان عربی کو جو ان کے مذہب۔ ان کی تہذیب ان کے تمدن اور ان کی تاریخ کی حامل ہے ہندوستان سے مٹانے کیلئے کیا کیا حربے استعمال کئے جا رہے ہیں

Marfat.com

لیکن افسوس کہ باوجود اس کے وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس بے توجہی کا نتیجہ آج پنجاب یونیورسٹی کے ریکارڈ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ امتحان انٹرنس ۱۹۳۷ء میں عربی کا امتحان دینے والے طلبہ صرف ۲۹ تھے لیکن سنسکرت کا امتحان دینے والے طلبہ ۱۸۵ تھے حالانکہ موخر الذکر زبان مردہ کہلاتی ہے۔

عربی کے مخالفین نے غلط پروپیگنڈا کر کے طلبہ کے ذہنوں میں یہ بات نقش کر دی ہے کہ یہ زبان سخت مشکل ہے۔ اسی پروپیگنڈے سے بھٹکے ہوئے بعض انگریزی خوان طلبہ بلا سوچے سمجھے پکار اٹھتے ہیں کہ یہ زبان کسی قاعدہ اور اصول کی پابند نہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سب زبانوں سے آسان اور باقاعدہ زبان یہی ہے کتاب کی ضخامت اجازت نہیں دیتی ورنہ اس موضوع پر مفصل بحث کی جاتی۔

انگریزی خوان طلبہ کی عربی سے بے توجہی کی وجہ:۔ اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کی زبان عربی سے بے توجہی کی وجہ مخالفین عربی کا پروپیگنڈا ہی نہیں بلکہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرضِ وجود میں نہ آئی تھی جو کسی یونیورسٹی کے مقررکردہ نصاب (SYLLABUS) کے مطابق ہو اور جس میں قواعد عربی آسان اور دلچسپ پیرائے میں طریقہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق بیان کئے گئے ہوں اور جس میں فاضلانہ روش اختیار کرنے کی بجائے یونیورسٹی کے طلبہ کی عربی میں قابلیت اور ضرورت کو مدنظر رکھا گیا ہو۔

جواہر العربیہ کے لکھنے کی ضرورت:۔ اسکولوں اور کالجوں کے عربی خوان طلبہ کی روز افزوں کمی کو محسوس کرتے ہوئے ان کی یہ شکایت بار بار سنکر کہ عربی کا حاصل کرنا سخت مشکل ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ قوم کی سب امیدیں تو انہی نونہالوں سے وابستہ ہیں اور یہ اپنی مذہبی زبان سے دور جا رہے ہیں جسکے بغیر یہ مذہب اسلام سے کما حقہٗ واقف نہیں ہو سکتے اور ان میں صحیح اسلامی جذبہ (ISLAMIC SPIRIT) پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ ابھی تک کوئی ایسی کتاب موجود نہیں۔ جو ان کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ زبان عربی کے چند جواہر کو ایک مختصر سی لڑی میں منسلک کر کے ان کی خدمت میں پیش کر دوں تاکہ یہ تاریکی کا پردہ ان جواہر کی چمک دمک سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے۔ قادرِ مطلق کا شکر ہے کہ جون ۱۹۳۷ء میں میری حقیر مساعی کا مجموعہ یعنی جواہر العربیہ معرضِ وجود میں آیا جسے اب میں عربی خوان طلبہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

جواہر العربیہ کی خصوصیات:۔ (۱) محکمہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق استقرائی طریق پر مثالیں پیش کر کے قواعد کا استنباط کیا گیا ہے۔ اور قواعد کو ذہن نشین کرانے کے لئے زیادہ وضاحت سے کام لیا گیا ہے۔ (۲) کوئی زبان محض قواعد کے یاد کر لینے سے نہیں آتی لہذا قواعد کی مشق کے لئے

Marfat.com

ہر سبق کے بعد ایک مناسب ترتیب کے ساتھ مشقیہ سوالات دیئے گئے ہیں (۳) ماہرین تعلیم آجکل اس امر پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ابتدائی جماعتوں میں انگریزی۔ عربی وغیرہ کی گرامر پڑھاتے وقت قواعد اردو سے پوری پوری مدد لینی چاہیئے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کا سب سے موزوں اور کامیاب یہ طریقہ ہے کیونکہ عربی اور اردو دونوں زبانوں کے قواعد ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ لہٰذا عربی اور اردو طرز بیان کا موازنہ کرنے کے بعد عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے واسطے ترجمہ کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے کافی مشقیں دی گئی ہیں (۴) چونکہ اس تصنیف کا مقصد بالخصوص یونیورسٹی کے طلبہ کی نفع رسانی ہے اسلئے اسے امتحان انٹرنس (پنجاب یونیورسٹی) کے نصاب کے مطابق تالیف کیا گیا ہے۔ لیکن صفحہ ۲۵۲ پر جو نصاب دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب امیدواران امتحان ورنیکلر فائنل انٹرنس ایف اے اور بی اے سب کے لئے مفید ہے۔ (۵) یونیورسٹی کے طلبہ کے فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے مشقیہ سوالات اکثر وہ دیئے گئے ہیں جو گذشتہ سالوں میں مذکورہ بالا امتحانات میں آتے رہے ہیں اور کتاب کے آخر میں انہی امتحانات کے پرچہ جات ۱۹۲۲ء تا ۱۹۳۲ء کے دیئے گئے ہیں (۶) زبان عام فہم اور انداز بیان دلچسپ اختیار کیا گیا ہے (۷) مضامین کی ترتیب اور طرز بیان میں مبتدیوں کی ذہنی قابلیت کو پیش نظر رکھا گیا ہے (۸) اکثر امثلہ قرآن پاک سے دی گئی ہیں تاکہ طلبہ میں نسخۂ کیمیا کو سمجھنے کا شوق پیدا ہو (۹) حتی الامکان کوئی ایسی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی جسے واضح نہ کر دیا ہو کیونکہ بغیر سمجھے کے اصطلاح کا رٹ لینا بالکل بے فائدہ ہے۔ اصطلاحات کی تشریح اس لئے بھی ضروری معلوم ہوئی۔ کہ اکثر طلبہ مڈل، میٹرک اور ایف اے میں عربی پڑھنے کے باوجود اتنا بھی نہیں بتا سکتے کہ لفظ "مضارع" کا کیا مطلب ہے، یا "ثلاثی مزید فیہ" کا مفہوم کیا ہے۔

جواہر العربیہ کے مضامین۔ (۱) جواہر العربیہ کو مرتب کرنے میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ تینوں قسم کے طالب علم اس سے مستفید ہو سکیں اوّل وہ جو عربی کو شروع سے سیکھنا چاہتا ہو یعنی مبتدی۔ دوسرے وہ جو عربی سے کسی قدر واقف ہو تیسرے وہ طالب علم جس کے دل میں علامہ زمخشری، سیبویہ، فرّاء، خلیل اور مستشرقین یورپ کی قابل قدر تصنیفات کے مسائل کا شوق ہو۔ (۲) اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں علم نحو بتایا اور دوسرے میں علم صرف کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ (۳) مضامین کی ترتیب بالکل نئی ہے پرانی ترتیب کو طالب علم کی سہولت کے لئے بدل دیا ہے۔ مثلاً خواصّ الابواب کے بیان میں مثال، اجوف، ناقص وغیرہ اصطلاحات کو استعمال کرنے سے پیشتر ایک سبق میں ان کو واضح کیا گیا ہے۔ ماضی

استمراری اور مشتقات کا بیان مضارع کے بعد کیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ (۳) مبتدی اور درمیانہ درجہ کے طالب علم کے دماغ کو یوں پریشان نہیں کیا گیا کہ (۱) تَفَعِیل یَتَفَعَّلُ من قبیل تداخل کے ہے یا (۲) مغالبہ کہتے ہیں ایک فعل کا کسی صیغہ باب مفاعلہ کے بعد واسطے اظہار غلبہ احد الطرفین کے ذکر کرنا بلکہ ایک دلچسپ اور آسان پیرائے میں تداخل اور مغالبہ کا مفہوم سمجھایا گیا ہے اور نہ صرف یہی کہ کہہ دیا کہ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ طالب علم کو اس بات کا موقع دیا ہے کہ وہ پوچھے (جیسا کہ ایک مولوی صاحب سے پوچھا گیا) کیا حضرت نوحؑ کے زمانے میں قَوَلَ تھا؟ بلکہ اُسے اس طریق سے قَالَ وغیرہ کی تعلیل بتائی گئی ہے کہ وہ بتا سکتا کہ کیوں قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ اور تعلیلات کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ طالب علم ایک دفعہ غور سے پڑھنے کے بعد انہیں بھول نہیں سکتا۔ (۴) ابواب اور خواص الابواب (جو کہ عربی زبان کی جان ہیں اور جن کے بیان کو بعض مصنفین نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ ان کا یاد کرنا محض دردِ سر ہے۔ اور بعض نے ان کا بیان نہایت مختصر کیا ہے) کو اس کتاب میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے لفظ "باب" کی تشریح لغوی اور اصطلاحی معنی کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ پھر ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد کے ابواب علیحدہ علیحدہ سبقوں میں بیان کیے گئے ہیں پھر خواص الابواب کو دو سبقوں میں ایک دلچسپ پیرائے میں بتایا گیا ہے (۵) اس کتاب میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کی ۔ کہ ضمائر اور اسمائے اشارہ بتا دیئے اور بس بلکہ ہر ایک اسم ضمیر اور اسم اشارہ کو جملوں میں استعمال کر کے ذہن نشین کرایا گیا ہے ایسا ہی عدد اور معدود کے متعلق صرف قواعد ہی نہیں بتائے۔ بلکہ اس مضمون کو چند حصوں میں تقسیم کر کے مثالیں دیکر اس طرح قواعد کا استنباط کیا گیا ہے کہ طالب علم انہیں یاد رکھ سکتا ہے ایسا ہی جمع کا بیان ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ غرض قواعد عربی کو ذہن نشین کرانے کیلئے میں نے انتہائی کوشش کی

گذارشِ احوالِ واقعی:۔ اس کتاب سے میرا مقصد ہرگز اپنے آپ کو مصنفین کے زمرے میں شریک کرنا اور اپنے نام کے ساتھ مصنف یا مؤلف کا لفظ بڑھانا نہیں۔ بلکہ میں اسے آقائے نامدار۔ خاتم المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری زبان کی ایک ادنیٰ خدمت تصور کرتا ہوں۔

چند تصنیفات:۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کے لیئے میں نے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔ (۱) المفصّل (۲) کتاب سیبویہ (۳) فصول اکبری (۴) شافیہ۔

Marfat.com

(۵) دستور المبتدی (۶) علم الصیغہ وغیرہ اور مستشرقین یورپ کی مندرجہ ذیل تصنیفات سے مستفید ہوا ہوں:۔

(1) CASPARI'S ARABIC GRAMMAR
TRANSLATED BY W. WRIGHT LL.D.,

نوٹ:۔ یہ کتاب جرمنی زبان میں تھی کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر عربی ڈاکٹر رائٹ صاحب نے اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ اور اصلاح اور ترمیم کے بعد اسے ایک ضخیم کتاب کی صورت میں شائع کیا +

(2) ARABIC GRAMMAR
BY REV. G.W. THATCHER M.A.A.D.

(3) ARABIC GRAMMAR BY DR. SOCIN.

شکریہ:۔ عالیجناب سید محمد طلحہ صاحب (حسنی) ایم۔ اے ومولوی فاضل پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔ اور عالیجناب ڈاکٹر برکت علی صاحب (قریشی) ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔ اور عالیجناب پروفیسر میر محمد حسن صاحب ایم اے (عربی۔ فارسی) مولوی فاضل ومنشی فاضل پروفیسر لاہور کالج فاروس نے اس کتاب کی تالیف میں بے حد دلچسپی لی اور بہ کمال مہربانی اس کو غور اور تعمق کی نظر سے پڑھا جس سے یہ کتاب اہل علم کی نظر سے گذرنے کے لائق ہوگئی ہے۔ ان کی مدد کے بغیر میں اپنی سعی میں بہت کم کامیاب ہو سکتا۔ میں ان کی ہمدردی اور عنایات کو فراموش نہیں کر سکتا۔ اور بڑے ادب سے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں +

استدعا:۔ علم دوست اصحاب سے میری استدعا ہے۔ کہ اگر ان کی عالمانہ اور مخلصانہ نظر اس کتاب میں کوئی غلطی دیکھے تو از راہِ کرم وہ مجھے مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔ اور وہ بھی داخل حسنات ہوں۔ نیز اس کتاب کو مفید اور بہتر بنانے کے لئے تجاویز نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کی جائینگی +

ایم۔ اے۔ خالق بٹالوی۔

Marfat.com

فہرست

نمبر سبق	موضوع	نمبر صفحہ
۱	حروف ہجاء	۳
۲	حرکات وسکنات	۸
۳	حروف ہجاء کے اقسام	۱۲
	الف اور ہمزہ میں فرق اقسام ہمزہ	۱۵
۴	کلمہ اور اُس کے اقسام	۱۷
	اسم معرفہ اور اسم نکرہ کا تصور	۱۸
	واحد۔ تثنیہ اور جمع	۱۹
۵	اسم کی تذکیر و تانیث	۲۲
	مؤنث حقیقی و غیر حقیقی و سماعی	۲۳
۶	جمع کا بیان	۲۵
	جمع سالم	۲۸
	جمع مکسّر	۳۰
	واحد و جمع (بترتیب حروف ابجد)	۳۲
	جمع قلّت و جمع کثرت	۴۰
*	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۴۱
۷	بناوٹ کے لحاظ سے اقسام اسم	۴۲
	اسم جامد کی بحث	۴۴
	مصدر کی بحث	۴۵
۸	اسم معرفہ کی بحث ۔ اسم علم	۴۸
۹	اسم ضمیر۔ ضمائر الفاعل	۴۹
۱۰	ضمائر الاضافۃ	۵۳
۱۱	اسمائے اشارہ	۵۸
۱۲	اسم نکرہ کی بحث اسم تصغیر	۶۲
	اسم منسوب	۶۴
	اسم جمع۔ اسم جنس	۶۶

نمبر سبق	موضوع	نمبر صفحہ
۱۳	عدد اور معدود کی بحث	۶۷
	اَحَدٌ وَاحِدٌ - اِثْنَانِ	۶۹
	عدد اور معدود ۳ سے ۱۰ تک	۷۰
	عدد اور معدود ۱۱ سے ۱۹ تک	۷۱
	عدد اور معدود ۲۱ تا ۹۹ دہائیاں	۷۲
	عدد اور معدود ۱۰۰ تا ۹۰۰ و آلاف	۷۳
	اعداد کسری ۔ بِضْع ۔ نَیِّف	۷۴
	ترتیبی اور تفصیلی اعداد	۷۵
۱۴	فعل کا بیان (کلمہ کی دوسری قسم)	۸۱
۱۵	فعل ماضی کا بیان	۸۷
	ماضی مطلق معروف کی بحث	۸۷
	ماضی منفی و منفی مؤکد (مَا ۔ لَا ۔ قطّ)	۹۲
	ماضی قریب	؍؍
	ماضی بعید	۹۳
	ماضی شکیہ	۹۴
	ماضی تمنائی	۹۵
	فعل ماضی مجہول	؍؍
*	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۹۹
۱۶	فعل مضارع معروف کی بحث	۱۰۳
	مضارع مختص بحال و مستقبل	۱۰۴
	مضارع منفی و منفی مؤکد (مَا لَا ۔ عوضُ)	۱۰۵
	ماضی استمراری	۱۰۵
	مضارع پر حرف لَن داخل کرنے سے لفظی اور معنوی تبدیلیاں ۔	۱۰۸

Marfat.com

نمبر	موضوع	صفحہ
	مضارع پر کلمہ داخل کرنے سے لفظی اور معنوی تبدیلیاں	۱۱۰
	مضارع پر نون ثقیلہ اور نون خفیفہ	۱۱۲
*	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۱۱۵
۱۷	فعل مضارع مجہول	۱۱۶
۱۸	فعل امر اور فعل نہی کا بیان	۱۲۰
۱۹	اسم موصول	۱۲۵
۲۰	اسم مُشتَق ـ اسم فاعل	۱۲۸
	اسم مبالغہ	۱۳۰
	اسم مفعول	۱۳۲
	صفت مُشبّہ	۱۳۵
	اسم تفضیل	۱۳۸
	اسم ظرف	۱۴۱
	اسم آلہ	۱۴۴
۲۱	ثلاثی مجرّد کے ابواب	۱۴۶
	فَعِلَ یَفْعُلُ وغیرہ کے متعلق تحقیق	۱۵۰
۲۲	غیر ثلاثی مجرّد کے ابواب	۱۵۳
	ثلاثی مزید فیہ	۱۵۴
	رباعی مجرّد و مزید فیہ	۱۶۴
۲۳	ہفت اقسام	۱۶۸
۲۴	خواصّ الابواب (نمبر۱)	۱۷۲
	ثلاثی مجرّد کے ابواب	۱۷۳
۲۵	خواصّ الابواب (نمبر۲)	۱۸۲
	باب تفعیل	۱۸۲
	باب اِفعال	۱۸۵
	باب مُفَاعَلَہ	۱۸۸

نمبر	موضوع	صفحہ
	باب تَفَعُّل	۱۹۰
	باب تَفَاعُل	۱۹۱
	باب اِفتِعَال	۱۹۴
	باب اِنفِعَال	۱۹۵
	باب اِستِفعَال	۱۹۶
	ثلاثی مزید فیہ کے دیگر ابواب	۱۹۷
	رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب	۱۹۸
*	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۲۰۳
۲۶	اصطلاحات ضروریّہ	۲۰۵
۲۷	تعلیلات	۲۰۸
	قواعد تعلیلات مثال	۲۰۹
	قواعد تعلیلات اجوف	۲۱۴
	قواعد تعلیلات ناقص	۲۲۷
*	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۲۳۶
۲۸	حرف کا بیان (کلمہ کی تیسری قسم)	۲۳۷
	حروف عاملہ اور غیر عاملہ کا تصور	۲۳۷
	حروف عاملہ کا مختصر بیان	۲۳۷
	حروف غیر عاملہ کی بحث	۲۴۱
*	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۲۴۶
	امتحانی پرچہ جات انٹرنس ایف اے ۔ بی ۔ اے	۲۴۷
	عربی گرائمر کا سلیبس (نصاب)	۲۵۳

Marfat.com

جواہر العربیۃ

الدرس الاول

حروفِ ہجاء

ہمارے منہ سے جو مختلف آوازیں نکلتی ہیں۔ اُن کے مجموعہ کو لفظ کہتے ہیں۔ اور زبان اور منہ کے اختلافِ جنبش سے جو ہماری آوازوں میں فرق پیدا ہوتا ہے اسے حرف کہتے ہیں مثلاً ع۔ ر۔ ب تین مختلف آوازوں کا مجموعہ ہے "عرب" یہ لفظ ہے اور ع۔ ر۔ ب حروف ہیں۔ ان آوازوں کو تحریر میں لانے کے لئے ہر زبان میں علیحدہ علیحدہ علامتیں مقرر ہیں۔ مثلاً اُردو میں ہم ان آوازوں کو یوں ظاہر کرتے ہیں:۔

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ وغیرہ

لیکن عربی میں ہم ان آوازوں کو یوں ظاہر کرتے ہیں:۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش

ص ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م

ن و ہ ی

اِن کو حروفِ ہجاء یا حروفِ تہجی کہا جاتا ہے۔ عربی میں ہم کہینگے

Marfat.com

اَلْحُرُوْفُ الْهِجَائِیَّۃُ اور دوسرا نام ہے۔ حُرُوْفُ التَّهَجِّیْ ؎

"هِجَاء" کے معنی ہیں "ہجّے کرنا" اس لئے یاد رکھو حروف ہجاء یا حروف تہجی صرف اس وقت کہیں گے۔ جبکہ یہ مع حرکات و سکنات (زیر۔ زبر وغیرہ) ہوں۔ ورنہ صرف حروف کہیں گے ؎

جس علم میں حروف ہجاء کی شکل و صورت۔ حرکات و سکنات اور تلفظ کی بابت ذکر کیا جاتا ہے۔ اس علم کو عِلْمِ حروفِ هِجَاء کہتے ہیں۔ پہلے اس کے متعلق بحث کی جائے گی ؎

عربی میں حروف تہجی اٹھائیس ہیں۔ جب یہ تنہا ہوں۔ تو اُن کو پوری شکل میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب یہ کسی لفظ کے شروع درمیان یا آخر میں ہوں تو ان کی شکل مختلف ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے کو غور سے پڑھو:۔

حروفِ ہجا کی مختلف شکلیں

نمبر	تنہا حروف	نام	ابتدائی صورت	مثال	درمیانی صورت	مثال	آخری صورت	مثال
۱	ا	اَلِفٌ	ا	اَبٌ	ـا	بَابٌ	ـا	مَا
۲	ب	بَاءٌ	بـ	بَابٌ	ـبـ	جَبَلٌ	ـب	حُبٌّ
۳	ت	تَاءٌ	تـ	تَعْلِیْمٌ	ـتـ	كُتُبٌ	ـت	اُخْتٌ
۴	ث	ثَاءٌ	ثـ	ثَوْبٌ	ـثـ	اَثَرٌ	ـث	عَبَثٌ
۵	ج	جِیْمٌ	جـ	جَبَلٌ	ـجـ	شَجَرٌ	ـج	حَجٌّ
۶	ح	حَاءٌ	حـ	حَجَرٌ	ـحـ	لَحْمٌ	ـح	مِلْحٌ

Marfat.com

نمبر	تنہا حروف	نام	ابتدائی صورت	مثال	درمیانی صورت	مثال	آخری صورت	مثال
۷	خ	خَاءٌ	خـ	خُبْزٌ	ـخـ	بُخْلٌ	ـخ	فَخٌّ
۸	د	دَالٌ	د	دَارٌ	ـد	بَدْرٌ	ـد	بَلَدٌ
۹	ذ	ذَالٌ	ذ	ذِهْنٌ	ـذ	نَذْرٌ	ـذ	خُذْ
۱۰	ر	رَاءٌ	ر	رَحِيْمٌ	ـر ـر	كَرُمَ كَرِيْمٌ	ـر ـر	بَصِيْرٌ بَصَرٌ
۱۱	ز	زَاءٌ	ز	زَيْنَبُ	ـز ـز	غَزْلٌ غُزِلَ	ـز ـز	خُبْزٌ خَبَزٌ
۱۲	س	سِيْنٌ	سـ	سَمِيْعٌ	ـسـ	نَسْبِيْذٌ	ـس	جَلِيْسٌ
۱۳	ش	شِيْنٌ	شـ	شُكْرٌ	ـشـ	حَشْرٌ	ـش	نَقْشٌ
۱۴	ص	صَادٌ	صـ	صَبْرٌ	ـصـ	بَصِيْرٌ	ـص	لِصٌّ
۱۵	ض	ضَادٌ	ضـ	ضَرَرٌ	ـضـ	غَضَبٌ	ـض	مَرَضٌ
۱۶	ط	طَاءٌ	ط	طَلَبٌ	ـطـ	بَطْنٌ	ـط	ضَبْطٌ
۱۷	ظ	ظَاءٌ	ظ	ظُلْمٌ	ـظـ	نَظْمٌ	ـظ	وَعْظٌ
۱۸	ع	عَيْنٌ	عـ	عِلْمٌ	ـعـ	بَعْلٌ	ـع	ضِلَعٌ
۱۹	غ	غَيْنٌ	غـ	غَوْثٌ	ـغـ	شُغْلٌ	ـغ	بَلِّغْ
۲۰	ف	فَاءٌ	فـ	فَخْرٌ	ـفـ	مُفْلِسٌ	ـف	خَلَفٌ
۲۱	ق	قَافٌ	قـ	قَلَمٌ	ـقـ	نَقْلٌ	ـق	عُنُقٌ
۲۲	ك	كَافٌ	كـ	كُتُبٌ	ـكـ	شَكْلٌ	ـك	مَلَكٌ
۲۳	ل	لَامٌ	لـ	لَهْوٌ	ـلـ	عِلْمٌ	ـل	قَتْلٌ
۲۴	م	مِيْمٌ	مـ	مُلْكٌ	ـمـ	خَمْرٌ	ـم	قَلَمٌ
۲۵	ن	نُوْنٌ	نـ	نُوْرٌ	ـنـ	كَنْزٌ	ـن	بَطْنٌ
۲۶	ہ	هَاءٌ	هـ	هَمٌّ	ـهـ	فَهْمٌ	ـه	هٰذِهٖ

Marfat.com

نمبر	تنہا حروف	نام	ابتدائی صورت	مثال	درمیانی صورت	مثال	آخری صورت	مثال
۲۹	و	وَاوْ	و	وَعْظٌ	ـو	قَوْلٌ	ـو	دَلْوٌ
۳۰	ی	یَاۤءٌ	یـ	یَدٌ	ـیـ	صَیْدٌ	ـی	ظَبْیٌ

حروفِ ہجاء کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ بعض حروف کی شکلیں ایکدوسرے سے ملتی ہیں۔ صرف نقطہ کا فرق ہے۔ مثلاً ص ض اور ع غ اور ط ظ میں صرف نقطہ کا فرق ہے۔ ان میں سے جو نقطہ دار حرف ہے۔ اُسے مَنْقُوْط یا مُعْجَمْ کہتے ہیں۔ لیکن جس حرف پہ نقطہ نہیں ہے۔ اُسے غَیرمَنْقُوْط یا مُھْمَلْ کہتے ہیں +

اس موقع پر صرف اتنا یاد رکھو۔ کہ عربی میں ت دو طرح سے لکھی جاتی ہے۔ کبھی تو پوری شکل میں مثلاً مُسْلِمَاتٌ۔ ضَرَبَتْ۔ اس ت کو تَاۤءٌ طَوِیْلَۃٌ (لمبی ت) کہتے ہیں۔ اور کبھی یوں (ۃ) لکھی جاتی ہے۔ مثلاً صَلٰوۃٌ۔ زَکٰوۃٌ۔ اس ۃ کو تَاۤءٌ مَرْبُوْطَۃٌ کہتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان ہم بعد میں پڑھیں گے +

ہدایت:۔ طالب علم کو چاہیئے۔ کہ وہ مولوی صاحب سے مندرجہ ذیل حروف کو اچھی طرح ادا کرنا سیکھے۔ ۱۔ ث۔ س۔ ص ۲۔ ا۔ ع۔ ۳۔ ت۔ ط۔ ۴۔ ح۔ ھ۔ ۵۔ ک۔ ق +

میرے خیال میں مولوی صاحب کا ان حروف کو طالب علم کے سامنے ادا کرنا میرے کچھ لکھنے سے بہت بہتر ہوگا۔ کیونکہ یہ ایسی ہی گہری بات ہے۔ جیسی کہ کسی کو گلاب کے پھول کا تصور تحریر کے ذریعے دلانا۔ اور باوجود کئی صفحے لکھنے کے اس نتیجہ پر نہ پہنچنا۔ جو محض گلاب کا پھول دکھانے سے حاصل ہوتا ہے۔ نیز ان حروف کی بحث یہاں مناسب نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں اشادہ کرنا ضروری

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ تلاوتِ قرآن میں یہ چیز لازمی ہے ۔

سُؤالات

۱۔ حروفِ ہجاء کی تعریف کرو۔ اور بتاؤ عربی زبان کے حروفِ ہجاء کتنے ہیں ؟

۲۔ تَاءٌ طَوِیْلَةٌ اور تَاءٌ مَرْبُوْطَةٌ کا فرق شکل کے لحاظ سے واضح کرو۔ نیز پانچ پانچ مثالیں دو ۔

۳۔ حرف منقوط اور حرف غیر منقوط سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو ۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ بطور املا لکھوائے جائیں :

عَالِمٌ ۔ عَاقِلٌ ۔ ثَابِتٌ ۔ قَائِلٌ ۔ ظَالِمٌ ۔ نَاصِرٌ ۔ فَاضِلٌ ۔ صَلٰوةٌ ۔ حَیٰوةٌ ۔ زَکٰوةٌ ۔ ذَهَبَتْ ۔ ضَرَبَتْ ۔ کَتَبَتْ ۔ فَتْحٌ ۔ ظَرِیْفٌ ۔ اِصْلَاحٌ ۔ عُرْیَانٌ ۔ لَذِیْذٌ ۔ حُلْوٌ ۔ بَارِدٌ ۔ صَادِقٌ ۔ فَقِیْرٌ ۔ مُشْکِلَةٌ ۔ مَسْئُوْنَةٌ ۔ قَلَمٌ ۔ کَلْبٌ ۔ قَلْبٌ ۔ اَکَلَ ۔ وَرِثَ ۔ اَبٌ ۔ اُمٌّ ۔ رَجُلٌ ۔ اِبْنٌ ۔

۵۔ مندرجہ ذیل حروف کی ابتدائی۔ درمیانی اور آخری صورتیں مثالوں سے واضح کرو۔ یعنی جب ان میں سے کوئی حرف کسی لفظ کے شروع میں ہوگا تو کیسے لکھا جائے گا۔ جب درمیان میں ہوگا تو کیسے لکھا جائیگا۔ اور جب آخر میں ہوگا تو کیسے لکھا جائے گا :۔ ب ۔ خ ۔ س ۔ ص ۔ ف ۔ ط ۔ ک ۔ ی ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِی

حرکات و سکنات حروف

نمبر	اشکال	نام	تشریح
۱	ـَ	فتحہ یا زبر	یہ علامت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اَ بَ تَ
۲	ـِ	کسرہ یا زیر	یہ علامت حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے مثلاً اِ بِ تِ
۳	ـُ	ضمہ یا پیش	یہ علامت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اُ بُ تُ
۴	ـْ	جزم یا سکون	یہ علامت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے مثلاً بْ تْ ثْ
۵	ـّ	تشدید یا شد	یہ علامت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے مثلاً بّ تّ ثّ
۶	ـً ـٍ ـٌ	تنوین	یہ علامت کبھی حرف کے اُوپر اور کبھی حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے۔ مثلاً عٌ ۔ تٍ ۔ ثً
۷	ـٰ	فتحۂ اشباعی	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً مٰلِكِ
۸	ـٖ	کسرۂ اشباعی	یہ علامت حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے مثلاً بِہٖ
۹	ـٗ	ضمۂ اشباعی	یہ علامت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے مثلاً لَہٗ

جس آواز کے سہارے سے حروف ادا کئے جاتے ہیں اور جس کے ذریعے سے ایک دوسرے سے ملائے جاتے ہیں اُسے عربی میں حَرَكَةٌ کہتے ہیں۔ حرکت تین طرح کی ہے :-

۱۔ (ـَ) اسے عربی میں فَتْحَة کہتے ہیں۔ فارسی اور اُردو میں اسے زبر کہتے ہیں۔

۲۔ (ـِ) اسے عربی میں کَسْرَة کہتے ہیں۔ فارسی اور اُردو میں اسے زیر کہتے ہیں۔

۳۔ (ـُ) اسے عربی میں ضَمَّة کہتے ہیں۔ فارسی اور اُردو میں اسے پیش کہتے ہیں۔

جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے مُتَحَرِّک کہتے ہیں۔ مثلاً قُلْ میں ق

Marfat.com

مُتحرّک ہے۔ جس حرف پر فتحہ ہو اُسے **مَفتُوح** کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر کَسرَہ ہو۔ اُسے **مَکسُور** کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر ضَمَّہ ہو۔ اُسے **مَضمُوم** کہتے ہیں۔ مثلاً کَتَبَ میں تینوں حروف مفتوح ہیں۔ سَمِعَ میں میم مَکسُور ہے۔ اور کَرُمَ میں "ر" مضموم ہے +

نوٹ:۔ محترم مولوی صاحب اگر مناسب سمجھیں تو ہشیار طالب علم کو یہ بات سمجھا دیں کہ فَتحہ زآواز کو کہتے ہیں لیکن فَتحَۃٌ اس (ـَ) علامت کا نام ہے۔ ایسا ہی کَسرہ تو آواز کا نام ہے۔ لیکن کَسرَۃٌ یہ (ـِ) علامت ہے۔ اسی طرح ضَمہ آواز کا نام ہے۔ لیکن ضَمَّۃٌ یہ (ـُ) علامت +

سُکُون یا جزم:۔ جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو۔ اُسے **سَاکِن یا مَجزُوم** کہتے ہیں۔ ساکن حرف پر یہ (ـْ) علامت لکھی جاتی ہے۔ مصر اور یورپ والے اسے یوں (ه) لکھتے ہیں +

فتحۂ اِشباعی:۔ اِشبَاع کا مطلب ہے کھینچنا۔ جس حرف پر یہ (ـٰ) علامت ہو۔ اسے اتنا کھینچ کر پڑھو۔ کہ زبر کی بجائے اَلِف کی آواز نکلے۔ مثلاً مٰلِكُ کو مَالِكُ پڑھو +

کسرۂ اِشباعی:۔ جس حرف پر یہ علامت (ـٖ) ہو۔ اُسے اتنا کھینچکر پڑھو۔ کہ زیر کی بجائے یاء کی آواز نکلے۔ مثلاً وَرُسُلِهٖ کو وَرُسُلِهِی پڑھو +

ضمۂ اشباعی:۔ جس حرف پر یہ (ـٗ) علامت ہو۔ اُسے اتنا کھینچکر پڑھو۔ کہ پیش کی بجائے واؤ کی آواز نکلے مثلاً لَهٗ کو لَهُو پڑھو +

تَشدِید کا مطلب ہے حرف کو دُگنا کرنا۔ اگر دو حرف ہمجنس یا ہم مخرج ہوں۔ تو ان میں سے جب ایک کو دوسرے میں ملا کر پڑھیں تو اس حرف پر تشدید کی یہ علامت (ـّ) لکھی جاتی ہے۔ مثلاً مَدَدَ کو مَدَّ لکھیں گے۔ جس حرف

Marfat.com

پر تشدید کی علامت ہو اُسے **مُشَدَّدْ** کہتے ہیں +

تَنْوِیْن کا مطلب ہے کسی لفظ کا تلفّظ کرتے وقت اس کے آخر میں نون ساکن بڑھانا مثلاً

۱:۔ رَجُلٌ کو جب ادا کرتے ہیں تو ہمارے منہ سے نکلتا ہے رَجُلُنْ

۲:۔ رَجُلٍ کو جب ادا کرتے ہیں تو ہمارے منہ سے نکلتا ہے رَجُلِنْ

۳:۔ رَجُلاً کو جب ادا کرتے ہیں تو ہمارے منہ سے نکلتا ہے رَجُلَنْ

ھدایت:۔ مثال نمبر ۳ میں ہم نے ایک الف زیادہ کیا ہے۔ پس یاد رکھو اگر کسی حرف پر دو زبر لکھنے ہوں۔ تو الِف زیادہ کرنا چاہیئے۔ مثلاً نَسْلاً۔ صَرِیْحاً۔ تَقْرِیْباً۔ لیکن اگر کسی لفظ کے آخر میں ۃ ۔ ء ۔ ی۔ ہوں۔ تو الِف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً عَادَۃً (نہ کر عَادَتاً) ۲:۔ دَوَاءً (نہ کہ دَوَاءاً) ۳:۔ ھُدًی (نہ کہ ھُدَیاً)۔ اس کا مفصل بیان اس کے موقعہ پر کیا جائیگا۔ کیونکہ یہاں اس کا سمجھنا مشکل ہے +

جس حرف پر تنوین ہو اُسے **مُنَوَّنْ** کہتے ہیں۔ نیز یاد رکھو تنوین ہمیشہ عربی الفاظ پر آتی ہے۔ فارسی کے لفظ پر تنوین داخل کرنا ایک مکروہ غلطی ہے۔ مثلاً رسید سے رسیداً بنا لینا درست نہیں ہے +

مَدّ کی علامت یہ ہے (~) جس حرف پر یہ علامت ہو اُسے کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ مثلاً آمِین۔ الف کو کھینچ کر پڑھو ۲:۔ الٓمّٓ۔ لام اور میم کو کھینچکر پڑھو جس حرف پر یہ علامت ہو اُسے **مَمْدُوْد** کہتے ہیں +

بعض اوقات یہ علامت (~) اختصار ظاہر کرنے کے واسطے لکھی جاتی ہے۔ مثلاً

الخ یہ اختصار ہے اِلٰی آخِرِہٖ کا +

Marfat.com

رحؒ یہ اختصار ہے رَحِمَہُ اللّٰہُ کا ؁

صلعم یہ اختصار ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ؁

انگریزی نے جب اپنا اثر کیا۔ تو عربی میں کچھ اور علامتوں کا اضافہ ہوگیا مثلاً۔

۱:۔ پورے وقفہ کی علامت یہ ہے ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً.

۲:۔ تھوڑے وقفے کی علامت یہ ہے ، حُکِیَ عَنْ بَعْضِ الشُّعَرَاءِ، اَنَّہٗ دَخَلَ...

۳:۔ علامت استفسار یہ ہے ؟ کَیْفَ حَالُكَ ؟ تمہارا کیا حال ہے ؟

۴:۔ علامت اقتباس یہ ہے " قَالَ: "کَیْفَ حَالُكَ ؟"

یورپ اور مصر والے عموماً ان علامتوں کو لکھتے ہیں ؁

یورپ اور مصر والوں نے ایک اور تبدیلی کی ہے۔ وہ فتحۂ اِشباعی۔ کسرۂ اِشباعی اور ضمۂ اِشباعی نہیں لکھتے بہٖ لَہٗ عَلٰی کی بجائے وہ بِہِ۔ لَہُ اور عَلیٰ لکھتے ہیں ؁

سُوَالات

۱:۔ مندرجہ ذیل حروف کی تعریف کرو اور مثالیں دو:۔

حرفِ مُتَحَرِّک۔ حرفِ سَاکِن۔ حرفِ مَفْتُوح۔ حرفِ مَکْسُور۔ حرفِ مَضْمُوم

۲:۔ حرکت سے تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ کتنی طرح کی ہوتی ہے؟ ہر ایک کی مثال دو۔

۳:۔ تنوین۔ تشدید اور مدّ سے تم کیا سمجھتے ہو مثالوں سے واضح کرو۔

۴:۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو درست کرکے لکھو:۔

زَیْدٌ ۔ رَجُلٌ ۔ حُکْمٌ ۔ حَقِیْقَتًا ۔ هُدًیًا ۔ دَوَاءًا ۔

۵:۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو ادا کرو:۔

طٰسٓمٓ ۔ الٓمٓ ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ

حرُوف کے اَقسام

مُتشابہ حُرُوف :- بہت سے حروف صورت میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ان میں فرق صرف نقطوں سے ہوتا ہے۔ ایسے حروف کو متشابہ حروف کہتے ہیں۔ مثلاً ب ت ث اور ج ح خ متشابہ حروف ہیں ۔

حروفِ عِلّت :- حروفِ علت تین ہیں و۔ ا۔ ی۔ ان کی وجہ تسمیہ دو طرح سے آئی ہے۔ ۱:- جب عرب بیمار ہوتا ہے۔ تو اُس کے منہ سے "ہائے" کی بجائے وآی نکلتا ہے۔ چونکہ علّت بیماری کو کہتے ہیں۔ اس لئے ان حروف کو حروف علّت کہا جاتا ہے۔ ایک شاعر نے حروفِ علّت کے متعلق فارسی میں ایک شعر کہا ہے ؎

حرفِ علّت نام کردند واوٌ و الِفَ و یائے را

ہر کرا دردے رسد ناچار گوید وآی را

۲:- علّت روگ کو کہتے ہیں۔ چونکہ ان حروف میں ایک قسم کا روگ ہے۔ مثلاً کبھی یہ حذف ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۲۷) اس لئے ان کو حروف علّت کہتے ہیں ۔

حُرُوفِ صَحِیح :- حروف علّت کے علاوہ باقی پچیس حروف صحیح کہلاتے ہیں ۔

شمسی حُرُوف :- بعض حروفِ ہجاء ایسے ہیں کہ جب ان پر "ال" داخل کیا جائے۔ تو لام تلفظ میں نہیں آتا۔ جیسے :- اَلشَّمْسُ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ ہم نے ش۔ ر۔ س پر "ال" داخل کیا۔ لیکن لام تلفظ میں نہیں آیا۔ ایسے حروف کو جن پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں نہ آئے۔ شمسی

Marfat.com

حروف کہتے ہیں۔ شمسی حروف مندرجہ ذیل ہیں:۔

ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن ۔ حروفِ شمسی کی وجہ تسمیہ بھی دو طرح سے آئی ہے:۔

۱۔ چونکہ لفظ اَلشَّمس کے پڑھنے میں لام تلفظ میں نہیں آتا۔ اس لئے وہ تمام حروف جن پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں نہیں آتا۔ شمسی حروف کہلاتے ہیں +

۲۔ شَمس کہتے ہیں سورج کو۔ جس طرح سورج کے سامنے ستارے نہیں ٹھہر سکتے۔ اسی طرح بعض حروف کے آنے سے "ال" کا تلفظ نہیں ٹھہر سکتا۔ جس طرح سورج کے سامنے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض حروف کے آنے پر "ال" کے لام کا تلفظ ماند پڑ جاتا ہے۔ اس لئے ایسے حروف کو شمسی حروف کہتے ہیں +

قمری حروف:۔ بعض حروفِ ہجا ایسے ہیں۔ کہ جب ان پر "ال" داخل کیا جاوے۔ تو لام تلفظ میں آتا ہے۔ ایسے حروف کو قمری حروف کہتے ہیں۔ مثلاً اَلقَمَرُ۔ اَلکَرِیمُ۔ اَلخَالِقُ۔ ان مثالوں میں ق ک خ حروفِ قمری ہیں۔ ان پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں آتا ہے۔ ان کی وجہ تسمیہ بھی دو طرح سے آئی ہے:۔

۱۔ چونکہ اَلقَمَرُ کے پڑھنے میں لام تلفظ میں آتا ہے۔ اس لئے ان تمام حروف کو جن پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں آتا ہے۔ قمری حروف کہتے ہیں +

۲۔ قَمَر چاند کو کہتے ہیں۔ جس طرح چاند کے ساتھ ستارے نمودار ہوتے ہیں اسی طرح بعض حروف پر "ال" داخل کرنے سے لام کا تلفظ نمودار ہو جاتا ہے۔ اسلئے ان حروف کو قمری حروف کہتے ہیں +

Marfat.com

حروفِ قمری حسب ذیل ہیں:- ا ب ج ح خ ع غ ف ق ك م و ہ ی ۔

ھدائت:- یاد رکھو عَبْدُ الرَّحْمٰن کا تلفظ عَبْدُلْ رَحْمٰن نہیں ہے۔ کیونکہ "ر" حرف شمسی ہے۔ لام تلفظ میں نہیں آئے گا۔ لیکن عَبْدُ الْجَبَّار کا تلفظ عَبْدُلْ جَبَّار ہے۔ کیونکہ "جیم" قمری حرف ہے۔ اس لئے لام تلفظ میں آئے گا۔

حروفِ مَدّ:- اوی کبھی حروف کو ادا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اسی واسطے عربی داں اَلِف کو اُخْتِ فَتْحَہ۔ واؤ کو اُخْتِ ضَمَّہ اور یاء کو اُخْتِ کَسْرَہ کہتے ہیں۔ کیونکہ فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ کی طرح یہ تین حروف اَلِف۔ واؤ۔ یاء بھی حرکات کا کام دیتے ہیں۔ فتحہ۔ ضمہ۔ کسرہ کو **حرکاتِ قصیرہ** لیکن اَلِف۔ واؤ۔ یاء کو **حرکاتِ طویلہ** کہتے ہیں۔ اَلِف۔ واؤ۔ یاء۔ بالترتیب فتحہ۔ ضمہ اور کسرہ کا کام دیتے ہیں۔

جس حرف پر ان میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ اُسے کھینچکر پڑھا جاتا ہے۔ اس واسطے ان حروف کو حروف مدّ کہتے ہیں۔ مد کا مطلب ہے کھینچنا۔ مثال کے طور پر مَلِكُ اور مَالِكُ کو دیکھو۔ پہلی صورت میں میم پر فتحہ ہے۔ اُسے کھینچکر نہیں پڑھیں گے۔ لیکن دوسری صورت میں میم کے ساتھ اَلِف ہے۔ اس لئے میم کو کھینچکر پڑھیں گے۔

یاد رکھو اگر کسی لفظ میں اَلِف۔ واؤ اور یاء کے پہلے حرف کی حرکت اُن کے موافق ہو۔ تو اُن کو حروفِ مَدّہ کہتے ہیں۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:-

۱:- ایسا الف ساکن جسکے پہلے حرف پر زبر ہے مثلاً مَاءٌ (الف بغیر جزم لکھو)

۲:- ایسا واؤ ساکن جسکے پہلے حرف پر پیش ہے مثلاً حُوتٌ (و بغیر جزم لکھو)

Marfat.com

۱۳۔ ایسی یاء ساکن جس کے پہلے حرف کے نیچے زیر ہے۔ مثلاً دِیْنٌ (ی بغیر جزم لکھو)

حُرُوفِ لِیْن:۔ اگر واؤ اور یاء ساکن ہوں اور ان کے پہلے حرف پر زبر ہو۔ تو ان کو حروفِ لین کہتے ہیں۔ "لِین" "نرمی" کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ حُروف ان صورتوں میں نرم آواز سے ادا کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو حُرُوفِ لین، کہتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ قَوْلٌ (و ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف ق پر زبر ہے)

۲۔ عَیْبٌ (ی ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف عَیْن پر زبر ہے)

اَلِف اور ہمزہ میں فرق

اگر یہ حرف "ا" متحرک ہو جیسے اَمَرَ میں تو اُسے ہمزہ کہتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ حرف ایسا ساکن ہو کہ اس کو ادا کرتے وقت زبان کو جھٹکا دینا پڑے۔ مثلاً سَرَ أْسُ کے تلفظ سے زبان جھٹکا کھاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ زبان اینٹھتی ہے ایسی صورت میں بھی اُسے ہمزہ ہی کہیں گے لیکن جس وقت یہ ساکن ہو۔ اور تلفظ صاف ہو اُسے اَلِف کہتے ہیں۔ مثلاً مَا۔ لَا۔ قَالَ میں اَلِف ہے۔ ہمزہ نہیں ہے۔

هَمْزٌ کا مطلب ہے ٹھوکر لگانا۔ جھٹکا دینا وغیرہ

ہمزہ کے اَقسام

۱۔ هَمْزَةُ الْقَطْع:۔ اس ہمزہ کو یوں ء لکھتے ہیں۔ اور غالباً یہ قَطْعٌ کے ع کا اختصار ہے۔ "قَطْعٌ" کا مطلب ہے کاٹ دینا۔ علیحدہ علیحدہ کر دینا۔ چونکہ یہ ہمزہ دو کلموں کو قطع کر دیتا ہے۔ اس لئے اُسے هَمْزَةُ الْقَطْع کہتے ہیں

Marfat.com

مثلاً جَثَتْ لِأَکَرَامِ زَیْدٍ۔ پہلے ہم پڑھینگے لِ اور پھر إِکْرَامِ۔ یعنی دو کلمے جُدا جُدا پڑھیں گے ۔

۲:۔ هَمْزَۃُ الْوَصْلِ :۔ اس ہمزہ کو یوں ؐ لکھا جاتا ہے۔ وَصْلٌ کا مطلب ہے جوڑنا۔ چونکہ یہ ہمزہ دو کلموں کو جوڑ دیتا ہے اس لئے اسے هَمْزَۃُ الْوَصْلِ کہتے ہیں۔ مثلاً رَأَیْتُ اِبْنَكَ کو یوں پڑھیں گے رَأَیْتُبْنَكَ۔ اسی طرح کُنْ اِبْنًا کو کُنِبْنًا پڑھیں گے۔ اور لکھا یوں جائے گا رَأَیْتُ ٱبْنَكَ بھی طرح کُنِ ٱبْنًا ۔

یہ علامت (ص) غالباً وَصْلٌ یا صِلَۃٌ کے ص کا اختصار ہے۔ یہ علامت قرآن پاک میں بھی دیکھنے میں آتی ہے ۔

ہمزۂ قطعی تو ہمیشہ پڑھنے میں آتا ہے۔ لیکن ہمزۂ وصل وسَطِ کلام میں ساقط ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ میں نہیں آتا۔ نیز جو ہمزہ شروع میں ہو اُسے دو طرح سے لکھتے ہیں :۔ (۱) اَ اِ اُ (۲) أَ إِ أُ

لیکن یاد رکھو یورپ اور مصر کی کتابوں میں نمبر۲ کے مطابق لکھتے ہیں۔ مثلاً اَلْعِلْمُ نَافِعٌ کو یوں لکھتے ہیں :۔ أَلْعِلْمُ نَافِعٌ ۔

سُوَالات

۱:۔ مندرجہ ذیل حروف کی تعریف کرو اور وجہ تسمیہ بتاؤ :۔

حروفِ قمری ۔ حروفِ شمسی ۔ حروفِ علت ۔ حروفِ مدولین ۔

۲:۔ الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے ۔ نیز ہمزہ کے اقسام اور صورتیں بتاؤ ۔

۳:۔ مندرجہ ذیل کا تلفظ کرو :۔

عبدالسلام ۔ عبدالجلیل ۔ عبدالرحیم ۔ عبدالکریم ۔

Marfat.com

عِلمِ صَرف کا بیان

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ

کلمہ اور اس کے اقسام

انسان کے منہ سے جو مختلف آوازیں نکلتی ہیں۔ انکے مجموعہ کو لفظ کہتے ہیں۔ جو لفظ بامعنی ہو اور مفرد ہو (یعنی جس لفظ کا کچھ مطلب ہو اور جو مفرد ہو) اُسے **کَلِمہ** کہتے ہیں۔ مثلاً قَلَمٌ۔ رَجُلٌ۔ کَتَبَ۔ جَلَسَ۔ اِلٰی۔ مِنْ سب کلمے ہیں۔ یاد رکھو کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ **اسم۔ فعل** اور **حرف**۔

علم **صَرف** (یا **علم التصریف**) وہ علم ہے جس میں مفرد کلمات کی ہیئت تغیر، تبدیل اور اشتقاق کا ذکر کیا جائے چونکہ اس علم میں صیغوں کی گردان ہوتی ہے اس لئے اسکا نام صرف رکھا گیا) **اسم۔ فعل** اور **حرف** کی تعریف پڑھنے سے پہلے ایک بات سمجھ لو کہ وقت یا زمانہ تین قسم کا ہے ا۔ **زمانہ ماضی** - وہ زمانہ جو گذر گیا ہے۔

۲۔ **زمانہ حال**۔ وہ زمانہ جو اب گذر رہا ہے۔

۳۔ **زمانہ مُستَقبَل**:۔ وہ زمانہ جو آئے گا۔

ہدایت یاد رکھو مُستَقبِل کی بجائے مُستَقبَل پڑھنا زیادہ صحیح ہے۔

Marfat.com

اِسم وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ مثلاً رَجُلٌ۔ قَلَمٌ۔ زَیْنَبُ ٭

فِعل وہ کلمہ ہے جس میں حدث مع زمانہ پایا جائے۔ حدث کا مطلب ہے "کسی بات کا ہونا" مثلاً مَرِضَ وہ بیمار ہوا۔ مَاتَ وہ مر گیا۔ جَلَسَ وہ بیٹھا۔ کَتَبَ اس نے لکھا۔ یہ سب فعل ہیں ٭

حَرْف وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی نہیں دیتا۔ لیکن جب وہ دوسرے کلمہ سے ملتا ہے۔ تو اس کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔ مثلاً مِنْ (سے)۔ اب مطلب صاف نہیں ہے لیکن اگر یوں کہیں مِنْ بَیْتٍ (گھر سے) تو پھر مِنْ کا مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی فِیْ (میں) اس کے کچھ معنے سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن فِیْ بَیْتٍ (گھر میں) اس کا کچھ مطلب ہے ٭

اسم کا مختصر بیان

معنوں کی رُو سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مَعْرِفہ اور نَکِرَۃ۔ وہ اسم جس سے کوئی خاص اور معیّن شے مراد ہو۔ اُسے اسم معرفہ کہتے ہیں۔ مثلاً لاہور زَیْنَبُ زَیْدٌ۔ یہ تمام اسمائے معرفہ ہیں۔ لیکن رَجُلٌ۔ قَلَمٌ۔ بَیْتٌ۔ اسماءِ نکرہ ہیں۔ کیونکہ یہ غیر معیّن شے کے لئے بولے گئے ہیں ٭

اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے اقسام ہم بعد میں پڑھیں گے۔ اس مرتبہ پر صرف ایک بات یاد رکھو۔ کہ جس اسم کے پہلے "اَل" ہو۔ وہ اسم معرفہ ہوتا ہے عربی میں "اَل" کو حَرْفُ التَّعْرِیْف بھی کہتے ہیں ٭

حَرْفُ التَّعْرِیْف (یعنی اَل) کا بیان

اسم نکرہ کے اوّل میں اَل داخل کرنے سے وہ اسم معرّف (مخصوص) ہو جاتا ہے مثلاً رَجُلٌ کوئی آدمی لیکن اَلرَّجُلُ کوئی خاص آدمی۔ کِتَابٌ کوئی کتاب۔ اَلْکِتَابُ کوئی

خاص کتاب۔ ایسا ہی ضَارِبٌ (مارنے والا) لیکن اَلضَّارِبُ (وہ جس نے مارا) قرآن پاک میں آتا ہے۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ۔ بھلا جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے اَلْکِتَابُ کیوں فرمایا؟ ایک وجہ اس کی یہ ہے کہ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے الہامی کتابوں میں بتایا گیا تھا کہ محمدؐ پر ایک کتاب نازل ہوگی۔ اَلْکِتَابُ کہنے سے یہ مطلب تھا کہ یہ ہے وہ کتاب جس کا وعدہ الہامی کتابوں میں کیا گیا تھا اور جس کے تم منتظر تھے۔

جب اسم پر حرف التعریف آجائے۔ اسکے آخر سے تنوین گر جاتی ہے اور تنوین کی بجائے ایک زبر ایک زیر اور ایک پیش لکھا جاتا ہے۔ مثلاً رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ۔ کِتَابٌ سے اَلْکِتَابُ۔ فِیْ بَیْتٍ سے فِی الْبَیْتِ۔

حرف التعریف کے پہلے اگر لام مکسور (لِ) آجائے۔ تو الف لکھنے میں نہیں آئے گا۔ مثلاً لِلْوَلَدِ (اس لڑکے کے) اصل میں تھا لِاَلْوَلَدِ۔

جب شمسی حروف کے پہلے حرف التعریف داخل کریں گے۔ تو لام بغیر جزم کے لکھیں گے۔ مثلاً اَلشَّمْسُ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ لیکن اگر قمری حروف کے پہلے الف لام (یعنی حرف التعریف) داخل کرینگے۔ تو لام پر جزم لکھیں گے مثلاً اَلْکَبِیْرُ۔ اَلْخَالِقُ۔

حرف التعریف مذکر اور مؤنث دونوں پر آتا ہے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ۔ اَلْمَرْاَۃُ۔

واحد۔ تثنیہ۔ جمع

جو اسم ایک شے کے لئے بولا جاتا ہے اُسے واحد یا مفرد کہتے ہیں مثلاً قَلَمٌ ایک قلم۔ رَجُلٌ ایک آدمی۔ کِتَابٌ ایک کتاب۔

جو اسم دو چیزوں کے لئے بولا جائے اُسے تثنیہ کہتے ہیں۔ مثلاً [illegible]

Marfat.com

دو قلم۔ کِتَابَانِ دو کتابیں۔ رَجُلَانِ دو مرد۔ اِمْرَأَتَانِ دو عورتیں۔ اِن مثالوں سے ظاہر ہے تثنیہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد اسم کے ساتھ اَلِف اور نونِ مکسور بڑھا دیا جاتا ہے۔ خواہ اسم جاندار ہو یا بے جان۔ خواہ مذکّر ہو۔ خواہ مؤنّث ؛

ہدایت:۔ یاد رکھو لفظ تَثْنِیَہ ہے نہ کہ تَثْنِیَّہ۔ یا مشدد نہیں ہے۔

۲۔ مؤنث کی ۃ تثنیہ کے وقت اِس (ۃ) صورت میں نہیں رہتی۔ مثلاً :۔ اِمْرَأَۃٌ سے اِمْرَأَتَانِ ؛

جو اسم دو سے زیادہ کے لیے بولا جائے اُسے جمع کہتے ہیں۔ مثلاً۔ اَقْلَامٌ بہت سے قلم۔ کُتُبٌ بہت سی کتابیں۔ رِجَالٌ بہت سے مرد ؛

یاد رکھو حرف التعریف واحد۔ تثنیہ اور جمع تینوں کے پہلے آ سکتا ہے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ - اَلرَّجُلَانِ - اَلرِّجَالُ - اَلْکِتَابُ - اَلْکُتُبُ - اَلْجِبَالُ ؛

سوالات

۱۔ کلمہ کسے کہتے ہیں۔ اس کے اقسام بتاؤ۔ اور مثالوں سے واضح کرو ؛

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسم۔ فعل اور حرف علیحدہ کرو:۔

اَبٌ - باپ - ۲۔ ضَرَبَ اسنے مارا۔ ۳۔ مِنْ سے۔ اِبْنٌ بیٹا۔ اِلٰی کو

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ گرامر میں کیا ہیں۔ ان کے معنی بھی بتاؤ ؛

بَابٌ - بَیْتٌ - کُتُبٌ - شَرَابٌ - وَرَقٌ - مِنْ - فِیْ -

۴۔ حرف التّعریف سے تم کیا سمجھتے ہو۔ اسے اسم پر داخل کرنے سے حرکت اور معنی میں کیا تبدیلی ہوتی ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۵۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ایک قلم ایک کتاب۔ ایک گھر۔ ایک دروازہ۔ ایک لڑکا۔ ایک

Marfat.com

مرد - ایک عورت ایک لڑکی - ایک مرغی - ایک میز - ایک کرسی - ایک پرندہ - ایک کمرہ - ایک ٹوپی - ایک گائے -

(ب) دو قلم - دو کتابیں - دو گھر - دو دروازے - دو لڑکے - دو مرد - دو عورتیں - دو لڑکیاں - دو مرغیاں - دو میز - دو کرسیاں - دو پرندے - دو ہاتھی +

نئے الفاظ :- دَجَاجَةٌ مرغی - طَاوِلَةٌ میز - اَوْضَةٌ - کمرہ - تَاجٌ ٹوپی - بَقَرَةٌ گائے - فِیْلٌ ہاتھی - صَبِیَّةٌ - لڑکی +

۶:- مندرجہ ذیل الفاظ کو درست کرو :-

اَلاِنْسَانُ - اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ - لِاَلْوَلَدِ - لِاَلرَّجُلِ - اَلْکَرِیْمُ +

۷:- تثنیہ بنانے کا کیا قاعدہ ہے - مندرجہ ذیل واحد اسماء سے تثنیہ بناؤ :-

کِتَابٌ - بَقَرَةٌ - دَجَاجَةٌ - فِیْلٌ - قَلَمٌ - مَرْأَةٌ - صَبِیَّةٌ +

۸:- عربی میں ترجمہ کرو :-

(ا) وہ خاص قلم - وہ خاص عورت - وہ خاص کتاب - وہ خاص پرندے - وہ خاص بہت سے مرد - وہ خاص بہت سی عورتیں - وہ خاص مُرغ -

(ب) اللہ سے - اُس رسول سے - اُس لڑکے سے - اُن مردوں سے - اُن عورتوں سے - ان دو مردوں سے - ان طالب علموں سے +

ھدایت :- جز الف اور ب میں الفاظ پر حرف التعریف داخل کرو - نیز جز ب میں (سے) کا ترجمہ لام مکسور سے کرو +

۹:- اسم واحد تثنیہ اور جمع سے تم کیا سمجھتے ہو - ہر ایک کی چھ چھ مثالیں دو -

۱۰:- معنوں کے رُو سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں - مثالیں دے کر اپنے جواب کی توضیح کرو +

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

مُذکّر اور مؤنّث کا بیان

جو اسم نر کے لئے بولا جائے اُسے مُذکّر کہتے ہیں۔ مثلاً اَبٌ۔ اِبْنٌ۔ رَجُلٌ۔ مذکّر ہیں۔ لیکن جو اسم مادہ کے لئے بولا جائے۔ اُسے مؤنّث کہتے ہیں۔ مثلاً اُمٌّ۔ اِمْرَاَۃٌ۔ وَالِدَۃٌ۔

عربی میں مؤنث کی چار علامتیں ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

مؤنث کی علامات

۱۔ ۃ مثلاً وَالِدَۃٌ حَیٰوۃٌ ۔ ۲۔ ا مثلاً رُؤْیَا۔ اَلدُّنْیَا
۳۔ آءُ مثلاً صَحْرَآءُ کِبْرِیَاءُ ۔ ۴۔ ی مثلاً بُشْرٰی۔ کُبْرٰی

ھدایت:۔ بہت سے اسم ایسے ہیں۔ کہ ان میں مؤنث کی یہ علامت تا پائی جاتی ہے۔ لیکن بعض اسم ایسے بھی ہیں۔ کہ ان کے آخر میں تاء ہے۔ لیکن وہ مؤنث نہیں ہیں۔ مثلاً

۱۔ عَلَّامَۃٌ بہت بڑا عالم۔ ۲۔ خَلِیْفَۃٌ جانشین

مؤنث کے اقسام

پیشتر اس کے کہ ہم مؤنث کے اقسام لکھیں۔ ایک بات سمجھ لو۔ جانداروں میں سے مذکّر اور مؤنّث کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ نر مذکّر ہے اور مادہ مؤنث لیکن اہل زبان اُن چیزوں کو بھی مذکّر اور مؤنّث قرار دے لیتے ہیں۔ جو نر اور

60058

Marfat.com

مادہ نہیں ہیں مثلاً اُردو دان بولتے ہیں:۔

(۱)۔ گنگا بہتی ہے۔ (۲)۔ جمنا بہتی ہے۔ (۳)۔ پانی بہتا ہے

گنگا اور جمنا دریاؤں کے نام ہیں۔ ان کو مؤنّث بولتے ہیں۔ لیکن پانی کو مذکر بولتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں شَمْسٌ مؤنث ہے +

کتاب کو اُردو میں مؤنث بولتے ہیں۔ لیکن عربی میں مذکر ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ کوئی لفظ ہر ایک زبان میں تذکیر و تانیث کے لحاظ سے ایک ہی طرح استعمال ہو +

مؤنّث کے اقسام:۔

(۱)۔ مؤنّثِ حقیقی:۔ یہ وہ مؤنث ہے۔ جس کے مقابلے میں نر ہو مثلاً

مؤنث	مذکر	مؤنّث	مذکر
اُمٌّ	اَبٌ	وَالِدَۃٌ	وَالِدٌ
نَاقَۃٌ	جَمَلٌ	دَجَاجَۃٌ	دِیْکٌ

(۲)۔ مؤنّثِ غیر حقیقی یا لفظی:۔ یہ وہ مؤنث ہے۔ جس کے مقابلے میں نر نہ ہو۔ لیکن اس کے آخر میں مؤنّث کی چار علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے مثلاً:۔

ظُلْمَۃٌ اندھیرا۔ رُؤْیَا خواب۔ بُشْرٰی اچھی خبر۔ صَحْرَآءُ

(۳)۔ مؤنّث سماعی:۔ وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں نہ تو کوئی نر ہو۔ اور نہ اس میں مؤنث کی کوئی علامت پائی جائے۔ لیکن اہل زبان اُسے مؤنث بولتے ہوں۔ مثلاً شَمْسٌ۔ دَارٌ۔ رِیْحٌ وغیرہ +

مندرجہ ذیل الفاظ کو عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں

اَرْضٌ زمین — حَرْبٌ لڑائی۔ — بِئْرٌ کنواں — خَمْرٌ شراب

دَلْوٌ ڈول — دَارٌ گھر۔ — رَحًی چکی — رِیْحٌ ہوا

Marfat.com

اَلشَّمْسُ سورج عَصاً ڈنڈا عُقَابٌ باز عَقْرَبٌ بچھو
اَفْعیٰ سانپ نَفْسٌ رُوح نَعْلٌ جوتی نَارٌ آگ
کَأْسٌ پیالہ

اسماء مؤنث کی یوں بھی تقسیم کی گئی ہے۔ کہ بعض کو مؤنث معنوی قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض کو مؤنث لفظی۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

اَلْمُؤَنَّثُ الْمَعْنَوِیُّ

۱۔ تمام اسماء نکرہ اور معرفہ جو مادہ کے لئے بولے جاتے ہیں۔ مؤنث معنوی میں شامل ہیں۔ مثلاً اُمٌّ عَجُوْزٌ ایک بوڑھی عورت۔ زَیْنَبُ۔ عَرُوْسٌ دلہن۔

۲۔ ملکوں اور شہروں کے نام مثلاً مِصْر۔ لاہور۔ وغیرہ۔ ان کو مؤنث اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ قَرْیَۃٌ۔ بَلْدَۃٌ۔ اَرْضٌ۔ مَدِیْنَۃٌ مؤنث ہیں

۳:۔ آگ اور ہوا کے مختلف نام مثلاً

اَجَحِیْمٌ۔ سَعِیْرٌ سَقَرٌ (آگ یا دوزخ کے نام ہیں)

اِشْمَالٌ شمالی ہوا۔ جَنُوْبٌ جنوبی ہوا۔ قَبُوْلٌ مشرقی ہوا۔ دَبُوْرٌ مغربی ہوا۔ ان کو مؤنث اس لئے استعمال کرتے ہیں۔ کہ نَارٌ آگ اور رِیْحٌ ہوا مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

۴۔ جسم کے جوڑا جوڑا اعضا مثلاً یَدٌ۔ رِجْلٌ پاؤں عَیْنٌ آنکھ۔ اُذُنٌ کان۔ لیکن حَاجِبٌ ابرو۔ اور خَدٌّ رخسار مذکر بولے جاتے ہیں۔

۵:۔ تثنیہ اَلْجَمْع مثلاً غَنَمٌ بھیڑیں یا بکریاں۔ اِبِلٌ بہت سے اونٹ

Marfat.com

اَلْمُؤَنَّثُ اللَّفْظِیُّ

۱:- وہ اسم جس کے آخر میں ۃ ہو مثلاً جَنَّۃٌ - حَیْوۃٌ - ظُلْمَۃٌ

۲:- وہ اسم جس کے آخر میں ی ہو ا ہو یا آءُ ہو - ان سب کا بیان تم پڑھ چکے ہو - نوٹ: کبھی علامت تانیث مقدّر ہوتی ہے - مثلاً اَرْضٌ و شَمْسٌ (جو کہ اَرْضَۃٌ اور شَمْسَۃٌ تھے)

سُوَالات

۱:- مندرجہ ذیل الفاظ میں سے وہ اسم علیحدہ کرو - جو مؤنث استعمال ہوتے ہیں ❖

عَلَّامَۃٌ - اُمٌّ - صَحْرَآءُ - دَارٌ - ثَوْرٌ - خَلِیْفَۃٌ - اَلشَّمْسُ - اُخْتٌ - خَدٌّ - سَفَرٌ - عَیْنٌ - اُذُنٌ - حَاجِبٌ - رَاْسٌ - خَمْرٌ ❖

۲:- مؤنث حقیقی اور مؤنث غیر حقیقی سے تم کیا سمجھتے ہو - مثالیں دو ❖

۳:- مؤنث سماعی سے کیا مراد ہے - اس کی آٹھ مثالیں دو ❖

۴:- مندرجہ ذیل مذکر کے مؤنث بتاؤ :-

شَیْخٌ - دِیْکٌ - جَمَلٌ - رَجُلٌ - ثَوْرٌ - اَخٌ - زَوْجٌ ❖

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

جمع کا بیان

پیشتر اس کے کہ جمع کا بیان کیا جائے - مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ ایک لفظ کی تشریح کردی جائے - یہ لفظ عربی کی کتابوں میں کثرت سے

Marfat.com

آتا ہے۔ اور اس کتاب میں بھی تم اسے بہت دفعہ پڑھو گے۔ وہ لفظ ہے وَزْن ٭

لفظ "وَزْن" کی تشریح

مندرجہ ذیل چار قسم کے الفاظ پر غور کرو۔ ان کو آہستہ آہستہ ادا کرو:۔

۱:۔ جَمَلٌ۔ قَلَمٌ۔ وَرَقٌ۔ فَرَسٌ۔ لَبَنٌ۔ (پہلے اور دوسرے حرف پر زبر لیکن تیسرے حرف پر دو پیش)

۲:۔ مُدُنٌ۔ کُتُبٌ۔ سُفُنٌ۔ حُمُرٌ۔ نُذُرٌ۔ (پہلے اور دوسرے حرف پر ایک پیش اور تیسرے پر دو پیش)۔

۳:۔ کَلْبٌ۔ دَرْسٌ۔ حَرْبٌ۔ بَرْقٌ۔ خَمْرٌ۔ (پہلے پر زبر۔ دوسرا ساکن۔ تیسرے پر دو پیش)

۴:۔ کِتَابٌ۔ حِمَارٌ۔ جِدَارٌ۔ جِبَالٌ۔ بِرَاغٌ (پہلا حرف مکسور۔ دوسرا مفتوح تیسری جگہ الف۔ چوتھے پر دو پیش)

نمبر ایک کے الفاظ کو ہم یوں ادا کرتے ہیں۔ جَ۔ مَ۔ لُنْ۔ نمبر ۲ کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ مُ۔ دُ۔ نُنْ۔ نمبر تین کے الفاظ کو یوں کَلْ بُنْ۔ نمبر چار کے الفاظ کو یوں کِ۔ تَا۔ بُنْ۔ ظاہر ہے کہ چاروں قسم کے الفاظ کو ادا کرنے کا طریقہ علحدہ علحدہ ہے۔ ہم تو سادہ الفاظ میں یہ کہیں گے ا۔

ان چاروں قسم کے الفاظ کو ادا کرنے کا طریقہ علحدہ علحدہ ہے لیکن عربی پڑھانے والے مولوی صاحب۔ یا عربی کی گرامر لکھنے والے اصحاب اس مطلب کو یوں ادا کریں گے ا۔ ان چاروں قسم کے الفاظ کا وَزْن علحدہ علحدہ ہے ٭

Marfat.com

اب تم سمجھ گئے ہو گے۔ کہ جَمَلٌ اور قَلَمٌ کا وزن ایک ہی ہے۔ اسی طرح کُتُبٌ اور سُفُنٌ کا وزن ایک ہی ہے۔ ایسا ہی کِتَابٌ اور جِبَالٌ کا وزن ایک ہی ہے ۔

اگر یہ پوچھا جائے۔ کہ فلاں لفظ کا وزن کیا ہے تو لفظ **فعل** کے ذریعے بتایا جاتا ہے۔ مثلاً جَمَلٌ فَعَلٌ کے وزن پر ہے۔ مُدُنٌ فُعُلٌ کے وزن پر ہے۔ کُلْبٌ فُعْلٌ کے وزن پر ہے۔ کِتَابٌ فِعَالٌ کے وزن پر ہے ۔

فرض کرو کہ ایک لفظ ہے **دلو**۔ تم نے یہ لفظ کبھی نہیں پڑھا۔ اس پر کوئی حرکت نہیں۔ کبھی تم اس کو دَلُوٌ پڑھتے ہو۔ اور کبھی تم اس کو دُلْوٌ پڑھتے ہو لیکن اگر تم کو بتا دیا جائے۔ کہ اسے فَعْلٌ کے وزن پر پڑھو۔ تو تمہیں پہلے حرف کو مفتوح۔ دوسرے کو ساکن اور تیسرے کو مضموم پڑھنا چاہیئے۔ یعنی دَلْوٌ پڑھنا چاہیئے ۔

ھدایت :۔ یاد رکھو کہ اگر کسی لفظ کا وزن بدل دیا جائے۔ تو معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً نَفْسٌ (فَعْلٌ کے وزن پر) کا مطلب ہے نفس/جان۔ لیکن نَفَسٌ (فَعَلٌ کے وزن پر) کا مطلب ہے سانس۔ لہٰذا الفاظ کو سوچ سمجھ کر ادا کیا کرو ۔

۱:۔ ایک بیماری ہے جس سے انسان کا سانس رک رک کر آتا ہے۔ اُسے نادان ضِیْقُ النَّفْس کہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو صحیح تلفظ ضِیْقُ النَّفَس ہے۔ (سانس کا رکنا) **ف** کو مفتوح پڑھو۔

جمع کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ جمع سالم اور جمع مکسّر۔ اب ہم ان دونوں کا مفصل بیان پڑھیں گے :۔

جمع سالم کا بیان

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کرو:-

واحد	جمع	واحد	جمع
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	خَادِمٌ	خَادِمُوْنَ

غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ واحد میں جو حروف ہیں۔ وہ جمع میں بھی اسی ترتیب سے موجود ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ میں م۔س۔ل۔م پاس پاس ہیں۔ اسی طرح مُسْلِمُوْنَ میں م۔س۔ل۔م پاس پاس ہیں۔ معلوم ہوا کہ واحد کی ترتیب جمع میں ثابت یا سالم رہی ہے۔ ایسی جمع کو جمع سالم کہتے ہیں۔

اگر مذکر اسم کی جمع سالم ہو۔ تو اُسے جمع مذکر سالم کہتے ہیں۔ اور اگر مونث اسم کی جمع سالم ہو۔ تو اُسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں۔ ان دونوں کے بنانے کے طریقے جُدا جُدا ہیں۔

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ

واحد اسم کے آخر میں (وْنَ) لگانے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ ۲۔ خَادِمٌ سے خَادِمُوْنَ۔

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ

واحد اسم کے آخر میں (اتٌ) لگانے سے جمع مؤنث سالم بن جاتی ہے۔ مثلاً مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔ ۲۔ خَادِمَۃٌ سے خَادِمَاتٌ۔

ھدایت:۔ یاد رکھو جمع سالم ہر ایک اسم سے نہیں بن سکتی۔ مثلاً فَرَسٌ۔ سے فَرَسُوْنَ اور رَجُلٌ سے رَجُلُوْنَ نہیں بنا سکتے۔ جمع مذکر سالم کے بنانے کے علیحدہ شرائط ہیں۔ اور جمع مؤنث سالم بنانے کے علیحدہ شرائط ہیں

Marfat.com

ہیں۔ جن کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:۔

جمع مذکر سالم مندرجہ ذیل صورتوں میں ممکن ہے:۔

۱:۔ جبکہ عَلَم مذکر عاقل ہو۔ یعنی مرد کے نام سے جمع سالم ممکن ہے۔ مثلاً زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ (بہت سے زید) عُثْمَانُ سے عُثْمَانُوْنَ ۔

نوٹ:۔ مرد کا وہ نام جس میں ۃ ہو۔ اس سے جمع مذکر سالم ناممکن ہے۔ مثلاً طَلْحَۃُ اس سے جمع سالم ناممکن ہے ۔

۲:۔ جبکہ اسم تصغیر ہو۔ مثلاً عَبْدٌ سے ۔ عُبَیْدٌ (بروزن فُعَیْلٌ) اسم تصغیر ہے۔ اس سے عُبَیْدُوْنَ جمع مذکر سالم ہوگا۔ ایسا ہی رَجُلٌ . . . . . سے اسم تصغیر رُجَیْلٌ اس سے رُجَیْلُوْنَ جمع مذکر سالم بنے گا ۔

۳:۔ جبکہ مذکر عاقل کی صفت ہو۔ مثلاً عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ ۔ ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْنَ ۔

ھدایت:۔ مندرجہ بالا مثالوں میں لفظ **عاقل** سے مراد ہے۔ اِنسان ۔ حَیْوانِ ناطق ۔

جمع مؤنث سالم مندرجہ ذیل صورتوں میں ممکن ہے:۔

۱:۔ جبکہ عَلَم مؤنث عاقل ہو۔ مثلاً زَیْنَبُ سے زَیْنَبَاتٌ

۲:۔ جبکہ مؤنث عاقل کی صفت ہو۔ مثلاً عَالِمَۃٌ سے عَالِمَاتٌ

۳:۔ جبکہ غیر عاقل کی صفت ہو۔ مثلاً صَافِنٌ . . . . سے صَافِنَاتٌ

۴:۔ حروفِ ہجا عموماً مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے بھی جمع سالم ممکن ہے۔ مثلاً اَلِفٌ سے اَلِفَاتٌ ۔

۵:۔ اسلامی مہینوں کے ناموں سے بھی جمع مؤنث سالم ممکن ہے۔ جیسے:۔ اَلْمُحَرَّمُ سے مُحَرَّمَاتٌ ۔ رَمَضَانُ سے رَمَضَانَاتٌ ۔

Marfat.com

جمع مُکَسَّر کا بیان

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ واحد سے جمع بناتے وقت کیا تبدیلی ہوئی ہے :-

جمع	واحد	جمع	واحد
کُتُبٌ	کِتَابٌ	رِجَالٌ	رَجُلٌ

غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ حروف کی جو ترتیب واحد میں تھی۔ جمع میں ٹوٹ گئی ہے۔ رَجُلٌ میں ر۔ ج۔ ل پاس پاس تھے۔ لیکن رِجَالٌ میں یہ تینوں حروف پاس پاس نہیں ہیں۔ پہلے "ر" ۔ پھر "ج" ۔ پھر "الف" اور پھر "ل" ۔ ایسا ہی کِتَابٌ سے جمع بناتے وقت ایک حرف ہی گر گیا ہے۔

عربی میں "ٹوٹی ہوئی" کا ترجمہ لفظ مُکَسَّر سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی جمع جس سے یہ ظاہر ہو کہ واحد کے حروف کی ترتیب ٹوٹ گئی ہے۔ اُسے جمع مکسر کہتے ہیں۔

جمع مُکسّر کے اوزان

تم نے دیکھ لیا ہے کہ رَجُلٌ سے جمع مکسّر رِجَالٌ ہے۔ (فِعَالٌ کے وزن پر) کِتَابٌ سے جمع مکسّر کُتُبٌ ہے۔ (فُعُلٌ کے وزن پر) الغرض جمع مکسّر کے کئی ایک اوزان ہیں جو حسب ذیل ہیں نیز یاد رکھو پہلے نو اوزان بہت مشہور ہیں۔

۱۔ فِعَالٌ جیسے کَلْبٌ (کتا) سے کِلَابٌ ۲۔ جَبَلٌ (پہاڑ) سے جِبَالٌ

۲۔ فُعُلٌ جیسے کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔ ۲۔ مَدِیْنَۃٌ (شہر) سے مُدُنٌ

۳۔ فُعُوْلٌ مثلاً بَحْرٌ (سمندر) سے بُحُوْرٌ۔ ۲۔ قَلْبٌ (دل) سے قُلُوْبٌ

Marfat.com

۱۰۴- فُعَلٌ مثلاً تُحْفَةٌ (تحفہ) سے تُحَفٌ - ۲- اُمَّةٌ (قوم) سے اُمَمٌ

۱۰۵- اَفْعَالٌ مثلاً طِفْلٌ (بچہ) سے اَطْفَالٌ - ۲- صَاحِبٌ (ساتھی) سے اَصْحَابٌ

۱۰۶- اَفْعُلٌ مثلاً رِجْلٌ (پاؤں) سے اَرْجُلٌ ۲- بَحْرٌ (سمندر) سے اَبْحُرٌ

۱۰۷- اَفْعِلَةٌ مثلاً لِسَانٌ (زبان) اَلْسِنَةٌ ۲- دَوَآءٌ سے اَدْوِيَةٌ

۱۰۸- فِعْلَةٌ مثلاً اَخٌ (بھائی) سے اِخْوَةٌ ۲- فَتًى (جوان) سے فِتْيَةٌ

۱۰۹- فُعَلَآءُ مثلاً فَقِيْرٌ سے فُقَرَآءُ ۲- عَالِمٌ سے عُلَمَآءُ

۱۱۰- اَفْعِلَآءُ مثلاً وَلِيٌّ سے اَوْلِيَآءُ ۲- نَبِيٌّ سے اَنْبِيَآءُ

۱۱۱- فُعْلٌ جیسے اَعْمٰى (اندھا) سے عُمْيٌ ۲- اَصَمُّ (بہرا) سے صُمٌّ

۱۱۲- فِعَلٌ جیسے قِطْعَةٌ سے قِطَعٌ ۲- خَيْمَةٌ سے خِيَمٌ (خیمہ)

۱۱۳- فُعَّالٌ جیسے کَافِرٌ سے کُفَّارٌ ۲- حَاکِمٌ سے حُکَّامٌ

۱۱۴- فُعَّلٌ جیسے سَاجِدٌ (سجدہ کرنے والا سے) سُجَّدٌ

۱۱۵- فَعَلَةٌ مثلاً سَاحِرٌ (جادوگر سے) سَحَرَةٌ

۱۱۶- فُعَلَةٌ مثلاً قَاضٍ (جج) سے قُضَاةٌ (اصل میں تھا قُضَيَةٌ)

۱۱۷- فِعَلَةٌ مثلاً قِرْدٌ (بندر) سے قِرَدَةٌ

۱۱۸- فَوَاعِلُ مثلاً جَانِبٌ (طرف) سے جَوَانِبُ

۱۱۹- فَعَائِلُ مثلاً رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ

۱۲۰- فِعْلَانٌ مثلاً اَخٌ (بھائی) سے اِخْوَانٌ - ۱۲۱- فُعْلَانٌ مثلاً بَلَدٌ (شہر) سے بُلْدَانٌ

۱۲۲- فَعْلٰى مثلاً مَرِيْضٌ سے مَرْضٰى ۱۲۳- فَعَالٍ مثلاً عَذْرَآءُ (کنواری لڑکی) سے عَذَارٍ

۱۲۴- فَعَالٰى مثلاً فَتْوٰى سے فَتَاوٰى ۱۲۵- فَعِيْلٌ مثلاً عَبْدٌ (غلام) سے عَبِيْدٌ

۱۲۶- فُعُوْلَةٌ مثلاً بَعْلٌ (خاوند) سے بُعُوْلَةٌ ۱۲۷- فَعَالَةٌ مثلاً صَاحِبٌ سے صَحَابَةٌ

۱۲۸- فِعَلٌ مثلاً حَلْقَةٌ (دائرہ) سے حِلَقٌ ۱۲۹- فُعْلٌ مثلاً نَاصِرٌ (مددگار) سے نُصْرٌ

Marfat.com

۱۳۰۔ فَعَالِيلُ جیسا سُلْطَانٌ (بادشاہ) سے سَلَاطِينُ ۔

۱۳۱۔ فَعَالِلُ جیسا جَوْهَرٌ سے جَوَاهِرُ

۱۳۲۔ فَعَالِلَةٌ جیسا تِلْمِيذٌ (شاگرد) سے تَلَامِذَةٌ۔ أُسْتَاذٌ سے أَسَاتِذَةٌ

جمع مکسر کا نہایت ضروری نقشہ

(بترتیب حروفِ تہجی)

(ا)

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
أَمَةٌ	نرم	أُمَـــٌ	أَحْمَرُ	سرخ	حُمْرٌ حُمْرَانٌ
أَبْيَضُ	سفید	بِيضٌ-بِيضَانٌ	أَسْوَدُ	سیاہ	سُودٌ
أَعْمٰى	اندھا	عُمْيٌ-عُمْيَانٌ	أَصَمُّ	بہرا	صُمٌّ-صُمَّانٌ
إِبْنٌ	بیٹا	أَبْنَاءٌ	إِكْلِيلٌ	ہار	أَكَالِيلُ
أَكْبَرُ	بہت بڑا	أَكَابِرُ	أَسَدٌ	شیر	أُسُدٌ- أُسُودٌ
أَخٌ	بھائی	إِخْوَةٌ-إِخْوَانٌ	إِمْرَأَةٌ	عورت	نِسَاءٌ- نِسْوَةٌ
أَبٌ	باپ	آبَاءٌ			نِسْوَانٌ
أُذْنٌ یا أُذُنٌ	کان	آذَانٌ	إِسْمٌ	نام	أَسْمَاءٌ
أَلْفٌ	ہزار	آلَافٌ	إِلٰهٌ	معبود	آلِهَةٌ
إِمَامٌ	امام	أَئِمَّةٌ	أَعْوَرُ	یک چشم	عُوْرَانٌ
أَمِيرٌ	سردار	أُمَرَاءُ	أَسِيرٌ	قیدی	أَسَارٰی- أُسَرَاءُ
أَحْمَقُ	بیوقوف	حَمْقٰی			أَسْرٰی
إِصْبَعٌ	انگلی	أَصَابِعُ	أَفْعٰی	زہریلا سانپ	أَفَاعٍ
أُمٌّ	ماں	أُمَّهَاتٌ	إِنْسَانٌ	آدمی	نَاسٌ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
		(ب)			
بَازِلٌ	جوان اونٹ	بُزُلٌ	بَحْرٌ	سمندر	بِحَارٌ - بُحُوْرٌ
بُرْدٌ	لباس	بُرُوْدٌ			اَبْحُرٌ
بَارٌّ	نیک	بَرَرَةٌ	بَيْتٌ	گھر	بُيُوْتٌ
بَابٌ	دروازہ	اَبْوَابٌ	بِئْرٌ	کنواں	اَبْؤُرٌ - اَبْآرٌ
بُرْجٌ	مینار، برج	بُرُوْجٌ - اَبْرِجَةٌ			آبَارٌ
بَخِيْلٌ	کنجوس	بُخَلَاءُ	بَرٌّ	نیک	اَبْرَارٌ
بَلِيَّةٌ	مصیبت	بَلَايَا	بَاعِثٌ	وجہ	بَوَاعِثُ
بَعْلٌ	خاوند	بُعُوْلَةٌ	بَيِّنٌ	صاف - واضح	بُيَنَاءُ
		(ت)			
تُحْفَةٌ	تحفہ	تُحَفٌ	تَاجِرٌ	سوداگر	تُجَّارٌ - تُجَرٌ
تَاجٌ	ٹوپی - تاج	تِيْجَانٌ	تِلْمِيْذٌ	شاگرد	تَلَامِذَةٌ -
تَقِيٌّ	نیک	اَتْقِيَاءُ			تَلَامِيْذُ
		(ث)			
ثَوْبٌ	کپڑا - لباس	اَثْوَابٌ - ثِيَابٌ	ثَوْرٌ	بیل	ثِيَرَةٌ - ثِيْرَةٌ
		اَثْوُبٌ			ثِيْرَانٌ
ثَمَرَةٌ	پھل	ثِمَارٌ			
		(ج)			
جَبَلٌ	پہاڑ	جِبَالٌ	جَمَلٌ	اونٹ	جِمَالٌ
جَيِّدٌ	اچھا	جِيَادٌ	جِلْدٌ	کھال	جُلُوْدٌ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
جُنْدٌ	فوجی لشکر	جُنُودٌ	جَیْشٌ	فوج	جُیُوشٌ
جَالِسٌ	بیٹھا ہوا	جُلُوسٌ	جَاھِلٌ	بیوقوف	جُھَّالٌ۔ جُھَلَاءُ
جَانٍ	گناہ کرنے والا	جُنَاۃٌ	جَارٌ	پڑوسی	جِیْرَۃٌ۔ جِیْرَانٌ
جَنَانٌ	دل	اَجْنَانٌ	جَنَاحٌ	جانور کا پر	اَجْنِحَۃٌ
جَانِبٌ	طرف	جَوَانِبُ	جَارِیَۃٌ	لونڈی۔ لڑکی	جَوَارٍ
جَزِیْرَۃٌ	جزیرہ	جَزَائِرُ	جَزُوْرٌ	جو اونٹنی ذبح کیلئے ہو	جَزَائِرُ
جُمَیْلٌ	ایک قسم کا بلبل	جِمْلَانٌ	جَرِیْحٌ	زخمی	جَرْحیٰ

(ح)

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
حِصَانٌ	ایک قسم کا گھوڑا	حُصُنٌ	حِکْمَۃٌ	مقولہ	حِکَمٌ
حِقْبَۃٌ	کچھ وقت	حُقُوْبٌ	حَاکِمٌ	افسر۔ جج	حُکَّامٌ
حِمْلٌ	بوجھ	اَحْمَالٌ	حُکْمٌ	فیصلہ	اَحْکَامٌ
حُرٌّ	آزاد مرد	اَحْرَارٌ	حِمَارٌ	گدھا	حُمُرٌ۔ اَحْمِرَۃٌ
حَبِیْبٌ	پیارا	اَحِبَّۃٌ	حَافِرٌ	گھوڑے یا گدھے کا سُم۔ کھر	حَوَافِرُ
حَامِلٌ	بوجھ اٹھانے والا	حَوَامِلُ	حَاجَۃٌ	خواہش۔ ضرورت	حَوَائِجُ
حُرَّۃٌ	آزاد عورت	حَرَائِرُ	حُوْتٌ	مچھلی	حِیْتَانٌ
حَائِطٌ	دیوار	حِیْطَانٌ	حَکِیْمٌ	دانا	حُکَمَاءُ
حَادِثَۃٌ	حادثہ۔ بدبختی	حَوَادِثُ	حَدِیْثٌ	حدیث۔ کہانی	اَحَادِیْث

(خ)

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
خِمَارٌ	ایک سرپرنہ	خُمُرٌ	خَشَبَۃٌ	لکڑی کا ٹکڑا	خُشُبٌ
خَیْمَۃٌ	خیمہ	خِیَمٌ	خُفٌّ	بوٹ	خِفَافٌ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
خَیْرٌ	اچھا	خِیَارٌ	خَالٌ	ماموں	اَخْوِلَۃٌ
خَاتَمٌ	انگوٹھا	خَوَاتِمُ	خَاصَّۃٌ	خاص لوگ	خَوَاصٌّ
خَصِیٌّ	خواجہ سرا	خِصْیَانٌ	خَلِیْفَۃٌ	خلیفہ	خُلَفَاءُ

خَلِیْفَۃٌ جانشین خَلَائِفُ

(د)

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
دَوْلَۃٌ	خاندان	دُوَلٌ	دِیْكٌ	مرغ	دِیَكَۃٌ
دَوَاءٌ	دوا	اَدْوِیَۃٌ	دُوْدٌ	کیڑا	دِیْدَانٌ

دِیْوَانٌ نظموں کا مجموعہ دَوَاوِیْنُ

(ذ)

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
ذِئْبٌ	بھیڑیا	ذِئَابٌ۔ اَذْؤُبٌ	ذَبِیْحَۃٌ	جو ذبح کیا گیا ہو	ذَبَائِحُ
ذَنُوْبٌ	بڑا ڈول	ذَنَائِبُ	ذُبَابٌ	مکھی	ذِبَّانٌ
ذَنْبٌ	گناہ	ذُنُوْبٌ	ذَنَبٌ	دُم	اَذْنَابٌ

(ر)

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
رُكْبَۃٌ	گھٹنا	رُكَبٌ	رَسُوْلٌ	پیغام لانیوالا	رُسُلٌ
رِیْحٌ	ہوا	رِیَاحٌ	رُمْحٌ	نیزہ	رِمَاحٌ
رَوْضَۃٌ	باغ	رِیَاضٌ	رُقْعَۃٌ	کاغذ یا کپڑے کا ٹکڑہ	رِقَاعٌ
رَقَبَۃٌ	گردن	رِقَابٌ	رَجُلٌ	آدمی	رِجَالٌ
رَاوٍ	(راوی) بیان کرنیوالا	رُوَاۃٌ	رِجْلٌ	پاؤں۔ ٹانگ	اَرْجُلٌ
رَئِیْسٌ	رئیس۔ سردار	رُؤَسَاءُ	رُهْبَانٌ	زاہد	رَهَابِیْنُ

رَیْحَانٌ خوشبودار پودا۔ بخشش رَیَاحِیْنُ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
		(س)			
سَرِیْرٌ	تخت	سُرُرٌ	سَفِیْنَۃٌ	کشتی	سُفُنٌ
سَقْفٌ	چھت	سُقُفٌ	سِیْرَۃٌ	سیرت۔عادت	سِیَرٌ
سَبُعٌ	درندہ	سِبَاعٌ۔اَسْبُعٌ	سَاحِرٌ	جادوگر	سَحَرَۃٌ
سَیْفٌ	تلوار	اَسْیُفٌ اَسْیَافٌ	سَاحِلٌ	ساحل	سَوَاحِلُ
			سَخِیٌّ	سخی	اَسْخِیَآءُ
سُوْرٌ	فصیل	سِیْرَانٌ	سُلْطَانٌ	بادشاہ	سَلَاطِیْنُ
سَکْرَانُ	بیہوش	سَکْرٰی	سِلَاحٌ	لڑائی کا ہتھیار	اَسْلِحَۃٌ
		(ش)			
شَیْخٌ	سردار	شُیُوْخٌ۔شِیَخَۃٌ	شَاهِدٌ	گواہ	شَوَاهِدُ۔شُهُوْدٌ
	بوڑھا آدمی	شِیْخَۃٌ			اَشْهَادٌ
شِمَالٌ	بایاں ہاتھ	اَشْمُلٌ۔شَمَآئِلُ	شَیْئٌ	چیز	اَشْیَآءُ (بغیر تنوین)
شَرِیْفٌ	نیک	اَشْرَافٌ	شَمَالٌ	شمالی ہوا	شَمَآئِلُ
شَاعِرٌ	شاعر	شُعَرَآءُ	شَدِیْدٌ	سخت	اَشِدَّآءُ
		(ص)			
صُوْرَۃٌ	شکل	صُوَرٌ	صَحِیْفَۃٌ	صفحہ یا ورق	صُحُفٌ
صَبُوْرٌ	صبر کرنے والا	صُبُرٌ	صَاحِبٌ	ساتھی	صِحَابٌ۔اَصْحَابٌ۔صَحَابَۃٌ
صَآئِمٌ	روزہ دار	صُیَّمٌ	صَبِیٌّ	جوان	صِبْیَانٌ۔صِبْیَۃٌ
صَحِیْفَۃٌ	لکھا ہوا ورق۔کتاب	صَحَآئِفُ		لڑکا	اَصْبِیَۃٌ
		(ض)			
ضَبْعَۃٌ	کھیت	ضِبَعٌ	ضَمِیْرٌ	اسم ضمیر	ضَمَآئِرُ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
ضَیْفٌ	مہمان	ضُیُوْفٌ۔ضِیْفَانٌ			

(ط)

طَوِیْلٌ	لمبا	طِوَالٌ	طَاہِرٌ	پاک	اَطْہَارٌ
طَالِقٌ	جسکو طلاق دیگئی ہو	طَوَالِقُ	طَبِیْبٌ	ڈاکٹر	اَطِبَّآءُ

(ظ)

ظَبْیٌ	ہرن	ظِبَآءٌ	ظَرِیْفٌ	مسخرا	ظُرَفَآءُ

(ع)

عَجُوْزٌ	بڑھی عورت	عَجَائِزُ	عِنَانٌ	لگام۔باگ	عُنُنٌ
عَمُوْدٌ	ستون	عُمُدٌ	عَطْشَانٌ	پیاسا	عِطَاشٌ
عَیْنٌ	آنکھ۔	عُیُوْنٌ۔اَعْیُنٌ	عَصًا	ڈنڈا	عُصِیٌّ۔اَعْصٍ
عَیْنٌ	چشمہ	اَعْیُنٌ	عُقَابٌ	باز	اَعْقُبٌ
عِیْدٌ	عید۔	اَعْیَادٌ	عِنَبٌ	انگور	اَعْنَابٌ

(غ)

غُرَّةٌ	سفید داغ	غُرَرٌ	غَیُوْرٌ	حاسد	غُیُرٌ
غَضْبَانُ	غصے میں	غِضَابٌ	غَائِبٌ	غیر حاضر	غُیَّبٌ
غَازٍ	سپاہی	غُزَاةٌ	غُصْنٌ	شاخ	غِصَنَةٌ
غَزَالٌ	ہرن	غِزْلَةٌ۔غِزْلَانٌ	غُلَامٌ	غلام	غِلْمَةٌ۔غِلْمَانٌ
غِذَاءٌ	غذا	اَغْذِیَةٌ	غَنِیٌّ	امیر	اَغْنِیَاءُ

(ف)

فِرَاشٌ	بستر	فُرُشٌ	فَلَكٌ	آسمان	فُلُكٌ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
فِيلٌ	ہاتھی	فِيَلَةٌ	فَتًى	جوان	فِتْيَةٌ-فِتْيَانٌ
فَلْسٌ	پیسہ	أَفْلُسٌ-فُلُوسٌ	فِنَاءٌ	صحن	أَفْنِيَةٌ
فُؤَادٌ	دل	أَفْئِدَةٌ	فَرْخٌ	پرندے کا بچہ	أَفْرِخَةٌ
فَارِسٌ	گھوڑے سوار	فَوَارِسُ	فَاكِهَةٌ	پھل	فَوَاكِهُ
(ك)					
كِتَابٌ	کتاب	كُتُبٌ	كَبِيرٌ	بڑا	كِبَارٌ
كَرِيمٌ	سخی۔ شریف	كِرَامٌ	كَبِدٌ	جگر	كُبُودٌ
كَافِرٌ	کافر	كُفَّارٌ-كَفَرَةٌ	كُوزٌ	ایک برتن۔ جگ	كِوَزَةٌ
كَرِيمَةٌ	شریف	كَرَائِمُ	كَسْلَانُ	سست	كَسْلَى
(ق)					
قُبَّةٌ	گنبد	قُبَبٌ-قِبَابٌ	قَرْيَةٌ	گاؤں	قُرًى
قَذَالٌ	گردن	قُذُلٌ	قِطْعَةٌ	ٹکڑا	قِطَعٌ
قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا	قُعُودٌ	قَاضٍ (قاضی)	جج	قُضَاةٌ
قِطٌّ	بلا	قِطَطَةٌ	قُفْلٌ	تالا	أَقْفَالٌ-أَقْفُلٌ
قَلْعَةٌ	قلعہ	قِلَاعٌ	قَبْرٌ	قبر	قُبُورٌ
(ل)					
لِحْيَةٌ	ڈاڑھی	لُحًى	لَئِيمٌ	کمینہ	لِئَامٌ
لِسَانٌ	زبان	أَلْسُنٌ-أَلْسِنَةٌ	لَيْلٌ	رات	لَيَالِي
(م)					
مَدِينَةٌ	شہر	مُدُنٌ	مَرِيضٌ	بیمار	مَرْضَى-مِرَاضٌ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
مَرَّةٌ	ایک دفعہ	مِرَارٌ	مَطَرٌ	بارش	اَمْطَارٌ
مَلِكٌ	بادشاہ	مُلُوكٌ	مَنِيَّةٌ	موت۔ بدبختی	مَنَايَا
مَيْتٌ مَيِّتٌ	مردہ	مَوْتَى۔ اَمْوَاتٌ	مَلَاكٌ۔ مَلَكٌ	فرشتہ	مَلَائِكَةٌ
مِلْكٌ	جائداد	اَمْلَاكٌ	مُلْكٌ	ملک	مَمَالِكُ
مَسْجِدٌ	سے	مَسَاجِدُ	مَغْرِبٌ	غروب آفتاب	مَغَارِبُ
مِصْبَاحٌ	چراغ	مَصَابِيحُ			

(ن)

نَذِيرٌ	آگاہ کرنے والا	نُذُرٌ	نَمِرٌ	چیتا	اَنْمَارٌ۔ نُمُرٌ۔ اَنْمُرٌ
نَفْسٌ	انسان	نُفُوسٌ۔ اَنْفُسٌ	نَائِمٌ	سویا ہوا	نُيَّمٌ
نَائِبٌ	نائب	نُوَّابٌ	نَاقَةٌ	اونٹنی	اَنْوُقٌ
نَاصِرٌ	مددگار	اَنْصَارٌ	نَعْلٌ	جوتا	اَنْعِلَةٌ
نَادِرَةٌ	عجیب	نَوَادِرُ	نَارٌ	آگ	نِيْرَانٌ
نَفَسٌ	سانس	اَنْفَاسٌ			

(و)

وَثَنٌ	بت	وُثُنٌ	وَعِلٌ	پہاڑی بکرا	وُعُولٌ
وَاقِفٌ	کھڑا	وُقُوفٌ	وَلَدٌ	بچہ	وِلْدَةٌ
وَقْتٌ	وقت	اَوْقَاتٌ	وَهْمٌ	وہم	اَوْهَامٌ
وَادِي	وادی	اَوْدِيَةٌ	وَلِيٌّ	ولی۔ دوست	اَوْلِيَاءُ
وَطَنٌ	وطن۔ گھر	اَوْطَانٌ			

(ھ)

هَضْبَةٌ	بارش کی بوچھاڑ	هِضَبٌ	هِرٌّ	بلا	هِرَرَةٌ

Marfat.com

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
هَالِكٌ	فنا ہونے والا	هَلْكَىٰ	هَدِيَّةٌ	ہدیہ۔ تحفہ	هَدَايَا
		(ی)			
يَدٌ	ہاتھ	أَيْدٍ	يَمِينٌ	دایاں ہاتھ	أَيْمُنٌ۔
يَوْمٌ	دن	أَيَّامٌ			أَيْمَانٌ۔

جمع قلّت و جمع کثرت

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع قلّت اور جمع کثرت۔ جو جمع أَفْعَالٌ - أَفْعُلٌ - أَفْعِلَةٌ اور فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو۔ یہ صرف تین سے دس تک ہی استعمال ہو سکتی ہے۔ اس لئے اسے **جمع قلت** کہتے ہیں۔ مثلاً ثَوْبٌ سے جمع ثِيَابٌ بھی ہے اور أَثْوَابٌ بھی ہے۔ اگر ہم کو یہ کہنا ہو۔ (پانچ کپڑے) تو ہم کہیں گے۔ خَمْسَةُ أَثْوَابٍ نہ کہ ثِيَابٍ۔ جمع قلت کا وزن چاہئے (کیونکہ دس سے کم عدد ہے اور أَثْوَابٌ - أَفْعَالٌ کے وزن پر ہے) ایسا ہی ثَلٰثَةُ أَفْلُسٍ (نہ کہ فُلُوسٌ) یاد رکھو وزن أَفْعِلَةٌ زیادہ تر اس چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو مثلاً طَعَامٌ۔ أَطْعِمَةٌ۔ رَغِيفٌ سے أَرْغِفَةٌ

جو جمع دس سے زیادہ چیزوں کے لئے بولی جائے۔ اُسے **جمع کثرت** کہتے ہیں۔ جمع قلت کے تو صرف چار اوزان ہیں۔ لیکن جمع کثرت کے بہت زیادہ ہیں۔ جن کا بیان ہم پڑھ چکے ہیں۔

ہدایت:۔ جمع مؤنث سالم کی ت طویل ہو گی مثلاً مُسْلِمَاتٌ لیکن جمع مکسر کے لئے تاءِ مربوطہ لائینگے۔ مثلاً قُضَاةٌ۔ قِرَدَةٌ۔ حِجَارَةٌ۔

Marfat.com

۲:- وہ الفاظ جن کے حروف اصلی اور حروفِ مدّہ کے بغیر) پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں۔ ان کی جمع مکسّر بناتے وقت ایک حرف کو گرا دیا جاتا ہے۔ اور عموماً آخری حرف کر گرایا جاتا ہے۔ مثلاً :- عَنْدَلِیْبٌ (بلبل) سے عَنَادِلُ ۲:- عَنْکَبُوْتٌ - (مکڑی) سے عَنَاکِبُ۔ **نکتہ**- یاد رکھو قِصَصٌ تو جمع ہے قِصَّۃٌ کی لیکن قَصَصٌ مترادف ہے بَیَانٌ کا مثلاً قرآن پاک میں آتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (سورہ یوسف)

امتحانی سوالات

۱:- مندرجہ ذیل الفاظ میں سے جو لفظ جمع ہے اس کا واحد۔ اور جو واحد ہے اس کی عربی جمع لکھو:- نفس۔ فرائض۔ تقریر۔ اجساد۔ صحیفۃ

کتب۔ مدارس۔ مُلک۔ خلیفہ۔ امیر۔ جوامع۔ عساکر۔

سیف۔ قلب۔ سلطان۔ لسان۔ یوم (پنجاب میٹرک ۱۹۳۷ء فارسی)

۲:- مندرجہ ذیل الفاظ سے جمع مکسّر بناؤ:-

قاضی۔ قبر۔ خبر۔ ذنب۔ ذَنَب۔ لغمۃ۔ سلاح۔ قلعۃ۔

(بی۔ اے عربی ۱۹۳۴ء پنجاب)

۳:- مندرجہ ذیل الفاظ سے جمع مکسّر بناؤ:-

نَفْس۔ نَفَس۔ راوی۔ مَلَک۔ مَلِک۔ مُلْک۔ مِلْک۔ غلام۔

بی۔ اے۔ عربی ۱۹۳۵ء پنجاب)

۴:- الفاظ ذیل میں جو واحد ہوں۔ ان کی (عربی) جمع اور جو جمع ہوں۔ ان کے واحد بیان کرو:-

جَبل۔ جنود۔ ریاض۔ حادثہ۔ رؤسا۔ نفول۔ اکبر۔ شریف۔

دواوین۔ صبیان۔ بیت۔ حدیث۔ یوم۔ ریاحین۔ رھبان۔

رفقا۔ لیالی۔ نقطہ۔ مغارب۔ وطن + (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء فارسی)

Marfat.com

۵:۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مفرد سے جمع اور جمع سے مفرد کے صیغے بمعہ حرکات لکھو:۔

بَابٌ ۔ سُفَهَاءُ ۔ اِبنٌ ۔ قِصَصٌ ۔ رِجَالٌ ۔ اَقرِبَۃٌ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۴ء عربی)

۶:۔ جمع سالم اور جمع مکسر سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔ نیز مندرجہ ذیل الفاظ سے جمع سالم بناؤ:۔

زَیْنَبُ ۔ مُسْلِمَۃٌ ۔ عَالِمٌ ۔ عَاقِلٌ ۔ خَادِمٌ ۔ خَادِمَۃٌ ۔

۷:۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع جتنے اوزان پر بنا سکتے ہو۔ بناؤ:۔

صَاحِبٌ ۔ بَحرٌ ۔ ثَوْرٌ ۔ غُلامٌ ۔ نَمِرٌ ۔ شَاهِدٌ ۔ صَبِیٌّ ۔

۸:۔ جمع قلت اور جمع کثرت کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۹:۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے جو لفظ جمع ہے۔ اس کا واحد اور جو واحد ہے اس کی جمع بناؤ:۔

خِیَمٌ ۔ غِلْمَانٌ ۔ رِسَالَۃٌ ۔ بُحُورٌ ۔ فَتیً ۔ لِسَانٌ ۔ قُفْلٌ ۔ اَصْحَابٌ ۔ جُیُوشٌ ۔ عَنَادِلِیبُ ۔ عَنَاکِبُ ۔ دُوَلٌ ۔ اَثْوَابٌ ۔ اَحْرَارٌ ۔ رُفَقَاءُ ۔ اَشْیَاءُ ۔ بُرْدٌ ۔ مَفَاتِیحُ ۔ جِیْرَۃٌ ۔ حُوْتٌ ۔ اَسَدٌ ۔ اَعْمیٰ ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

جَامِد ۔ مَصدر ۔ مُشتَق

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد ۔ مصدر ۔ اور مُشتق ۔ جَامِد ۔ وہ اسم ہے جو نہ کسی کلمے سے نکلا ہو۔ اور نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے ۔ لیکن یاد رکھو اسم جامد سے فعل "کبھی کبھی" بنا لیا جاتا ہے مثلاً خَلَبٌ

Marfat.com

(ناخن یا پنجہ) سے خَدَشَہٗ (اسنے اسکو ناخن مارا) اسم جامد کی مثالیں حسب ذیل ہیں:-

فَلَسٌ - پیسہ - فَرَسٌ - گھوڑا - رَجُلٌ مرد - عَینٌ آنکھ وغیرہ ؛

اسم جامد عموماً چیز - جسم - اور وقت کے حصّے کو ظاہر کرتا ہے - مثلاً ۱- رَجُلٌ - فَرَسٌ

۲- عَینٌ - قَلَمٌ - ۳- یَومٌ - لَیلٌ +

یاد رکھو - عربی زبان کا کوئی اسم تین حروف سے کم نہیں ہوتا - بعض اسم جو ہمیں لفظاً

دو حروف والے معلوم ہوتے ہیں - ان کے بھی در اصل تین حروف تھے - کثرت

استعمال سے ان کی صورت بدل گئی ہے - مثلاً ۱- اَخٌ بھائی - اصل میں اَخَوٌ تھا -

۲- اَبٌ باپ - اصل میں اَبَوٌ تھا - یَدٌ (ہاتھ) اصل میں یَدَیٌ تھا ؛

وہ اسم جس میں تین حروف ہوں - اُسے ثلاثی کہتے ہیں - جس میں چار

حروف ہوں - اُسے رُباعی کہتے ہیں جس میں پانچ حروف ہوں اُسے

خُماسی کہتے ہیں ؛

حروفِ اصلی اور حروفِ زوائد

حروفِ اصلی :- وہ حروف جو کسی کلمے کے تمام تغیرات میں قائم رہتے

ہیں - وہ حروف اصلی کہلاتے ہیں - مثلاً قَتَلَ - یَقتُلُ - قَاتِلٌ - مَقتُولٌ -

ان سب میں - ق - ت - ل قائم ہیں - اس لئے یہ تینوں حروف اصلی ہیں -

یا یوں یاد رکھو کہ جن بنیادی حروف سے کوئی کلمہ بنتا ہے وہ حروف اصلی کہلاتے ہیں -

وہ اسم جس میں سب حروف اصلی ہوں - اُسے عربی میں مُجَرَّد کہتے ہیں -

یعنی مُجَرَّدٌ عَنِ الزِّیَادَۃِ - زیادتی سے پاک - برہنہ - خالی +

جو حروف اصلی نہ ہوں ان کو حروف زوائد کہتے ہیں - مثلاً عِلمٌ (جاننا) میں ع -

ل - م اصلی حروف ہیں - عَالِمٌ (جاننے والا) میں الف حرف زائد ہے -

Marfat.com

وہ اسم جس میں کوئی حرف زائد ہو۔ اُسے اِسْمٌ مَزِیْدٌ فِیْہِ کہتے ہیں۔ (یعنی وہ اسم جس میں زیادتی ہے) زائد حروف۔ اَلْیَوْمَ تَنْسَاہُ میں پائے جاتے ہیں۔ ایسا ہی حروف زوائد سَأَلْتُمُوْنِیْھَا میں پائے جاتے ہیں۔ حروف زوائد کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے۔

لطیفہ

ایک طالب علم نے ایک نحوی سے پوچھا۔ حروف زوائد کونسے ہیں؟ آپ نے فرمایا سَأَلْتُمُوْنِیْھَا (تم ان کی بابت مجھ سے پوچھ چکے ہو۔) طالب علم کہنے لگا۔ نہیں جناب۔ میں نے تو ان کی بابت آپ سے کبھی سوال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا اَلْیَوْمَ تَنْسَاہُ (آج تم اس بات کو بھول رہے ہو۔) طالب علم نے عرض کیا نہیں جناب۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے آپ سے حروف زوائد کے متعلق کبھی سوال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں اب تم کو دو دفعہ بتا چکا ہوں پھر بھی تم نہیں سمجھے۔ بڑے کند ذہن ہو۔ سَأَلْتُمُوْنِیْھَا کے تمام حروف کو یا اَلْیَوْمَ تَنْسَاہُ کے تمام حروف کو حروف زوائد کہا جاتا ہے۔ (مزید بحث صفحہ ۲۰۲ پر)

(۵) وہ اسم جس میں تین اصلی حروف ہوں۔ اُسے ثُلَاثِیْ مُجَرَّدْ کہتے ہیں۔ جس میں چار اصلی حروف ہوں اُسے رُبَاعِیْ مُجَرَّدْ کہتے ہیں۔ جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اُسے خُمَاسِیْ مُجَرَّدْ کہتے ہیں۔

اسم جامد مجرد کے اوزان

ا:۔ ثُلَاثِیْ مجرّد کے دس اوزان ہیں:۔

(ا) ۱۔ رَجُلٌ ۲۔ فَرَسٌ ۳۔ کَتِفٌ ۴۔ فَلْسٌ (سب میں پہلا حرف مفتوح)

(ب) ۵۔ عِنَبٌ ۶۔ اِبِلٌ ۷۔ ذِئْبٌ (سب میں پہلا حرف مکسور)

(ج) ۸۔ عُنُقٌ ۹۔ قُفْلٌ ۱۰:۔ نُغَرٌ (ایک بلبل) (سب میں پہلا حرف مضموم)

۲:۔ رباعی مجرد کے پانچ اوزان ہیں :۔

۱:۔ خَرْمِلٌ بے وقوف عورت ۲:۔ جَعْفَرٌ نام ۳:۔ عُصْفُرٌ ایک گھاس۔

۴:۔ دِرْهَمٌ درہم۔ ۵۔ دِمَقْسٌ ریشم۔

۳:۔ خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں :۔

۱:۔ سَفَرْجَلٌ (بہی) ۲:۔ قُذَعْمِلٌ موٹا اونٹ

۳:۔ جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت) ۴:۔ قِرْطَعْبٌ شے قلیل۔

ھدایت :۔ یاد رکھو عربی میں اسم کے اصلی حروف پانچ سے زائد نہیں ہو سکتے +

مَصْدَر کا بیان

مصدر وہ اسم ہے۔ جس سے الفاظ نکلتے ہیں۔ مصدر کے معنی ہیں " نکلنے کی جگہ "۔ اُردو میں مصدر کی علامت " نا " ہے۔ مثلاً پڑھنا۔ لکھنا۔ وغیرہ مصدر ہیں۔ ان سے ہم اور الفاظ بنا سکتے ہیں۔ مثلاً پڑھنا سے پڑھنے والا۔ پڑھا ہوا۔ ایسا ہی لکھنا سے لکھا ہوا۔ لکھنے والا +

عربی میں مَصدر کی کوئی علامت نہیں۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب عربی کے مصدر کا اُردو میں ترجمہ کریں۔ تو آخر میں " نا " آتا ہے۔ مثلاً ضَرْبٌ مارنا۔ قَتْلٌ قتل کرنا۔ عربی مَصَادر چونکہ بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے ہم ان کے تمام اوزان نہیں لکھینگے چند ایک اوزان حسب ذیل ہیں :۔

۱:۔ فَعْلٌ مثلاً قَتْلٌ قتل کرنا ، ۲:۔ فَعَلٌ مثلاً طَلَبٌ مانگنا۔ نَظَرٌ دیکھنا۔

Marfat.com

۱۳۔ فَعِلٌ مثلاً کَذِبٌ جھوٹ بولنا۔ ضَحِکٌ ہنسنا ۱۴۔ فِعْلٌ مثلاً حِفْظٌ زبانی یاد کرنا۔

۱۵۔ فُعْلٌ مثلاً شُکْرٌ شکر کرنا ۱۶۔ فِعَلٌ مثلاً کِبَرٌ بڑا ہونا۔

۱۷۔ فُعْلٌ مثلاً رُحْمٌ رحم کرنا۔ ۱۸۔ فَعْلَۃٌ مثلاً غَلَبَۃٌ طاقت حاصل کرنا۔ غالب آنا۔

۱۹۔ فُعَالٌ مثلاً سُؤَالٌ مانگنا ۲۰۔ فِعَالٌ مثلاً قِیَامٌ ٹھیرنا۔

۲۱۔ فِعَالَۃٌ مثلاً عِبَادَۃٌ عبادت کرنا۔ ۲۲۔ فُعُولٌ مثلاً دُخُولٌ داخل ہونا۔

بعض مصادر ایسے ہیں۔ کہ ان کے شروع میں "میم" آتا ہے۔ اس لئے ان کو مصادر میمی کہتے ہیں جیسا کہ مُقَاتَلٌ لڑنا مَسْئَلَۃٌ پوچھنا۔ مُخَاصَمَۃٌ جھگڑنا

نوٹ: ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً مَدْخَلٌ (داخل ہونا)۔ مَرْجِعٌ اور مَکْرُمٌ شاذ ہیں۔ کبھی آخر میں ت لاحق ہوتی ہے مثلاً مَسْئَلَۃٌ۔

مصادر کے متعلق ضروری باتیں

۱:۔ جو مصادر بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں، اُن کے اوزان حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ فَعْلٌ مثلاً ضَرْبٌ۔ قَتْلٌ۔ فَہْمٌ۔ قَوْلٌ۔ غَزْوٌ۔ عَجْزٌ۔ وغیرہ

۲:۔ فَعَلٌ مثلاً طَلَبٌ۔ ھَرَبٌ۔ نَظَرٌ۔ کَرَمٌ۔ عَمَلٌ وغیرہ

۳:۔ فُعُولٌ مثلاً خُرُوجٌ۔ دُخُولٌ۔ وُرُودٌ۔ قُدُومٌ وغیرہ

۴:۔ فُعُولَۃٌ مثلاً سُھُولَۃٌ۔ صُعُوبَۃٌ۔ وغیرہ

۵:۔ فَعَالَۃٌ مثلاً ظَرَافَۃٌ۔ فَصَاحَۃٌ وغیرہ

۲:۔ وہ مصادر جو فِعَالٌ۔ فَعَالٌ اور فُعَالٌ کے وزن پر ہیں۔ عموماً آواز درد۔ مرض اور اضطراب ظاہر کرتے ہیں مثلاً صِیَاحٌ چلانا۔ سُعَالٌ کھانسنا۔ نُبَاحٌ کتے کا بھونکنا ذَھَابٌ بھاگنے کے لئے بیقرار ہونا۔ صُدَاعٌ دردِ سر ہونا۔

۳:۔ اگر مصدر میں وحدت کے معنی مقصود ہوں۔ تو مصدر کو فَعْلَۃٌ کے وزن پر لاتے ہیں۔ مثلاً جَلْسَۃٌ۔ ایک دفعہ بیٹھنا۔ لیکن فِعْلَۃٌ بمعنی نوعیت آتا ہے مثلاً ضِرْبَۃٌ (ایک قسم کی مار)

Marfat.com

۴:۔ وہ مصادر جو فُعْلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ عموماً رنگ ظاہر کرتے ہیں:۔
مثلاً حُمْرَۃٌ سُرخ ہونا۔ خُضْرَۃٌ سبز ہونا۔ کُدْرَۃٌ گدلا ہونا۔

۵:۔ وہ مصادر جو فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں۔ عموماً حرکت اور اضطراب ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً جَرَیَانٌ بہنا۔ خَفَقَانٌ دل کا دھڑکنا۔ جَوَلَانٌ۔ دوڑنا۔

۶:۔ وہ مصادر جو فِعَالَۃٌ یا فَعَالَۃٌ کے وزن پر ہیں۔ عموماً صنعت۔ پیشہ اور انسان کا مرتبہ ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً:۔ (ا) حِجَامَۃٌ ۲:۔ دِبَاغَۃٌ وغیرہ

(ب) ۱۔ کِتَابَۃٌ لکھنا ۲:۔ زِرَاعَۃٌ کاشت کرنا ۳:۔ اِمَارَۃٌ امیر ہونا۔ سردار ہونا

۷:۔ مصادر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مجرّد اور مزید فیہ مثلاً

۱:۔ ضَرْبٌ۔ قَتْلٌ مجرّد ہیں (فَعْلٌ کے وزن پر)۔

۲:۔ اِفْعَالٌ مثلاً اِنْزَالٌ مزید فیہ ہے۔ (مفصّل بحث بر صفحہ ۱۵۲)

مُشْتَق کا بیان

مُشْتَق وہ اسم ہے۔ جو مصدر سے نکلے۔ اسم مشتق میں مصدر کے معنی، اور اصلیت باقی رہتی ہے مثلاً ضَرْبٌ مارنا سے ضَارِبٌ مارنے والا۔ ظاہر ہے کہ مصدر میں تین حروف تھے۔ ض۔ ر۔ ب۔ یہ تینوں حروف ضَارِبٌ میں پائے جاتے ہیں۔ یہی حال معنی کا ہے۔ ضَرْبٌ مارنا۔ اور ضَارِبٌ مارنے والا۔

نوٹ:۔ اسم مشتق کا بیان فعل کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بیان بعد میں پڑھیں گے۔

Marfat.com

سوالات

۱- بناوٹ کے لحاظ سے اسم کے اقسام بتاؤ۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔

۲:- اسم جامد کے اقسام اور اوزان بتاؤ اور مثالیں دو۔

۳:- مندرجہ ذیل اوزان پر جو مصادر آتے ہیں۔ ان کی خصوصیات بتاؤ:۔

فِعَالَةٌ - فُعَالٌ - فَعْلَةٌ - فَعَلَانٌ +

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اِسم معرفہ کے اقسام

اسم معرفہ کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ اس کی قسمیں حسب ذیل ہیں:۔

۱:- عَلَم - جو کسی خاص شخص یا جگہ یا چیز کا نام ہو:۔ مثلاً

۱:- زَیْدٌ - اَحْمَدُ

۲:- لَاهور - مَكَّةُ

۳:- قُرْآن - شَمْس

اسم علم یا تو محض نام ہوتا ہے مثلاً زید، یا کُنیت یعنی جو نام اَبُو یا اُمّ وغیرہ کے ساتھ ملا کر بولا جائے۔ مثلاً اَبُو الْعَبَّاس - اُمُّ کُلْثُوم - کنیت کا رواج تو ہمارے ہندوستان میں بھی ہے۔ میاں بیوی کا نام نہیں لیتا۔ اور بیوی میاں کا نام نہیں لیتی۔ بلکہ یوں کہتے ہیں۔ "رشید کے ابّا ذرا بات سُننا" رشید اُن کا لڑکا ہے۔ اسی طرح جب میاں بلاتے ہیں تو کہتے ہیں:۔ "رشید کی امّاں ذرا بات سُننا" یہی کُنیت ہے +

Marfat.com

اسم علم کی ایک اور قسم ہے لَقَب ۔ مثلاً شَمْسُ الْمَعَالِی (خوبیوں کا سُورج)؛ اسی طرح زَیْنُ الْعَابِدِیْن (عبادت کرنے والوں کا فخر) اسی طرح خَلِیْلُ اللّٰہِ ۔ (اللہ کا دوست) کَلِیْمُ اللّٰہِ (اللہ سے کلام کرنے والے) یہ نام کسی صفت کی وجہ سے رکھا جاتا ہے ۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ چونکہ کوہ طور پر جاکر اللہ تعالیٰ سے باتیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے ان کو کَلِیْمُ اللّٰہِ کہتے ہیں ۔

۲:۔ مُعَرَّفْ بِاللَّامِ :۔ یعنی وہ اسم جس پر حرف التّعریف یعنی "ال" داخل کیا گیا ہو ۔ مثلاً اَلْکِتَابُ ۔ اَلرَّجُلُ ۔ تم اس کا بیان پڑھ چکے ہو ۔

نوٹ :۔ ان دو قسموں کے علاوہ اسم معرفہ کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۳:۔ ضمیر ۴:۔ اسم اشارہ ۔ ۵:۔ اسم موصول ۔ ۶:۔ منادی (بعض کے نزدیک یہ بھی اسم معرفہ کی قسم ہے)؛ ۷:۔ جو پہلی پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو ۔

۲:۔ ان سب اقسام کا بیان جہاں جہاں مناسب ہوگا مفصّل طور پر کیا جائیگا ۔

سُوالات

۱:۔ اسم علم کسے کہتے ہیں ۔ مثالوں سے واضح کرو

۲:۔ کنیت اور لقب سے تم کیا سمجھتے ہو ۔ مثالوں سے واضح کرو ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

اِسم ضمیر کا بیان

اگر میں تم سے کہوں :۔ "بشیر آیا ۔ بشیر نے کتاب اٹھائی اور بشیر چلا گیا"

Marfat.com

تو تم کہو گے۔ بشیر کا نام بار بار لینا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ میں دوبارہ کہتا ہوں۔ "بشیر آیا۔ اُس نے کتاب اٹھائی اور وہ چلا گیا۔"

یہ جملے تم کو اچھے لگتے ہیں۔ کیونکہ اب میں نے بشیر کا نام بار بار نہیں لیا۔ بلکہ صرف ایک دفعہ۔ باقی دو دفعہ لفظ "بشیر" کہنے کی بجائے میں نے دو لفظ استعمال کئے۔ پہلا لفظ ...... اس۔ دوسرا لفظ..... وہ۔ ان میں سے ہر ایک کو اسم ضمیر کہتے ہیں ٭

پس یاد رکھو۔ وہ لفظ جو کسی اسم کی جگہ اس طریقے پر آئے۔ اُسے اسم ضمیر کہتے ہیں۔ ضمیر کی جمع ہے ضمائر ٭

بات کرنے والے کو عربی میں مُتَکَلِّم کہتے ہیں۔ جس کے ساتھ بات کی جائے اُسے مُخَاطَب کہتے ہیں۔ اور جس کی بات کی جائے۔ اُسے غائب کہتے ہیں

جو ضمیر مُتَکَلِّم اپنے نام کی جگہ استعمال کرتا ہے۔ اُسے مُتَکَلِّم کی ضمیر کہتے ہیں اور جو مخاطب کے نام کی جگہ آئے اُسے مخاطب کی ضمیر کہتے ہیں۔ اور جو غائب کے نام کی جگہ آئے۔ اُسے غائب کی ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ میں۔ ہم۔ مجھے وغیرہ۔ یہ متکلم کی ضمیریں ہیں ٭

۲۔ تو۔ تم۔ تجھے وغیرہ۔ یہ مخاطب کی ضمیریں ہیں ٭

۳۔ وہ۔ اُس۔ اُسے وغیرہ۔ یہ غائب کی ضمیریں ہیں ٭

آؤ اب ہم عربی کی مثالوں پر غور کریں۔ اور سمجھیں کہ عربی ضمائر کو کس طرح جملوں میں استعمال کیا جاتا ہے ٭

اس نقشے کو غور سے پڑھو

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ وہ ایک	هُمَا وہ دو	هُمْ وہ سب

Marfat.com

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مؤنّث	هِيَ وہ ایک	هُمَا وہ دو	هُنَّ وہ سب
۲ مُخَاطَبْ	مذکّر	اَنْتَ تو ایک	اَنْتُمَا تم دو	اَنْتُمْ تم سب
مُخَاطَبْ	مؤنّث	اَنْتِ تو ایک	اَنْتُمَا تم دو	اَنْتُنَّ تم سب
۳ مُتَکَلِّمْ	مذکّر	اَنَا میں ایک	نَحْنُ ہم دو	نَحْنُ ہم سب
مُتَکَلِّمْ	مؤنّث	اَنَا میں ایک	نَحْنُ ہم دو	نَحْنُ ہم سب

آؤ اب ہم ان ضمائر کو استعمال کرنا سیکھیں :-

۱- هُوَ رَجُلٌ وہ ایک آدمی ہے ۲- هُمَا رَجُلَانِ وہ دو آدمی ہیں هُمْ رِجَالٌ وہ بہت سے آدمی ہیں

۱- هِيَ اِمْرَأَةٌ وہ ایک عورت ہے ۲- هُمَا اِمْرَأَتَانِ وہ دو عورتیں ہیں

۳- هُنَّ نِسْوَةٌ وہ بہت سی عورتیں ہیں -

۱- اَنْتَ رَجُلٌ تو ایک مرد ہے ۲- اَنْتُمَا رَجُلَانِ تم دو مرد ہو-

۳- اَنْتُمْ رِجَالٌ تم بہت سے مرد ہو-

۱- اَنْتِ اِمْرَأَةٌ تو ایک عورت ہے ۲- اَنْتُمَا اِمْرَأَتَانِ تم دو عورتیں ہو-

۳- اَنْتُنَّ نِسْوَةٌ تم بہت سی عورتیں ہو-

۱- اَنَا رَجُلٌ میں ایک مرد ہوں ۲- نَحْنُ رَجُلَانِ ہم دو مرد ہیں-

۳- نَحْنُ رِجَالٌ ہم بہت سے مرد ہیں-

۱- اَنَا اِمْرَأَةٌ میں ایک عورت ہوں - ۲- نَحْنُ اِمْرَأَتَانِ ہم دو عورتیں ہیں

۳- نَحْنُ نِسْوَةٌ ہم بہت سی عورتیں ہیں -

یاد رکھنے والی باتیں

ان فقروں کو اگر غور سے پڑھو گے - تو تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی

Marfat.com

۱۱- مذکر کے لئے علیحدہ ضمیر ہے اور مؤنث کے لئے علیحدہ - ھُوَ مذکر کے لئے ہے - اور ھِیَ مؤنث کے لئے ایسا ہی باقی ضمائر -

۱۲- ھُمَا کی ضمیر مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتی ہے - ایسا ہی اَنْتُمَا کی ضمیر دونوں کے لئے آتی ہے - ایسا ہی اَنَا کی ضمیر دونوں کے لئے ہے -

۱۳- نَحْنُ کی ضمیر مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتی ہے - نیز یہ ضمیر تثنیہ اور جمع دونوں کے لئے آتی ہے -

۱۴- اَنْتَ مذکر کے لئے ہے (ت پر زبر ہے) اَنْتِ مؤنث کے لئے ہے (ت کے نیچے زیر ہے) ان دو ضمیروں کی شکل میں صرف زیر اور زبر کا فرق ہے -

۱۵- عربی کے فقروں میں ہے - ہیں - ہو - ہوں کے لئے ہم نے کوئی لفظ استعمال نہیں کیا - مثلاً

۱- وہ آدمی ہے ھُوَ رَجُلٌ - ۲- وہ دو آدمی ہیں ھُمَا رَجُلَانِ -

۱۶- واحد - تثنیہ اور جمع کی ضمیریں علیحدہ علیحدہ ہیں - رَجُلٌ کے لئے ھُوَ اور رَجُلَانِ کے لئے ھُمَا اور رِجَالٌ کے لئے ھُمْ استعمال کی ہیں - اس لئے اگر کوئی کہے ھُوَ رَجُلَانِ تو یہ غلط ہوگا +

سوالات

۱- عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) وہ مسلمان ہے - وہ دو مسلمان ہیں - میں مسلمان ہوں - تو مسلمان ہے - تم دو مسلمان ہو - وہ لڑکی ہے - وہ دو لڑکے ہیں - وہ دو عورتیں ہیں - ہم بچے ہیں - ہم دو لڑکے ہیں - تو ایک لڑکی ہے - تم سب لڑکیاں ہو - وہ سب عورتیں ہیں - وہ ایک مسلمان عورت ہے وہ رضیہ ہے - وہ آمنہ ہے - تو زینب ہے - تو خولہ ہے -

(ب) وہ اُستاد ہے - تم سب بچے ہو - وہ رسول ہے - وہ پیدا کرنے والا ہے - وہ

Marfat.com

جاننے والا ہے۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ بہت سچ بولنے والا ہے۔ تو صبر کرنے والا ہے میں اُستاد ہوں۔

نئے اَلفاظ

اَطْفَالٌ بچے۔ مُعَلِّمٌ اُستاد۔ خَالِقٌ پیدا کرنیوالا۔ عَلِیْمٌ جاننے والا۔ رَحِیْمٌ بہت رحم کرنے والا۔ صِدِّیْقٌ بہت سچ بولنے والا۔ صَابِرٌ صبر کرنے والا۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل کو درست کرو:۔

هُنَّ رِجَالٌ ۔ هُوَ نِسْوَةٌ ۔ هِيَ اِمْرَأَتَانِ ۔ اَنْتَ رَجُلَانِ ۔

۱۳۔ مندرجہ ذیل میں خالی جگہوں کو پُر کرو:۔

۱۔ هُوَ ۔۔۔۔ ۲۔ هُنَّ ۔۔۔۔ ۳۔ اَنْتُنَّ ۔۔۔۔ ۴۔ هُمْ ۔۔

۱۴۔ مندرجہ ذیل کو فقروں میں استعمال کرو:۔

اَنْتِ ۔ اَنْتَ ۔ نَحْنُ ۔ هُمَا ۔ اَنَا جو فقرے بناؤ ان کا اردو ترجمہ کرو۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اضافت کی ضمیریں

اُردو میں ہم کہتے ہیں "اس کا گھر"۔ "اُن کا گھر"۔ "تیرا گھر"۔ "تمہارا گھر"۔ "میرا گھر"۔ "ہمارا گھر"۔ آؤ اب (ہم) ان کو عربی میں ادا کرنا سیکھیں۔ مندرجہ ذیل نقشے کو غور سے پڑھو:۔

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُ	هُمَا	هُمْ

Marfat.com

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غَائِب	مؤنّث	ھَا	ھُمَا	ھُنَّ
مُخَاطَب	مذکر	كَ	كُمَا	كُمْ
مُخَاطَب	مؤنّث	كِ	كُمَا	كُنَّ
مُتَكَلِّم	مذکر	ی	نَا	نَا
مُتَكَلِّم	مؤنّث	ی	نَا	نَا

ان ضمائر کو یوں استعمال کریں گے:۔

مذکّر غائب کے لئے:۔ دَارُہٗ اس کا گھر ۲:۔ دَارُھُمَا ان دو کا گھر۔
۳:۔ دَارُھُمْ ان سب کا گھر۔

مؤنث غائب کے لئے:۔ دَارُھَا اس کا گھر ۲۔ دَارُھُمَا ان دو کا گھر۔
۳۔ دَارُھُنَّ:۔ ان سب کا گھر۔

مذکر مخاطب کے لئے:۔ دَارُكَ تیرا گھر۔ ۲۔ دَارُكُمَا تم دو کا گھر۔
۳۔ دَارُكُمْ تم سب کا گھر۔

مؤنث مخاطب کے لئے:۔ دَارُكِ تیرا گھر ۲۔ دَارُكُمَا۔ تم دو کا گھر۔
۳۔ دَارُكُنَّ تم سب کا گھر۔

مذکّر متکلّم کے لئے:۔ دَارِی میرا گھر۔ ۲:۔ دَارُنَا ہم دو کا گھر۔
۳۔ دَارُنَا ہم سب کا گھر۔

مؤنث متکلم کے لئے:۔ دَارِی میرا گھر۔ ۲۔ دَارُنَا۔ ہم دو کا گھر۔
۳۔ دَارُنَا ہم سب کا گھر۔

یاد رکھنے والی باتیں

مندرجہ بالا مثالوں پر اگر غور کرو گے۔ تو تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی:۔

Marfat.com

۱۱- اُردو میں ضمیر پہلے ہے لیکن عربی میں بعد میں مثلاً اس کا گھر لیکن عربی میں دَارُہٗ

۱۲- ھُمَا کی ضمیر مذکّر غائب تثنیہ اور مؤنّث غائب تثنیہ دونوں کے لئے آئی ہے۔

۱۳- کُمَا کی ضمیر مذکّر مخاطب تثنیہ اور مؤنّث مخاطب تثنیہ دونوں کے لئے آئی ہے۔

۱۴- نَا کی ضمیر تثنیہ مذکر متکلّم اور جمع مذکر متکلّم دونوں کے لئے آئی ہے۔ اور یہی ضمیر تثنیہ مؤنث متکلم اور جمع مؤنّث متکلم دونوں کے لئے ہے +

۱۵- ی کی ضمیر واحد متکلّم مذکّر اور مؤنث دونوں کے لئے آئی ہے +

۱۶- کَ کی ضمیر واحد مذکّر مخاطب کے لئے آئی ہے۔ (کاف پر زبر ہے)

۱۷- کِ کی ضمیر واحد مؤنّث مخاطب کے لئے آئی ہے (کاف کے نیچے زیر ہے)

ضمیر مُتّصِل ضمیر مُنفَصِل

ضمیر کی دو قسمیں ہیں مُتّصِلْ (پیوند) اور مُنْفَصِلْ (علیٰحدہ) ضمیر مُتّصِل تو کلمہ سے پیوند ہو کر مستعمل ہوتی ہے مثلاً کِتَابُہٗ۔ کِتَابُھُمَا وغیرہ (۲) لَہٗ (اس کو) لَھُمَا (ان دو کو) وغیرہ جو ضمیر فعل سے مُتّصِلْ ہوتی ہے اس کا بیان آگے آئیگا

ضَمَائِرْ مُنْفَصِلْ کلمہ سے علیٰحدہ آتی ہیں اور وہ یہ ہیں ھُوَ۔ ھُمَا ھُمْ وغیرہ (۲) اِیَّاہُ۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُمْ وغیرہ +

اس سبق کی ضمیریں اسم اور حرف اور فعل تینوں کے ساتھ آتی ہیں مثلاً

(۱) دَارُہٗ ۔ ۔ ۔ اس کا گھر (اسم کے ساتھ)

(۲) اِلَیْھِمَا ۔ ۔ ۔ ان دو کی طرف (حرف کے ساتھ)

(۳) ضَرَبْتُہٗ ۔ ۔ میں نے اس کو مارا (فعل کے ساتھ)

اس بحث کو ہم مفصل طور پر اس کے موقع پر بیان کریں گے۔ ہاں ایک بات ضروری ہے ۔ ۔ ۔ یعنی اسم کے آخری حرف کی حرکت

Marfat.com

دَارُہٗ ۔ قَلَمُكَ ۔ دَارُهُمَا ۔ دَارُنَا ایسا ہی دیگر مثالوں پر غور کر کے معلوم کریں ۔ کہ اسم کے آخری حرف پر کیا حرکت ہے ۔ ان مثالوں میں تو آخری حرف پر پیش ہے ۔ لیکن کِتَابِیْ ۔ قَلَمِیْ ۔ دَارِیْ ۔ وغیرہ میں آخری حرف کے نیچے زیر ہے ۔ ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھو ۔

اسی قسم کی ایک اور بات سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیئے :۔

نمبر۱ ۔ مِنْهُ اس سے ۔ مِنْهُمَا ان دو مردوں سے ۔ مِنْهُمْ ان سب مردوں سے ۔ اسیطرح

نمبر۲ ۔ اِلَيْهِ اسکی طرف اِلَيْهِمَا ان دو مردوں کی طرف اِلَيْهِمْ ان سب مردوں کی طرف ۔

غور سے دیکھو گے تو معلوم ہو گا ۔ کہ نمبر ایک کی مثالوں میں ہٗ ۔ هُمَا ۔ هُمْ ہیں ۔ لیکن نمبر ۲ میں ہِ ۔ هِمَا هِمْ ہیں ۔ نمبر ایک کی مثالوں میں "ہ" پر پیش ہے ؛ اور نمبر ۲ کی مثالوں میں زیر ہے ۔ اس کے واسطے ایک قاعدہ یاد رکھو :۔

قاعدہ :۔ اگر ہٗ ۔ هُمَا ۔ هُمْ اور هُنَّ کو ایسے لفظ سے ملا دیا جائے جس کے آخری حرف کے نیچے زیر ہو ۔ یا جس کا آخری حرف یاء ساکن (یْ) ہو ۔ تو ہم بجائے ہٗ ۔ هُمَا ۔ هُمْ کے ہِ هِمَا هِمْ لکھیں گے ۔ یعنی :۔

ہٗ کی بجائے ہِ لکھینگے مثلاً بِكِتَابِهٖ (ہِ سے پہلا حرف ب مکسور ہے)

اور هُمَا کی بجائے هِمَا لکھینگے مثلاً بِكِتَابِهِمَا (هِمَا سے پہلا حرف ب مکسور ہے)

اور هُمْ کی بجائے هِمْ لکھینگے مثلاً بِكِتَابِهِمْ (هِمْ سے پہلا حرف ب مکسور ہے)

مندرجہ ذیل مثالوں میں ہ ۔ هما اور هم کے پہلے یاء ساکن ہے ۔ اس لئے ہم ہِ ۔ هِمَا ۔ هِمْ لکھیں گے ۔ مثلاً :۔

۱ ۔ اِلَيْهِ   ۲ ۔ اِلَيْهِمَا   ۳ ۔ اِلَيْهِمْ

مندرجہ ذیل آیت پر غور کرو ۔ یہ سورہ یوسفؑ سے لی گئی ہے :۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ ۔

Marfat.com

اس آیت میں لفظ ھِنَّ دو دفعہ آیا ہے۔ اور دونوں جگہ "ھ" مکسور ہے۔ ھُنَّ کی بجائے ھِنَّ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نمبر ایک میں ھُنَّ سے پہلے "ر" مکسور ہے۔ اور نمبر دو میں ھِنَّ کے پہلے یاء ساکن ہے +

سُوالات

۱۱۔ عربی میں ترجمہ کرو

(ا) اس مرد کا گھر۔ ان دو مردوں کا گھر۔ ان سب مردوں کا گھر۔ اس ایک عورت کا گھر۔ ان دو عورتوں کا گھر۔ ان سب عورتوں کا گھر۔ تجھ ایک مرد کا گھر۔ تم دو مردوں کا گھر۔ تم سب مردوں کا گھر۔ میرا گھر۔ ہم دو مردوں کا گھر۔ ہم سب مردوں کا گھر۔ ہمارا گھر +

(ب) اس مرد کا باپ۔ ان دو مردوں کا باپ۔ ان سب مردوں کا باپ۔ اس ایک عورت کا باپ۔ ان دو عورتوں کا باپ۔ ان سب عورتوں کا باپ۔ تجھ ایک مرد کا باپ۔ تم دو مردوں کا باپ۔ تم سب مردوں کا باپ۔ تجھ ایک عورت کا باپ۔ تم دو عورتوں کا باپ۔ تم سب عورتوں کا باپ +

(ج) تجھ ایک عورت کا بھائی۔ ان سب عورتوں کا بھائی۔ ان سب مردوں کا بھائی۔ تم سب مردوں کا بھائی۔ میرا بھائی۔ ہمارا باپ۔ ہمارا بھائی۔ میرا باپ تجھ ایک عورت کی ماں۔ تم سب مردوں کی مائیں۔ تمہاری عورتیں۔ تمہاری بیٹیاں۔ تمہاری بہنیں۔ ان کی مثال۔ تمہارے اعمال۔

(د) ہم پر۔ ان عورتوں پر۔ اس ایک عورت کی طرف۔ تمہاری طرف۔ ہماری طرف۔ میری طرف۔ تجھ ایک عورت پر۔ تجھ ایک مرد پر۔ تم سب مردوں پر +

نئے الفاظ:۔ اُمٌّ ماں۔ اُمَّھَاتٌ مائیں۔ بَنَاتٌ بیٹیاں۔ اُخْتٌ بہن۔

Marfat.com

أَخَوَات بہنیں +

۱۲۔ مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے ان کے معنی بھی بتاؤ :۔

۱۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ۲۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ ۳۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

۴۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۵۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۶۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۷۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا +

۱۳۔ اردو میں ترجمہ کرو :۔

أُخْتُهُمَا - عَمِّي - أَبُوكُمَا - أَبُونَا - بِنْتُكَ - بِنْتُكِ - أُخْتُهُنَّ - خَالَكُنَّ - لَهُمَا - عَلَيْهَا - عَلَيْهِمْ - فِيهِ +

۱۴۔ کبھی هُ - هُمَا - هُمْ کی بجائے هِ - هِمَا - هِمْ آتے ہیں۔ اس کے واسطے کیا قاعدہ ہے۔ مثالوں سے اچھی طرح واضح کرو۔

۱۵۔ مندرجہ ذیل کو درست کرو :۔

إِلَيْهُ - عَنْهِمْ - فِيهُ - عَلَيْهُ - عَلَيْهُنَّ -

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

اسم اشارہ کا بیان

اشارہ قریب کیلئے

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ
مؤنث	هٰذِهٖ	هٰتَانِ	هٰؤُلَاءِ

Marfat.com

اشارہ بعید کے لئے

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
اُولَائِکَ - اُولٰئِکَ	ذَانِکَ	ذٰلِکَ	مذکر
اُولَائِکَ - اُولٰئِکَ	تَانِکَ	تِلْکَ	مؤنث

نوٹ:- ذَالِکَ کو عموماً ذٰلِکَ لکھا جاتا ہے ؛

جس اسم سے اشارہ کیا جائے۔ اُسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ اور جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اُسے مشارٌ الیہ۔ مثلاً ھٰذَا الرَّجُلُ (یہ آدمی) اس میں ھٰذَا اسم اشارہ ہے اور رَجُلٌ مشارٌ الیہ ؛

اسماء اشارہ کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:۔

(ا) ۱:- ھٰذَا رَجُلٌ یہ ایک آدمی ہے۔ ۲- ھٰذَانِ رَجُلَانِ یہ دو آدمی ہیں۔

۳- ھٰؤُلَاءِ رِجَالٌ یہ بہت سے آدمی ہیں۔

۱:- ھٰذِہٖ اِمْرَأَۃٌ یہ ایک عورت ہے۔ ۲- ھٰتَانِ اِمْرَأَتَانِ یہ دو عورتیں ہیں۔

۳- ھٰؤُلَاءِ نِسَاءٌ یہ بہت سی عورتیں ہیں۔

(ب) ۱:- ذٰلِکَ رَجُلٌ وہ ایک آدمی ہے ۲- ذَانِکَ رَجُلَانِ وہ دو آدمی ہیں۔

۳- اُولَائِکَ رِجَالٌ وہ بہت سے مرد ہیں ؛

۱- تِلْکَ اِمْرَأَۃٌ وہ ایک عورت ہے ۲- تَانِکَ اِمْرَأَتَانِ وہ دو عورتیں ہیں

۳- اُولَائِکَ نِسَاءٌ وہ بہت سی عورتیں ہیں ؛

۱- ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ھٰذَا واحد مذکر کے لئے ہے۔ ھٰذَانِ تثنیہ مذکر کے لئے ہے اور ھٰؤُلَاءِ جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے ؛

۲:- یہ بھی ظاہر ہے کہ ھٰذِہٖ واحد مؤنث کے لئے آیا ہے اور ھٰتَانِ تثنیہ مؤنث کے لئے آیا ہے۔

Marfat.com

باقی کی مثالوں پہ خود غور کر کے اسماء اشارہ کو سمجھنے کی کوشش کرو +

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:۔

۱۔ تِلْكَ الرُّسُلُ ۔ ۲۔ تِلْكَ الطُّيُوْرُ ۔ ۳۔ هٰذِهٖ الْكُتُبُ

۴۔ هٰذِهٖ الْاَشْيَاءُ ۔ ۵۔ تِلْكَ الْبُيُوْتُ ۔ ۶۔ هٰذِهٖ الْجِبَالُ ۔

تم کو معلوم ہے کہ رُسُلٌ ۔ طُيُوْرٌ ۔ كُتُبٌ ۔ اَشْيَاءُ ۔ بُيُوْتٌ ۔ جِبَالٌ جمع مکسّر ہیں ۔ پس یاد رکھو ۔ جمع مکسّر کے پہلے عموماً هٰذِهٖ اور تِلْكَ یعنی مؤنث اسم اشارہ استعمال کئے جاتے ہیں +

ہدایت:۔ مندرجہ ذیل فقروں میں جو فرق ہے وہ سمجھ لو:۔

(الف) ۱۱۔ هٰذَا رَجُلٌ یہ آدمی ہے (ب) ذٰلِكَ الْوَلَدُ وہ لڑکا

۱۲۔ هٰذَا الرَّجُلُ یہ آدمی ذٰلِكَ وَلَدٌ وہ لڑکا ہے +

۱۳۔ هٰذَا الْكِتَابُ یہ کتاب

۱۴:۔ هٰذَا كِتَابٌ یہ کتاب ہے۔

نوٹ:۔ بعض طلباء هٰذَا الْكِتَابُ ۔۔۔ کو هٰذَ الْكِتَابُ لکھتے ہیں یہ مکروہ غلطی ہے ۔ ذال کے بعد الف کا لکھنا ضروری ہے +

مندرجہ ذیل مثال پر غور کرو:۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یہ ہے وہ دوزخ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا تھا ۔ تم کو یاد ہوگا جَهَنَّمُ مؤنث ہے ۔ اور مؤنث سماعی ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ اس کے پہلے هٰذِهٖ ہے ۔ ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھو ، کہ مُشَارٌ اِلَيْه جسطرح لفظ جَهَنَّمُ میں مؤنث کی کوئی علامت نہیں ۔ اسی طرح كِتَابٌ میں بھی مؤنث کی کوئی علامت نہیں لیکن عرب جہنم کو مؤنث بولتے ہیں اور کتاب کو مذکر مثلاً هٰذَا الْكِتَابُ (نہ کہ هٰذِهٖ) اگرچہ اردو میں کتاب مؤنث بولی جاتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ عربی میں بھی اسے مؤنث بولیں

Marfat.com

لہٰذا ترجمہ کرتے وقت الفاظ کی تذکیر و تانیث کا خاص خیال رکھو۔

نکتہ: اگر مشارٌالیہ کے پہلے "ال" ہو۔ تو کبھی اسم اشارہ اور مشارٌالیہ کے درمیان هُوَ اور هِيَ استعمال کرتے ہیں اور اس طرح معنی بدل جاتے ہیں۔ ان ضمائر کو ضمائر التاکید کہتے ہیں۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

۱۱۔ هٰذَا الثَّوْرُ ۔ یہ بیل

۱۲۔ هٰذَا هُوَ الثَّوْرُ ۔ یہی ہے وہ بیل

۱۳۔ هٰذِهٖ هِيَ الْبَقَرَةُ ۔ یہی ہے وہ گائے

۱۴۔ هٰذِهٖ هِيَ الْخَادِمَةُ ۔ یہی ہے وہ نوکرانی

۱۵۔ هٰذَا هُوَ الْوَلَدُ ۔ یہی ہے وہ لڑکا

نوٹ: کبھی اسم اشارہ بعد میں آتا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل مثالیں ذہن نشین کر لو:۔ (مفصل بحث جواہر العربیہ حصہ دوم میں)

(ا) ۱۔ اس مرد کا یہ قلم ۔ قَلَمُ الرَّجُلِ هٰذَا

۲۔ اس زبیر کی یہ لڑکی ۔ بِنْتُ الزُّبَيْرِ هٰذِهٖ

۳۔ اس بادشاہ کا یہ لڑکا ۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا

(ب) ۱۔ یہ کتاب ۔ هٰذَا الْكِتَابُ

۲۔ تمہاری یہ کتاب ۔ كِتَابُكُمْ هٰذَا

۳۔ اس کا یہ قلم ۔ قَلَمُهٗ هٰذَا

اشارۂ مکان

۱۔ اشارہ قریب کے لئے هُنَا یا هٰهُنَا (یہاں) استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ اشارہ بعید کے لئے هُنَاكَ یا هُنَالِكَ (وہاں) استعمال کرتے ہیں +

مثلاً ۱۔ هٰهُنَا وَلَدٌ یہاں ایک لڑکا ہے۔

Marfat.com

۱۲- هُنَالِكَ وَلَدٌ وہاں ایک لڑکا ہے +

سوالات

۱:- مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے ؟

(ا) ۱:- هٰذَا قَلَمٌ ۲- هٰذَا اَلْقَلَمُ

(ب) ۱:- هٰذَا اَلْوَلَدُ ۲- هٰذَا هُوَ الْوَلَدُ

۱۱:- عربی میں ترجمہ کرو :-

۱- یہ وہ قصے - یہ وہ کتابیں - یہ وہ قلم - یہ وہ بہت سے پہاڑ - وہ پرندے - وہ مثالیں (۲) یہ قلم ہیں - وہ عورتیں ہیں - وہ گھر ہیں - وہ لڑکے ہیں - وہ دو اونٹنیاں ہیں - یہ مہمان ہیں - یہ اس کی کتاب ہے - وہ دو بہنیں ہیں +

(۳) وہاں اسلم ہے - یہاں لڑکے ہیں - وہاں تُشرَجْبِیْل ہے (تُشرِجِیل کہنا غلط ہے)

(۴) تمہارا یہ قلم - میری یہ کتاب - ان دونوں کا یہ گھر - تمہارے یہ مہمان +

۱۳- اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو +

۱۴- عربی میں ترجمہ کرو :-

یہ آگ ہے - یہ کنواں ہے - وہ ڈول ہے - وہ پیالہ ہے - یہ دوزخ ہے - یہ زمین - یہ سورج - یہ ہوا - یہ لڑائی - یہ ڈنڈا - وہ باڑہ - یہ آنکھ +

اَلدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

اسمائے نکرہ کا بیان

اسم نکرہ کی تعریف ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم اسم نکرہ کے اقسام پڑھیں گے

(۱) اسم تصغیر

اسم تصغیر وہ اسم ہے جس سے چھوٹا پن ظاہر ہو لیکن اسم تصغیر محض چھوٹا پن ہی ظاہر کرنے کے لئے نہیں استعمال ہوتا۔ بلکہ اس کے علاوہ کبھی حقارت اور کبھی

Marfat.com

محبت کیلئے بھی آتا ہے۔ تصغیر کا مطلب ہے اسم میں ایک خاص تغیر دینا مثلاً :-

۱- رُجَیْلٌ چھوٹا آدمی (رَجُلٌ سے) کُلَیْبٌ چھوٹا کتا (کَلْبٌ سے) (چھوٹائی)

۲- هُرَیْرَةٌ چھوٹی سی بلی رُجَیْلٌ چھوٹا سا آدمی (حقارت)

۳- بُنَیٌّ پیارا بیٹا اُخَیٌّ پیارا بھائی اُبَیٌّ پیارا باپ (محبت)

قرآن پاک میں آتا ہے۔ جبکہ یعقوبؑ اپنے بیٹے یوسفؑ کو ہدایت کرتے ہیں :-

یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْیَاكَ عَلٰی إِخْوَتِكَ

(اے میرے پیارے بیٹے) اپنا خواب اپنے بھائیوں کو مت بتائیو !

۴- خُیَیْرٌ بہت ہی اچھا۔ صُدَیِّقٌ ایک خاص دوست۔

اسم تصغیر کے قواعد

۱- اگر اسم ثلاثی کی تصغیر بنانی ہو۔ تو فُعَیْلٌ کے وزن پر بناؤ مثلاً :-

رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ ۔ کَلْبٌ سے کُلَیْبٌ

۲- اگر اسم رباعی یا اس سے زائد ہے تو عموماً فُعَیْلِلٌ یا فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر اسم تصغیر آتا ہے۔ اگر چوتھا حرف مدّہ ہو تو بروزن فُعَیْلِیْلٌ ورنہ بروزن فُعَیْلِلٌ آتا ہے جیسا کہ دِرْهَمٌ سے دُرَیْهِمٌ۔ مِضْرَابٌ سے مُضَیْرِیْبٌ۔ عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ۔

۳- خماسی مجرّد کے آخر کا حرف اسم تصغیر میں گرا دیا جاتا ہے ۔ اور اس کی تصغیر صرف فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے مثلاً سَفَرْجَلٌ (بہی) سے سُفَیْرِجٌ

۴- وہ الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں و سے بدل جاتا ہے مثلاً بَابٌ سے بُوَیْبٌ

وہ الف جو تیسری جگہ ہو تصغیر میں ی سے بدل جاتا ہے مثلاً حِمَارٌ سے حُمَیِّرٌ۔

۵- تثنیہ۔ جمع اور مؤنث وغیرہ کی علامات تصغیر میں قائم رہتی ہیں :-

۱- رَجُلَانِ (ان) سے رُجَیْلَانِ (تثنیہ)

Marfat.com

۲:- حُبْلٰی (یٰ) حُبَیْلٰی (مؤنث)

۳:- هِنْدَاتٌ (اَتٌ) هُنَیْدَاتٌ (جمع)

۱۶- اگر مؤنث معنوی ہو اور ثلاثی ہو تو ۃ مقدرہ ظاہر کی جاتی ہے مثلاً عَیْنٌ سے عُیَیْنَۃٌ

۲:- اَرْضٌ سے اُرَیْضَۃٌ ۳:- شَمْسٌ سے شُمَیْسَۃٌ ۴:- دَارٌ سے دُوَیْرَۃٌ

نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل اسم تصغیر نوٹ کرلو:-

۱:- اَبٌ سے اُبَیٌّ - ۲:- اَخٌ سے اُخَیٌّ - ۳:- اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ

۴:- اِبْنٌ سے بُنَیٌّ - ۵:- اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ - ۶:- شَیْئٌ سے شُوَیَّۃٌ

۷:- عَنْدَلِیْبٌ سے عُنَیْدِلٌ ۸:- عَنْکَبُوْتٌ سے عُنَیْکِبٌ

۲- اسم مرکب کی تصغیر بنانی ہو تو پہلے جز کی تصغیر بناتے ہیں مثلاً عَبْدُ اللّٰہِ سے عُبَیْدُ اللّٰہِ

۳:- جس اسم سے کوئی حرف محذوف ہو گیا یا کسی اور سے بدلا گیا ہو تو تصغیر میں لوٹ آتا ہے مثلاً بَابٌ سے بُوَیْبٌ اور مِیْزَانٌ سے مُوَیْزِیْنٌ ۔

(۲) اسم منسوب

اسم کے آخر میں (یٌّ) لگانے سے ایک اسم بنا لیا جاتا ہے جو کسی شخص یا چیز کا تعلق ظاہر کرتا ہے اسے اسم منسوب کہتے ہیں مثلاً مِصْرٌ سے مِصْرِیٌّ مصر کا رہنے والا - اور لَاهَوْرٌ سے لَاهَوْرِیٌّ کا رہنے والا ۔

اسم منسوب کے چند قواعد

۱:- اگر اسم کے آخر میں ۃ ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے :- مثلاً مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ - مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ - طَبِیْعَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ

۲- اگر اسم کی آخر میں تثنیہ کی علامت (ان) اور جمع کی علامت (ون) اور (ات) ہو تو وہ گر جاتی ہے :-

Marfat.com

مثلاً (۱) زَیْدَانِ سے زَیْدِیٌّ (۲) زَیْدُوْنَ سے زَیْدِیٌّ (زید کا نام رکھنے والے مرد) اسی طرح عَرَفَاتٌ سے عَرَفِیٌّ :

۳ (ا) جو "ی" کسرہ یا "ی" کے بعد تیسری جگہ واقع ہو اس "ی" کو "و" سے بدل دیا جاتا ہے اور ماقبل کو زبر دیا جاتا مثلاً عَمٍ (عَمِیٌّ) سے عَمَوِیٌّ ۔
۲:۔ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ :

ب):۔ اگر "ی" چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف کر دینا یا "واؤ" سے ابدال دونوں جائز ہیں مثلاً دِھْلِی سے دِھْلِیٌّ یا دِھْلَوِیٌّ

ج) جو "ی" پانچویں جگہ ہو وہ گر جاتی ہے مثلاً مُشْتَرِی سے مُشْتَرِیٌّ

(د) اگر تیسرا یا چوتھا حرف مُنَوَّن (تنوین والا ہو) تو تب بھی وِیٌّ لگائیں گے مثلاً عَصًا سے عَصَوِیٌّ۔ فَتًی سے فَتَوِیٌّ :

۴:۔ کبھی ہم "انیٌّ" زیادہ کر کے اسم منسوب بناتے ہیں مثلاً رُوحٌ سے رُوحَانِیٌّ ۲:۔ جِسْمٌ سے جِسْمَانِیٌّ :

۵:۔ جو یاء مشدّد (یٌّ) دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یاءِ نسبت ہی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی کا پیرو) ۲:۔ کُرْسِیٌّ سے کُرْسِیٌّ :

۶: اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو گیا ہو اور وہ اسم دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت وہ اصلی حرف لوٹ آتا ہے مثلاً اَخٌ (جو کہ اصل میں اَخَوٌ تھا) سے اَخَوِیٌّ)

۷: مندرجہ ذیل اسماء منسوب نوٹ کر لو:۔

۱:۔ اَبٌ سے اَبَوِیٌّ۔ ۲:۔ اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔ ۳:۔ مَعْنًی سے مَعْنَوِیٌّ۔ ۴:۔ دُنْیَا سے دُنْیَوِیٌّ۔ ۵:۔ سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ ۶:۔ فَرَنْسَا سے فَرَنْسِیٌّ یا فَرَنْسَوِیٌّ یا فَرَنْسَاوِیٌّ (فرانسیسی) ۷:۔ یَمَانٌ سے اَلْیَمَانِیْ اور یَمَانِیٌّ ۸ رَیٌّ سے رَازِیٌّ

Marfat.com

۷:- جو الفاظ فَعِلٌ کے وزن پر ہوں۔ ان کے درمیانی حرف کی حرکت بجائے کسرہ کے فتحہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً:۔

(۱) مَلِكٌ بادشاہ (لام مکسور) سے مَلَكِيٌّ (لام مفتوح)

(۲) كَبِدٌ سے كَبَدِيٌّ

۸:۔ اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ یا اس سے زیادہ واقع ہو تو اسکو لازمی طور پر حذف کرینگے مثلاً مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِيٌّ

۹:- اسم منسوب بناتے وقت اَبٌ - اِبْنٌ - اُمٌّ وغیرہ کو گرا دیا جاتا ہے۔ مثلاً اَبُوْحَنِيْفَةَ سے حَنَفِيٌّ - اَبُوْبَكْرٍ سے بَكْرِيٌّ - اِبْنُ الزُّبَيْرِ سے زُبَيْرِيٌّ۔

۳- اِسم جمع

بہت سے اسم ہیں۔ کہ ان کی شکل سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ واحد ہیں لیکن وہ ایک سے زیادہ چیزوں کے لئے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قَوْمٌ لوگ۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں۔

اسم جمع کی دیگر مثالیں، حَجَرٌ بہت سے پتھر - زَيْتُوْنٌ - غَنَمٌ بہت سی بھیڑیں - اِبِلٌ بہت سے اونٹ۔

ایسے اسم سے اگر واحد بنانا ہو۔ تو عموماً ة زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً

حَجَرٌ بہت سے پتھر سے حَجَرَةٌ ایک پتھر (۲) تَمْرٌ سے تَمْرَةٌ ایک کھجور۔

زَيْتُوْنٌ بہت سے زیتون سے زَيْتُوْنَةٌ ایک زیتون۔

۴:- اسم جنس

جو اسم ایک چیز کی حقیقت کو دوسری چیزوں سے علیحدہ کر دے۔ اُسے اسم جنس کہتے ہیں مثلاً فَرَسٌ - گھوڑا - قَلَمٌ قلم تَمْرٌ کھجور - مَاءٌ پانی۔

فَرَسٌ سے مراد ہے کسی قسم کا گھوڑا - ایک یا زیادہ

تَمْرٌ سے مراد ہے کھجور - خواہ کسی قسم کی ہو۔

Marfat.com

اسم جنس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ اِسْمُ عَیْنٍ۔ وہ اسم جو جسم والی چیزوں کو ظاہر کرے مثلاً:۔ ذَہَبٌ۔ تَکْلُمُ۔ وغیرہ

۲۔ وہ اسم جو ایسی شے کو ظاہر کرے جس کا وجود بظاہر نہیں۔ مثلاً عِلْمٌ۔ علم جَھْلٌ۔ جہالت۔ ایسے اسم کو اِسْمُ مَعْنیً کہتے ہیں ؎

اسم جنس کے آخر میں اگر ہم ۃٌ لگادیں۔ تو وحدت کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً:۔

تَمْرٌ کھجور۔ (نہ کوئی اور پھل یا چیز بلکہ مطلق کھجور خواہ ایک خواہ زیادہ)۔
تَمْرَۃٌ ایک کھجور (نہ کہ دو۔ تین وغیرہ۔ بلکہ صرف ایک کھجور)

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

عدد اور معدود کا بیان

جو اسم تعداد کو ظاہر کرے۔ اُسے اسم عدد کہتے ہیں۔ جس اسم کی تعداد بتائی جائے اُسے مَعْدُوْد کہتے ہیں۔ مثلاً ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ تین مرد۔ ثَلٰثَۃُ اسم عدد ہے۔ اور رِجَالٌ معدود ہے ؎

ھدایت:۔ چونکہ عربی زبان کے عدد اور معدود کے قواعد سمجھنے کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس سبق کو غور سے پڑھیئے ؎

یاد رکھو۔ جس عدد میں مؤنث کی کوئی علامت نہ ہو۔ اُسے **مذکر عدد** کہتے ہیں اور جس عدد میں مؤنث کی کوئی علامت پائی جائے اُسے **مؤنث عدد** کہتے ہیں۔ مثلاً وَاحِدٌ (ایک) مذکر عدد ہے۔ لیکن وَاحِدَۃٌ (ایک) مؤنث عدد ہے کیونکہ

Marfat.com

اس میں ۃ علامت مؤنث ہے۔ اسی طرح اِحْدیٰ (ایک) مؤنث عدد ہے کیونکہ اس میں یٰ علامت مؤنث ہے۔ پس مذکر اور مؤنث کے لحاظ سے اعداد کی دو قسمیں ہوئیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

اردو	مؤنث اعداد	مذکر اعداد	اردو	مؤنث اعداد	مذکر اعداد
۶	سِتَّۃٌ	سِتٌّ	۱	اِحْدیٰ یا وَاحِدَۃٌ	اَحَدٌ یا وَاحِدٌ
۷	سَبْعَۃٌ	سَبْعٌ	۲	اِثْنَتَانِ یا ثِنْتَانِ	اِثْنَانِ
۸	ثَمَانِیَۃٌ	ثَمَانٍ	۳	ثَلٰثَۃٌ	ثَلٰثٌ
۹	تِسْعَۃٌ	تِسْعٌ	۴	اَرْبَعَۃٌ	اَرْبَعٌ
۱۰	عَشَرَۃٌ	عَشْرٌ	۵	خَمْسَۃٌ	خَمْسٌ

قاعدہ نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:-

۱۱- رَجُلٌ وَاحِدٌ ایک مرد ۱۲- اِمْرَأَۃٌ وَاحِدَۃٌ ایک عورت

ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ ۱- معدود پہلے ہے اور عدد بعد میں

۲- مذکر معدود کے لئے مذکر عدد ہے۔ اور مؤنث معدود کے لئے مؤنث عدد ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اَحَدٌ اور وَاحِدَۃٌ معدود کے بعد آتے ہیں۔ نیز ہم مذکر معدود کے واسطے اَحَدٌ استعمال کریں گے۔ لیکن مؤنث معدود کے واسطے وَاحِدَۃٌ +

(ہدایت)

مندرجہ ذیل میں جو فرق ہے۔ وہ یاد رکھو

۱۱- رَجُلٌ ایک مرد ۱۲- رَجُلٌ وَاحِدٌ ایک مرد

۱۳- اِمْرَأَۃٌ ایک عورت ۱۴- اِمْرَأَۃٌ وَاحِدَۃٌ ایک عورت

اس فرق کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل فقروں پر غور کرو:-

هُنَاكَ رَجُلٌ۔ وہاں ایک آدمی ہے (یعنی مرد ہے عورت نہیں)۔

Marfat.com

۲۔ هُنَاكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ وہاں ایک آدمی ہے (یعنی ایک آدمی ہے دو نہیں)
مثال نمبر ایک میں جنس بتائی گئی ہے۔ لیکن مثال نمبر دو میں تعداد بتائی گئی ہے
مثال نمبر تین اور چار کو خود سمجھو +

اَحَدٌ اور وَاحِدٌ میں فرق

۱۔ واحدٌ کو عموماً یوں استعمال کرتے ہیں:۔ رَجُلٌ وَّاحِدٌ ایک آدمی (صفت موصوف)
۲۔ اَحَدٌ کو عموماً یوں استعمال کرتے ہیں:۔ اَحَدُهُمْ ان میں سے ایک۔ اَحَدُ النَّاسِ
ان لوگوں میں سے ایک۔ (مضاف اور مضاف الیہ) (مفصل بحث جواہر العربیہ دوم میں)
اسی طرح اِحْدَى الثَّلٰثِ۔ تینوں میں سے ایک (مؤنث کے لئے)
استفہام اور نفی کے موقع پر صرف اَحَدٌ استعمال کریں گے۔ مثلاً ۱۔ اَيُحِبُّ
اَحَدُكُمْ۔ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے ؟ ۲۔ مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ میرے
پاس کوئی نہ آیا +

ہدایت :۔

اللہ تعالیٰ کے واسطے اَحَدٌ اور وَاحِدٌ دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً
هُوَ الْاَحَدُ ۔ ۲۔ هُوَ الْوَاحِدُ +

قاعدہ نمبر ۲:۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:۔
۱:۔ رَجُلَانِ دو مرد ۲:۔ اِمْرَأَتَانِ دو عورتیں ۳:۔ كِتَابَانِ دو کتابیں۔
ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہم نے "دو" کے واسطے اِثْنَانِ یا ثِنْتَانِ کا لفظ
استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اسم مفرد کے ساتھ (ان) زیادہ کرکے تثنیہ بنا لیا +
لیکن یاد رکھو۔ جب تاکیداً کچھ کہنا ہو۔ تو تثنیہ کے لئے اِثْنَانِ اور ثِنْتَانِ
استعمال کریں گے۔ مثلاً
(۱) لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ مت پکڑو تم سب اپنے لئے دو معبود یعنی
صرف خدا کی عبادت کرو۔ اسی طرح کی ایک اور آیت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے نوح ؑ کو کشتی میں ہر ایک چیز کا جوڑا جوڑا رکھنے کو کہا وہ آیت حسب ذیل ہے:۔

(۱) قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ۔ کہا ہم نے چڑھا لے بیچ اس کے ہر قسم سے جوڑا دو عدد:

قاعدہ نمبر ۳:۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:۔

ثَلٰثَةُ رِجَالٍ	تین مرد	ثَلٰثُ نِسْوَةٍ	تین عورتیں
اَرْبَعَةُ رِجَالٍ	چار مرد	اَرْبَعُ نِسْوَةٍ	چار عورتیں
خَمْسَةُ رِجَالٍ	پانچ مرد	خَمْسُ نِسْوَةٍ	پانچ عورتیں
سِتَّةُ رِجَالٍ	چھ مرد	سِتُّ نِسْوَةٍ	چھ عورتیں
سَبْعَةُ رِجَالٍ	سات مرد	سَبْعُ نِسْوَةٍ	سات عورتیں
ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	آٹھ مرد	ثَمَانِي نِسْوَةٍ	آٹھ عورتیں۔
تِسْعَةُ رِجَالٍ	نو مرد	تِسْعُ نِسْوَةٍ	نو عورتیں۔
عَشَرَةُ رِجَالٍ	دس مرد	عَشْرُ نِسْوَةٍ	دس عورتیں

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ:۔

۱:۔ تین سے لیکر دس تک مذکر معدود کے لئے مؤنث عدد ہے۔ اور مؤنث معدود کے لئے مذکر عدد ہے۔

۲:۔ معدود دونوں صورتوں میں جمع ہے۔ مثلاً رِجَالٍ اور نِسْوَةٍ۔

۳:۔ حرکات کے متعلق نحو میں بحث ہوگی۔ اس وقت تم خود ان مثالوں پر غور کرو اور ان کے مطابق عمل کرو۔ مثلاً

Marfat.com

ثَلٰثَةُ رِجَالٍ کے مطابق ہم کہیں گے۔

ثَلٰثَةُ اَشْخَاصٍ

تِسْعَةُ اَشْخُصٍ

قاعدہ نمبر۴:- اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً۔ گیارہ مرد، اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَاَةً " گیارہ عورتیں، اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً بارہ مرد، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَاَةً بارہ عورتیں۔

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ:۔

۱:- معدود واحد ہے۔ اور اس پر دو زبر ہیں مثلاً رَجُلاً اور اِمْرَاَةً

۲:- عدد کے دو جزو ہیں۔ اَحَدَ اور عَشَرَ اسی طرح اِحْدٰی اور عَشْرَةَ وغیرہ

۳:- مذکر معدود کے لئے عدد کے دونوں جز مذکر ہیں مثلاً اَحَدَ اور عَشَرَ وغیرہ

۴:- مؤنث معدود کے لئے عدد کے دونوں جز مؤنث ہیں اِحْدٰی اور عَشْرَةَ۔

۵:- مذکر کے لئے لفظ عَشَرَ کے (ش) پر فتح ہے۔ لیکن مؤنث کے لئے عَشْرَةَ (ش) پر جزم ہے۔

شین کی حرکت

لفظ عشر میں شین کی حرکت قابل غور ہے۔ مذکر کے لئے شین مفتوح ہوگا لیکن مؤنث کے لئے ساکن مثلاً عَشَرَةُ رِجَالٍ (۱۰ مرد) ۲: عَشْرُ نِسْوَةٍ (۱۰ عورتیں) نیز عَشْرَةٌ کے شین کے متعلق۔ علامہ زمخشری فرماتے ہیں۔ وشین العشرة یسکنها اهل الحجاز ویکسرها بنو تمیم۔ (المفصل)

قاعدہ نمبر۵:- تیرہ سے لیکر اُنیس تک مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھو:۔

۱:- معدود واحد ہوگا

۲:- مذکر معدود کے لئے عدد کا پہلا جز مؤنث ہوگا۔

۳:- مؤنث معدود کے لئے عدد کا پہلا جز مذکر ہوگا۔

Marfat.com

۱۴۔ مذکر کے لئے لفظ عَشَرَ اور مؤنث کے لئے عَشْرَۃَ مثلاً

ثَلٰثَۃَ عَشَرَ رَجُلاً ۱۳ مرد ثَلٰثَ عَشْرَۃَ اِمْرَأَۃً ۱۳ عورتیں

اَرْبَعَۃَ عَشَرَ رَجُلاً ۱۴ مرد اَرْبَعَ عَشْرَۃَ اِمْرَأَۃً ۱۴ عورتیں

نوٹ ۱۔ مندرجہ بالا مثالوں کے مطابق ۱۹ تک پورا کرو۔

قاعدہ نمبر ۶۔ بیس کا عدد مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے یکساں ہوتا ہے۔

مثلاً عِشْرُوْنَ رَجُلاً بیس مرد عِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً بیس عورتیں

قاعدہ نمبر ۷۔ اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً اکیس مرد } مذکر
اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً بائیس مرد }

اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً اکیس عورتیں } مؤنث
اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً بائیس عورتیں }

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مندرجہ بالا مثالوں میں۔

۱۔ عِشْرُوْنَ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہے۔

۲۔ عدد کے دو اجزا کے درمیان "وَ" زیادہ کی گئی ہے۔

۳۔ عدد کا پہلا جز مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث ہے۔

قاعدہ نمبر ۸۔ ثَلٰثَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً ۲۳ مرد
ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً ۲۳ عورتیں

یہاں مذکر کے لئے پہلا جز مؤنث ہے اور مؤنث کے لئے مذکر ہے۔

(قاعدہ)

قاعدہ: ۔یاد رکھو اسی طرح ۳۱ - ۳۲ - اور ۴۱ - ۴۲ اور ۵۱ - ۵۲ وغیرہ کے لئے تو مذکر معدود کے لئے پہلے جز کو مذکر لاؤ۔ اور مؤنث معدود کے لئے مؤنث ۔ لیکن باقی اعداد کے لئے اس کے خلاف لاؤ۔ یعنی مذکر کیلئے پہلے جز کو مؤنث لاؤ۔ اور مؤنث

Marfat.com

کے لئے مذکر +

اسی ترتیب سے ۹۹ تک جا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو

۔ ۔ ۔ عشرات (دہائیوں) میں مذکر مؤنث برابر ہے جیسا کہ:۔

ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا ۳۰ مرد ثَلَاثُوْنَ اِمْرَأَةً ۳۰ عورتیں

اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ۴۰ مرد اَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً ۴۰ عورتیں وغیرہ

مندرجہ ذیل کو زبانی یاد کر لو:۔

خَمْسُوْنَ ۵۰ سِتُّوْنَ ۶۰ سَبْعُوْنَ ۷۰ ثَمَانُوْنَ ۸۰ تِسْعُوْنَ ۹۰

قاعدہ نمبر ۹:۔ سو سے لیکر ۹۰۰ تک یوں کہیں گے:۔

مِئَةٌ یا مِائَةٌ ۱۰۰

مِائَتَانِ ۲۰۰

ثَلَاثُ مِائَةٍ ۳۰۰

اَرْبَعُ مِائَةٍ ۴۰۰ وغیرہ وغیرہ

ہم کہیں گے:۔ مِائَةُ رَجُلٍ ۱۰۰ مرد مِائَةُ اِمْرَأَةٍ ۱۰۰ عورتیں

مِئَتَا رَجُلٍ ۲۰۰ مرد مِئَتَا اِمْرَأَةٍ ۲۰۰ عورتیں

ثَلٰثُ مِئَةِ رَجُلٍ ۳۰۰ مرد ثَلٰثُ مِئَةِ اِمْرَأَةٍ ۳۰۰ عورتیں

نوٹ:۔ اگر اس قسم کے اعداد ہوں ۴۰۳۔ ۲۰۵۔ ۷۰۸ وغیرہ۔ تو یوں کہیں گے:۔ اَرْبَعَةُ مِائَةٍ وَثَلٰثَةُ رِجَالٍ ۴۰۳ مرد

اَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَلٰثُ اِمْرَأَةٍ ۴۰۳ عورتیں

قاعدہ نمبر ۱۰:۔ ہزاروں کو یوں ادا کرتے ہیں:۔

اَلْفٌ ۱۰۰۰ اَلْفَانِ ۲۰۰۰

ثَلٰثَةُ آلَافٍ ۳۰۰۰ اَرْبَعَةُ آلَافٍ ۴۰۰۰

Marfat.com

ہم کہیں گے :۔

۱۔ اَلْفُ رَجُلٍ ہزار مرد اَلْفُ امْرَأَۃٍ ایک ہزار عورتیں

۲۔ اَلْفَا رَجُلٍ ۲ ہزار مرد اَلْفَا امْرَأَۃٍ دو ہزار عورتیں

قاعدہ نمبر ۱۱ : اعداد کسری $\frac{1}{3}$ سے $\frac{1}{10}$ تک اعداد اصلی سے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں

ثُلُثٌ = $\frac{1}{3}$ رُبُعٌ = $\frac{1}{4}$ خُمُسٌ = $\frac{1}{5}$ سُدُسٌ = $\frac{1}{6}$

سُبُعٌ = $\frac{1}{7}$ ثُمُنٌ = $\frac{1}{8}$ تُسُعٌ = $\frac{1}{9}$ عُشُرٌ = $\frac{1}{10}$ لیکن $\frac{1}{2}$ کیلئے نِصْفٌ بولتے

ہدائت : عشر کے بعد $\frac{1}{11}$، $\frac{1}{12}$ وغیرہ کو ترکیبی لفظ سے ادا کرتے ہیں مثلاً $\frac{1}{11}$ = جُزْءٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً $\frac{1}{12}$ = جُزْءٌ مِنْ اِثْنَیْ عَشَرَ جُزْءً وغیرہ +

نوٹ :۔ اگر یوں کہنا ہو۔ کہ کچھ دن۔ کچھ مہینے۔ کچھ سال۔ یعنی اگر معدود کی تعداد مقرر نہ ہو۔ تو عربی میں اس کے لئے دو الفاظ ہیں :۔

۱۔ بِضْعٌ :۔ یہ لفظ تین اور دس کے درمیان کی تعداد بتاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ بِضْعُ رِجَالٍ چند آدمی ۲۔ بِضْعُ نِسْوَۃٍ کچھ عورتیں

۳۔ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ چند سالوں میں ۴۔ بِضْعُ اَیَّامٍ چند یوم

۲۔ نَیِّفٌ :۔ اگر معدود کی تعداد مقرر نہ ہو۔ لیکن دس سے زیادہ ہو تو اسے یوں ظاہر کریں گے۔ مثلاً۔

مِئَۃُ اَلْفٍ وَنَیِّفٌ نَفْسٍ۔ سو ہزار اور کچھ زیادہ آدمی

نوٹ :۔ نَیِّفٌ کو نَیْفٌ بھی پڑھتے ہیں۔ بلکہ یہ کثرت سے آتا ہے +

ترتیبی اعداد

قاعدہ نمبر ۱۲ :۔ یاد رکھو۔ عدد کی دو بڑی قسمیں ہیں ذاتی اور ترتیبی۔

ذاتی :۔ مثلاً ایک دو۔ تین۔ چار۔ پانچ وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

ترتیبی :۔ مثلاً پہلا ۔ دوسرا ۔ تیسرا ۔ چوتھا ۔ پانچواں ۔ وغیرہ وغیرہ

مذکر		مؤنث	
(ا) اَلْاَوَّلُ	پہلا	اَلْاُوْلیٰ	پہلی
اَلثَّانِیْ	دوسرا	اَلثَّانِیَۃُ	دوسری
اَلثَّالِثُ	تیسرا	اَلثَّالِثَۃُ	تیسری
اَلرَّابِعُ	چوتھا	اَلرَّابِعَۃُ	چوتھی
اَلْخَامِسُ	پانچواں	اَلْخَامِسَۃُ	پانچویں
اَلسَّادِسُ	چھٹا	اَلسَّادِسَۃُ	چھٹی
اَلسَّابِعُ	ساتواں	اَلسَّابِعَۃُ	ساتویں
اَلثَّامِنُ	آٹھواں	اَلثَّامِنَۃُ	آٹھویں
اَلتَّاسِعُ	نواں	اَلتَّاسِعَۃُ	نویں
اَلْعَاشِرُ	دسواں	اَلْعَاشِرَۃُ	دسویں

نوٹ :۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ بہت سے اعداد فَاعِلٌ کے وزن پر ہیں ۔ مثلاً ثَالِثٌ ۔ رَابِعٌ ۔ "ال" کی وجہ سے ایک تتمہ ہے ۔

مذکر		مؤنث	
(ب) حَادِیْ عَشَرَ	گیارہواں	حَادِیَۃَ عَشْرَۃَ	گیارھویں
ثَانِیْ عَشَرَ	بارھواں	ثَانِیَۃَ عَشْرَۃَ	بارھویں
ثَالِثَ عَشَرَ	تیرھواں	ثَالِثَۃَ عَشْرَۃَ	تیرھویں
رَابِعَ عَشَرَ	چودھواں	رَابِعَۃَ عَشْرَۃَ	چودھواں
وغیرہ وغیرہ		وغیرہ وغیرہ	
(ج) عِشْرُوْنَ	بیسواں	عِشْرُوْنَ	بیسویں
اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ	اکیسواں	اَلْحَادِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ	اکیسویں

Marfat.com

مؤنث		مذکر	
اَلثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ	بائیسویں	اَلثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ	بائیسواں
اَلثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ	تیئسویں	اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ	تیئسواں

نوٹ:- ۱- عدد کے دونوں اجزا کے ساتھ "اَلْ" لگا یا گیا ہے

۲- مندرجہ بالا نقشے کے مطابق ۹۹ تک آپ گن سکتے ہیں۔

ضروری نوٹ

بہت سے لوگ مسلمانوں کے دو مہینوں کے نام لینے میں مکروہ غلطی کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ عربی سے ناواقفیت ہے۔ وہ مہینے مندرجہ ذیل ہیں:

درست	غلط
جُمَادَى الْاُوْلٰى	جَمَادِیُ الْاَوَّلُ
جُمَادَى الْاُخْرٰى	جَمَادِیُ الْآخِرَۃ

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی مہینوں کے نام دیئے جائیں:-

اسلامی مہینوں کے نام

۱- اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَام ۲- صَفَر ۳- اَلرَّبِیْعُ الْاَوَّل
۴- اَلرَّبِیْعُ الثَّانِیْ ۵- جُمَادَی الْاُوْلٰى ۶- جُمَادَی الْآخِرَۃ یا جُمَادَی الْاُخْرٰى
۷- رَجَبْ ۸- شَعْبَان یا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۹- رَمَضَان یا رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۰- شَوَّالُ الْمُکَرَّم
۱۱- ذُو الْقَعْدَۃ ۱۲- ذُو الْحِجَّۃِ الْحَرَام

Marfat.com

اسلامی دنوں کے نام

۱:- یَوْمُ اَلْجُمُعَةِ جمعہ ۲:- یَوْمُ اَلسَّبْتِ ہفتہ ۳:- یَوْمُ الاَحَدِ اتوار

۴:- یَوْمُ اَلِاثْنَيْنِ پیر ۵:- یَوْمُ اَلثُّلَاثَاءِ منگل ۶:- یَوْمُ الاَرْبَعَاءِ بدھ

۷:- یَوْمُ اَلْخَمِیْسِ جمعرات

مندرجہ ذیل الفاظ یاد رکھو

۱:- ہفتہ (سات دن کا) اَلْجُمُعَةُ یا اَلاُسْبُوْعُ

۲:- آج - اَلْیَوْمَ (ب) روزانہ یَوْمِیًّا (ج) دن بدن یَوْمًا فَیَوْمًا

۳:- کل (گذرا ہوا) اَلاَمْسِ (ب) اَلْبَارِحَةَ گزری ہوئی رات

۴:- کل (آنے والا) غَدًا (ب) بِالْغُدُوِّ وَالاٰصَالِ صبح اور شام کے وقت

۵:- منٹ دَقِیْقَةٌ ۶:- گھنٹہ سَاعَةٌ ۷:- مہینہ شَهْرٌ ۸:- سال سَنَةٌ

۹:- گزرا ہوا مہینہ (پچھلا مہینہ) اَلشَّهْرُ الْمَاضِیْ

۱۰:- موجودہ مہینہ :- اَلشَّهْرُ الْجَارِیْ (ب) ہر روز کُلَّ یَوْمٍ

۱۱:- آئندہ مہینہ :- اَلشَّهْرُ الْمُقْبِلُ (ب) لَیْلًا رات کے وقت

۱۲:- پچھلا سال :- اَلسَّنَةُ الْمَاضِیَةُ (ب) صَبَاحًا صبح کے وقت

۱۳:- آئندہ سال :- اَلسَّنَةُ الْقَادِمَةُ ۱۴:- سیکنڈ ثَانِیَةٌ

قاعدہ نمبر ۳۱ :- نوٹ :- وقت یوں بتایا جاتا ہے :-

(ا) کیا وقت ہے ؟ کَمِ السَّاعَةُ
تین بجے ہیں۔ اَلسَّاعَةُ ثَلٰثَةٌ
گیارہ بجے ہیں۔ اَلسَّاعَةُ اَحَدَ عَشَرَ
} ذاتی اعداد استعمال کئے گئے ہیں

(ب) لڑکا کب گیا ؟ مَتٰی ذَهَبَ الْوَلَدُ ؟
تین بجے فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ
} ترتیبی عدد بولا گیا ہے۔

Marfat.com

نوٹ:- ۲ عمر یوں بتائی جاتی ہے:-

تمہاری عمر کیا ہے؟ کَمْ عُمْرُكَ؟ یا اِبْنُ كَمْ سَنَةً اَنْتَ؟

میری عمر بیس سال ہے۔ عُمْرِیْ عِشْرُوْنَ سَنَةً یا اَنَا اِبْنُ عِشْرِیْنَ سَنَةً

قاعدہ نمبر ۴ (۱):- ایک دفعہ:- مَرَّةً

دو دفعہ:- مَرَّتَيْنِ

تین دفعہ:- ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وغیرہ

ایک دن:- یَوْمًا یا ذَاتَ یَوْمٍ ایک رات ذَاتَ لَیْلَةٍ

اَعْدَادِ تفصیلی

(ب) اگر یوں کہنا ہو کہ:- دو دو ہو کر۔ تین تین ہو کر تو اس کے دو طریقے ہیں:-

۱:- ذاتی عدد کو دو دفعہ لے آتے ہیں:-

جَاءُوْا اِثْنَیْنِ اِثْنَیْنِ وہ دو دو ہو کر آئے

۲:- عدد کو فُعَال یا مَفْعَل کے وزن پر لاتے ہیں:-

جَاءُوْا ثُلَاثَ ثُلَاثَ وہ سب تین تین ہو کر آئے ۲:- جَاءُوْا مَثْلَثَ مَثْلَثَ وہ تین تین ہو کر آئے۔

نوٹ:- اگر تفصیلی عدد کو منسوب کرنا ہو تو یوں کہینگے:-

ثُنَائِیٌّ ثُلَاثِیٌّ۔ رُبَاعِیٌّ خُمَاسِیٌّ سُدَاسِیٌّ وغیرہ

ہدائت:- عربی گرامر سیکھنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کی جائے۔ اور ایک ایک لفظ پر غور کیا جائے۔ مثلاً اعداد کا بیان آپ پڑھ چکے ہیں۔ قرآن پاک سے آپ کو بہت سی مثالیں مل جائیں گی۔ ان کو

Marfat.com

پڑھیے اور جو عدد اور معدود کے قاعدے تم پڑھ چکے ہو ان کو جانچو۔ چند ایک آیات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُف)

۲۔ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُف)

۳۔ وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ۔ (سُوْرَۃُ کہف)

نوٹ:۔ سورۃُ النِّسَاء اور سورۂ کہف سے عدد اور معدود کی کافی مثالیں ملیں گی۔

لفظ کَمْ کا استعمال

یہاں ہم اس لفظ کا صرف ایک استعمال پڑھیں گے یعنی جب اس کے معنی ہوتے ہیں "کتنے"۔ یاد رکھو اس کے بعد جو اسم ہوگا وہ واحد ہوگا۔ اور اس پر دو زبر ہوں گے۔ مثلاً کَمْ قَلَمًا لَکَ تمہارے پاس کتنے قلم ہیں؟

۱۔ اِبْنُ کَمْ سَنَۃً اَنْتَ؟ تو کتنے سال کا بیٹا ہے۔ یعنی تمہاری کیا عمر ہے۔

سُوالات

۱۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(ا) ایک قلم۔ دو کتابیں۔ گیارہ ستارے۔ بارہ استاد۔ ۲۱ راتیں۔ ۲۲ لڑکے۔ ۳۱ عورتیں۔ ۳۲ طالب علم۔ ۴۱ لڑکیاں۔ ۴۲ لڑکے۔ ۵۱ مرد۔ ۵۲ عورتیں۔ ۶۱ اونٹنیاں۔ ۶۲ کتابیں۔ ۷۱ روپے۔ ۷۲ روپے۔ ۸۱ درہم۔ ۸۲ باغ۔ ۹۱ الفاظ۔ ۹۲ حروف۔

(ب) ۳ پھول۔ ۴ لڑکیاں۔ پانچ استاد۔ چھ کتابیں۔ ۷ دروازے۔ ۸ آدمی۔ ۹ کمرے۔ ۱۰ گھنٹے۔

Marfat.com

(ج) ۱۳ امکان - ۱۴ کمرے - ۱۵ لڑکیاں - ۱۶ عورتیں - ۱۷ قلم - ۱۸ گھوڑے - ۱۹ میل - ۲۰ گائیں - ۲۳ بچے - ۲۴ روپے -

(د) ۲۰ لڑکے - ۳۰ لڑکیاں - ۴۰ عورتیں - ۵۰ روپے - ۶۰ مکان - ۷۰ کاغذ - ۸۰ قلم - ۹۰ کاغذ -

۲ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(ا) ۱۰۰ لڑکے - ۲۰۰ لڑکیاں - ۳۰۰ آدمی - ۴۰۰ کتابیں - ۵۰۳ روپے - ۸۰۴ روپے - ۹۰۶ میز -

(ب) ۱۰۰۰ روپیہ - ۲۰۰۰ مرد - ۳۰۰۰ سپاہی - ۴۰۰۰ آدمی - ۵۰۰۰ کتابیں -

(ج) $\frac{1}{2}$ - $\frac{1}{3}$ - $\frac{1}{9}$ - $\frac{1}{5}$ - $\frac{1}{10}$ - $\frac{1}{11}$ - $\frac{1}{12}$

۳ - عربی میں ترجمہ کرو -

تمہاری کیا عمر ہے ؟ تمہارے کتنے بھائی ہیں - تمہاری کتنی بہنیں ہیں ؟ میری عمر پندرہ سال ہے - میرے چھ بھائی ہیں - میری ایک بہن ہے - تمہارے پاس کتنے روپے ہیں - میرے پاس دو سو روپیہ ہے -

۴ :- مندرجہ ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو -

(ا) چوتھا سبق - آٹھواں سبق - چھٹا لڑکا - دسواں حصہ - چوتھی لڑکی - گیارھویں رات - اکیسواں دن - دوسرا سال - تیسرا سال - پہلا سال -

(ب) بدھ - جمعرات - ہفتہ - پیر - جمعہ - پچھلا مہینہ - آئندہ مہینہ - آج - پچھلا سال -

(ج) کتنے بجے ہیں ؟ تمہاری گھڑی میں کیا وقت ہے - جناب عالی - چار بجے ہیں - تین بجے - چار بجے - پانچ بجے - وہ دو دو ہو کر آئے - وہ چار چار ہو کر آئے -

Marfat.com

۵:- اُردو میں ترجمہ کرو۔

اَحَدَ عَشَرَ کَوکَبًا ۔ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ ۔ ثُلُثًا ۔ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ ۔ بِضْعَ سِنِیْنَ ۔

ذَاتَ یَوْمٍ ۔ ذَاتَ لَیْلَۃٍ

۶:- مندرجہ ذیل کو درست کرو:-

اَرْبَعُ رَجُلاً ۔ تِسْعَۃُ اِمْرَأَۃٍ ۔ مِائَۃُ رِجَالاً ۔ اَحَدَ عَشَرَۃَ رَجُلٌ

۷:- اسلامی مہینوں اور دنوں کے نام بتاؤ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

فعل کا بیان

فعل کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ اب فعل کے متعلق ضروری ضروری باتوں کا ذکر کیا جائے گا۔

(۱) یاد رکھو۔ فعل کی تین قسمیں ہیں:-

۱۔ فعل ماضی ۲:- فعل مضارع ۳:- فعل امر

فعل ماضی:- وہ فعل ہے جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ کوئی کام زمانہ ماضی میں ہوا۔ مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔

فعل مضارع:- وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی زمانہ حال اور کبھی زمانہ مستقبل (آئندہ زمانہ) میں ہونا سمجھا جائے۔ معلوم ہوا۔ کہ ایک فعل دو فعلوں کا کام دیتا ہے۔ جب چاہیں۔ زمانہ حال کے معنی لے لیں۔ اور جب چاہیں۔

Marfat.com

زمانہ مستقبل کے مثلاً ۱۔ یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) ۲۔ یَضْرِبُ (وہ ماریگا)

فعل امر:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ یا کسی کام کے کرنے کے لئے درخواست کی جائے۔ یا کسی کام کے متعلق مشورہ دیا جائے۔ معلوم ہوا کہ اگرچہ اَمر کے معنی "حکم" ہیں۔ لیکن فعل امر حکم کے علاوہ درخواست اور مشورہ کے موقع پر بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ اِذْهَبْ اِلَى الْبَابِ دروازے کی طرف جاؤ۔ (اِذْهَبْ فعل امر ہے۔ یہ حکم کے لئے بولا گیا ہے)۔

۲۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرا علم زیادہ کر (زِدْ فعل امر ہے۔ درخواست کے موقع پر بولا گیا ہے)۔

۳۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اے کملی اوڑھنے والے رات کو (عبادت کے لئے) ..... تھوڑا اٹھا کر۔ رات کا نصف یا اس میں سے کچھ کم کرلے۔

نوٹ:۔ حضور تمام رات ربّ العزّت کی عبادت میں کھڑے رہتے۔ لکھا ہے۔ کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور حضور کو مشورہ دیا۔ کہ رات کو تھوڑا ..... اٹھا کریں۔

مثال نمبر ۳ میں قُمْ (اٹھ) اور اُنْقُصْ (کم کر) فعل امر ہیں۔

ھدایت:۔ بعض صرفیوں کے نزدیک فعل کی چار قسمیں ہیں۔ اور چوتھی قسم فعل نہی ہے لیکن بعض کے نزدیک فعل کی صرف دو قسمیں ہیں:۔ ماضی اور مضارع۔ امر اور نہی فعل مضارع ہی کی صورتیں ہیں۔ مثلاً تَضْرِبُ مضارع ہے۔ اس سے امر بنے گا۔ اِضْرِبْ (تو مار) اور نہی ہوگا۔ لَا تَضْرِبْ (تو مت مار) لیکن اکثر صرفیوں کا اتفاق اس پر ہے۔ کہ فعل کی

Marfat.com

تین قسمیں ہیں۔ماضی۔مضارع۔امر +

۲۔ فعل لازِم و فعل متعدّی

جس اسم سے کوئی فعل صادر ہو۔اُسے فاعِل کہتے ہیں۔ہر ایک فعل کا کوئی فاعل ضرور ہوتا ہے۔کیونکہ فاعل کے بغیر فعل کا وجود میں آنا ممکن ہی نہیں۔ بعض فعل ایسے ہیں کہ بس فاعل ہی کے آنے سے ان کے معنی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ایسے فعل کو فعل لازم کہتے ہیں۔مثلاً

جَلَسَ زَیْدٌ زید بیٹھا ۲۔ قَامَ زَیْدٌ زید کھڑا ہوا

بعض فعل ایسے ہوتے ہیں کہ صرف فاعل کے آنے سے ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔مثلاً اگر میں کہوں۔قَتَلَ زَیْدٌ (زید نے قتل کیا) تو تم فوراً پوچھو گے کس کو قتل کیا؟ معلوم ہوا۔کہ قَتَلَ ایسا فعل ہے کہ اگرچہ زید اس کا فاعل موجود ہے لیکن پھر بھی اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔بات پوری نہیں ہوئی۔ لیکن اگر میں یوں کہوں:۔

قَتَلَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو قتل کیا) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔اب اس لئے مطلب سمجھ میں آگیا ہے۔کہ فاعل کے علاوہ ہم نے ایک اور اسم کا ذکر کیا ہے۔یعنی جس پر فعل صادر ہوا ہے۔ایسے اسم کو مفعول کہتے ہیں۔پس یاد رکھو۔وہ فعل جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے اُسے فعل مُتعدّی کہتے ہیں +

لازم کا مطلب ہے (چمٹنے والا) فعل لازم بس فاعل ہی سے چمٹا رہتا ہے۔ اس سے جدا ہو کر مفعول تک نہیں پہنچتا۔اس لئے ایسے فعل لازم کہتے ہیں۔ اور یہ فاعل کی حالت بتاتا ہے۔مثلاً مَرِضَ زَیْدٌ۔زید بیمار ہوا۔نَامَ زَیْدٌ زید سو گیا +

Marfat.com

متعدی کا مطلب ہے حد سے گزرنے والا۔ فعل متعدّی کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اسے متعدی کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا زید نے بکر کو مارا۔ زید نے مارا اور بکر بیچارہ پٹ گیا۔ زید فاعل اور بکر مفعول +

تم نے سنا ہوگا کہ فلاں بیماری متعدّی ہے۔ چونکہ یہ بیماری مریض سے گذر کر دوسرے تک اثر کرتی ہو یعنی مریض کی حد سے گزر جاتی ہے۔ اس لئے اسے متعدّی مرض کہتے ہیں +

۳۔ فعل معروف و فعل مجہول

اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو۔ تو اُسے فعل معروف کہتے ہیں مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) لیکن اگر فعل کی نسبت اپنے مفعول کی طرف ہو۔ تو اُسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ مثلاً ضُرِبَ زَیْدٌ (زید پیٹا گیا) قُتِلَ زَیْدٌ (زید قتل کیا گیا) +

پہلی مثال کو سنتے ہی ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فاعل کون ہے۔ لیکن دوسری مثال سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفعول کون ہے ؟

۴۔ فعل مثبت و فعل منفی

حروف نفی چھ ہیں۔ اِنْ ۔ لَنْ ۔ لَمْ ۔ لَمَّا ۔ مَا ۔ لَا ۔ اگر ان میں سے کوئی حرف فعل مضارع یا فعل ماضی پر آجائے تو وہ فعل منفی ہوگا۔ ورنہ مُثبت مثلاً جَلَسَ وہ بیٹھا (فعل مثبت) ۲۔ مَا جَلَسَ وہ نہ بیٹھا (فعل منفی) +

نوٹ :۔ اِن تمام حروف کا ذکر مفصل طور پر بعد میں کیا جائے گا۔ یہاں ،

Marfat.com

صرف فعل مثبت اور فعل منفی کا تصور دلانا مقصود تھا۔ اس لئے مفصل بحث نہیں کی گئی +

۵۔ فعل ثلاثی مجرد

حروف اصلی اور حروف زوائد سے تم واقف ہو۔ یاد رکھو۔ اگر کسی فعل کے فعل ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب میں تین حروف اصلی ہوں۔ اور کوئی زائد حرف نہ ہو۔ تو اُسے ثُلَاثِی مُجَرَّدْ کہتے ہیں۔ ثُلَاثِی اس لئے کہ اس میں تین حروف ہیں۔ اور مُجَرَّدْ اس لئے کہ زائد حروف سے خالی ہے یا پاک ہے۔ مثلاً خَرَجَ وہ نکلا +

۶۔ فعل ثلاثی مزید فیہ

وہ فعل جس کے فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین اصلی حروف ہوں اور باقی زوائد اُسے ثُلَاثِی مَزِیْدٌ فِیْہِ (تین حروف والا فعل جس میں زیادتی ہے) کہتے ہیں۔ مثلاً اَخْرَجَ اس نے نکالا (اس میں الف زائد ہے)۔

۷۔ ف۔ ع۔ ل

یہ تم پڑھ چکے ہو۔ کہ کسی کلمہ کا اگر وزن بتانا ہو۔ تو عموماً ف۔ ع۔ ل کے ذریعے بتایا جاتا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ اور سَمِعَ کا وزن فَعِلَ ہے۔ اس لئے عربوں نے ہر ایک ثُلَاثِی فعل کے پہلے اصلی حرف کو اَلْفَاءُ (ف کلمہ) اور دوسرے اصلی حرف کو اَلْعَیْنُ (عین کلمہ) اور تیسرے اصلی حرف کو اَللَّامُ (لام کلمہ) کہنا شروع کر دیا +

Marfat.com

ہم تو سادہ عبارت میں یہ کہیں گے ضَرَبَ میں "ض" پر زبر ہے۔ لیکن عربی دا
اس مطلب کو یوں ادا کریں گے۔ ضَرَبَ میں ف کلمہ مفتوح ہے +

ایسا ہی ہم کہیں گے:۔ ضَرَبَ میں "رَ" پر زبر ہے لیکن وہ کہیں گے ضَرَبَ میں
عین کلمہ مفتوح ہے +

ہدایت:۔ مندرجہ بالا اصطلاحات کو اس موقع پر اچھی طرح سمجھ لو۔ کیونکہ
آئندہ سبقوں میں یہ اکثر استعمال ہونگی +

سوالات

۱۱۔ عربی زبان میں فعل کے کتنے اقسام ہیں۔ ہر ایک کی دو دو مثالیں دو۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل افعال کی تعریفیں کرو۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔

۱۔ فعل لازم۔ ۲۔ فعل مُتَعَدِّی۔ ۳۔ فعل معروف۔ ۴۔ فعل مجہول۔

۱۳۔ مندرجہ ذیل اَفعال میں سے فعل لازم اور فعل متعدّی جدا کرو۔

دَخَلَ (وہ داخل ہوا) شَرِبَ (اس نے پیا) رَجَعَ (وہ لوٹا) اَکَلَ (
اس نے کھایا) نَصَرَ (اس نے مدد کی) کَتَبَ (اس نے لکھا) جَآءَ (وہ
آیا)۔ ذَھَبَ (وہ گیا) +

۴۔ فعل ثلاثی مجرّد اور فعل ثلاثی مزید فیہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے
واضح کرو۔

۵:۔ تین مثالیں دو۔ جن سے یہ معلوم ہو۔ کہ تم اصطلاحات ذیل کو سمجھتے ہو۔
ف کلمہ۔ عین کلمہ۔ لام کلمہ +

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

فعل ماضی کا بیان

فعل ماضی وہ فعل ہے۔ جس سے کسی کام کا گذشتہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ مثلاً ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اس میں ذَھَبَ فعل ماضی ہے

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) ماضی مُطلق۔ (۲) ماضی قریب۔ (۳) ماضی بعید (۴) ماضی شکیہ (۵) ماضی تمنائی۔ (۶) ماضی استمراری۔

جس فعل سے صرف یہی معلوم ہو کہ کام گذشتہ زمانے میں ہوا۔ اور یہ نہ پتہ چلے۔ کہ اس کام کو واقع ہوئے تھوڑا عرصہ گذرا ہے یا زیادہ اُسے فعل ماضی مطلق کہتے ہیں +

فعل ماضی مُطلق کی وجہ تسمیہ

عربی میں مطلق کہتے ہیں آزاد کو۔ یعنی جس پر کوئی پابندی کوئی قید نہ ہو فعل ماضی مطلق کو مُطلق اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ فعل زمانہ قریب اور زمانہ بعید کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں ذَھَبَ زَیْدٌ زید گیا۔ تو اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ابھی گیا ہے یا اس کو گئے ہوئے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے ہم نے وقت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ لیکن اگر کہیں قَدْ ذَھَبَ زَیْدٌ تو اس کا مطلب ہوگا (زید ابھی گیا ہے) زمانہ قریب کی قید لگا دی گئی ہے۔ ایسا ہی کَانَ ذَھَبَ (وہ گیا تھا) میں ہم نے زمانہ بعید کی قید لگا دی ہے +

Marfat.com

ماضی مطلق کی گردان

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غَائِب	مذکر	(۱) فَعَلَ	(۲) فَعَلَا	(۳) فَعَلُوْا
غَائِب	مؤنث	(۴) فَعَلَتْ	(۵) فَعَلَتَا	(۶) فَعَلْنَ
مُخَاطَب	مذکر	(۷) فَعَلْتَ	(۸) فَعَلْتُمَا	(۹) فَعَلْتُمْ
مُخَاطَب	مؤنث	(۱۰) فَعَلْتِ	(۱۱) فَعَلْتُمَا	(۱۲) فَعَلْتُنَّ
مُتَکَلِّم	مذکر	(۱۳) فَعَلْتُ	(۱۴) فَعَلْنَا	(۱۵) فَعَلْنَا
مُتَکَلِّم	مؤنث	(۱۶) فَعَلْتُ	(۱۷) فَعَلْنَا	(۱۸) فَعَلْنَا

غور کرنے سے تم کو معلوم ہوگا۔ کہ فعل کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً فَعَلَ میں تینوں حروف مَفتوح۔ فَعَلَا اس میں اَلِف زیادہ۔ فَعَلُوْا میں "و" اور "اَلِف" زیادہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ عربی میں فعل کی ایسی صورت کو صیغہ کہتے ہیں۔ چونکہ عربی میں تثنیہ کا صیغہ بھی ہے۔ اس لئے خیال یہی تھا۔ کہ عربی میں فعل کے اٹھارہ صیغے ہوں گے۔ جیسا کہ نقشہ میں دیئے گئے ہیں لیکن اگر آپ غور سے نقشہ کو پڑھیں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اصلی تیرہ صیغے ہیں۔ کیونکہ:۔

۱۔ فَعَلْتُمَا دو دفعہ آیا ہے۔ ۳۔ فَعَلْنَا چار دفعہ آیا ہے۔

۲۔ فَعَلْتُ دو دفعہ آیا ہے۔ لیکن گردان میں عموماً چودہ صیغے آتے ہیں۔

چودہ صیغے حسب ذیل اوزان پر آتے ہیں:۔

۱۔ فَعَلَ ۲۔ فَعَلَا ۳۔ فَعَلُوْا ۴۔ فَعَلَتْ ۵۔ فَعَلَتَا ۶۔ فَعَلْنَ
۷۔ فَعَلْتَ ۸۔ فَعَلْتُمَا ۹۔ فَعَلْتُمْ ۱۰۔ فَعَلْتِ ۱۱۔ فَعَلْتُمَا ۱۲۔ فَعَلْتُنَّ
۱۳۔ فَعَلْتُ ۱۴۔ فَعَلْنَا

Marfat.com

فارسی کا ایک لفظ یاد رکھیں۔ گرامر کی کتابوں میں یہ بہت استعمال ہوتا ہے۔
وہ لفظ ہے گردان۔ مسلسل صیغوں کے مجموعہ کو گردان کہتے ہیں۔ جس طرح پھولوں
کو تاگے میں پرو کر ہم ہار نام رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح صیغوں کو ایک جگہ جمع
کر کے ہم "گردان" کہتے ہیں۔ عربی میں گردان کو "صَرف" کہتے ہیں۔

گردان تو گردانیدن (لوٹانا) سے ہے۔ چونکہ تمام صیغوں کو شروع سے آخیر
تک لوٹاتے ہیں۔ اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے ؛

صَرف کا مطلب ہے بدلنا پھرنا چونکہ تمام صیغے بدلتے ہیں۔ اس لئے ان
کے اس مجموعہ کو صَرف بھی کہتے ہیں ؛

صَرف (گردان) کی دو قسمیں ہیں جن کا بیان مناسب موقع پر کیا
جائے گا ؛

یاد رکھو صرفیوں نے فعل کی باعتبار حروف کے چار قسمیں کی ہیں :-

(۱) جس میں سب حروف صحیح ہوں اُسے فِعل صَحِیح کہتے ہیں مثلاً شَرِبَ اُس نے پیا
(۲) جس میں حرف عِلّت ہو اسے فِعل مُعتَل کہتے ہیں مثلاً وَعَدَ اس نے وعدہ کیا
(۳) جس میں ہمزہ ہو اُسے فِعل مَهمُوز کہتے ہیں مثلاً اَمَرَ اس نے حکم دیا ؛
(۴) جس میں دو حرف ہمجنس ہوں اُسے مُضَاعَف کہتے ہیں مثلاً مَدَّ اس نے کھینچا

ان میں سے تین کا مفصل بیان بعد میں کیا جائیگا ...... اب ہم صرف فعل صحیح کا بیان پڑھینگے

نوٹ :- اگر تم سے کسی اور فعل کی گردان کرنے کو کہا جائے۔ تو مندرجہ
بالا صیغوں کے وَزن پر گردان کرو۔ مثلاً ضَرَبَ کی گردان کرنی ہو۔ تو یوں
کریں گے۔ ضَرَبَ۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ۔ ضَرَبَتَا وغیرہ وغیرہ
شَرِبَ سے گردان کرنی ہو تو یوں کریں گے :۔

شَرِبَ۔ شَرِبَا۔ شَرِبُوْا وغیرہ وغیرہ ؛

Marfat.com

صیغوں کی شناخت اور مطلب

۱۔ فَعَلَ اس نے کیا (فاعل مذکر ہے) یہ اصلی فعل ہے۔ کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

۲۔ فَعَلَا ان دو نے کیا (" ") اس میں ا زیادہ ہے۔

۳۔ فَعَلُوْا ان سب نے کیا (" ") اسمیں و زیادہ ہے اور ایک الف آخر میں ہے

۴۔ فَعَلَتْ اس نے کیا (فاعل مؤنث ہے) اسمیں تْ ساکن زیادہ ہے۔

۵۔ فَعَلَتَا ان دو نے کیا (" ") اس میں ت اور ا زیادہ ہیں۔

۶۔ فَعَلْنَ ان سب نے کیا (") اس میں نَ زبر والا زیادہ ہے۔

۷۔ فَعَلْتَ تو نے کیا (فاعل مذکر ہے) اس میں تَ زبر والی زیادہ ہے۔

۸۔ فَعَلْتُمَا تم دو نے کیا (") اس میں تُمَا زیادہ ہے

۹۔ فَعَلْتُمْ تم سب نے کیا (") اس میں تُمْ زیادہ ہے

۱۰۔ فَعَلْتِ تو نے کیا (فاعل مؤنث ہے) اسمیں تِ زیر والی زیادہ ہے۔

۱۱۔ فَعَلْتُمَا تم دو نے کیا (" ") اسمیں جو زیادتی ہے آپ پڑھ چکے ہیں۔

۱۲۔ فَعَلْتُنَّ تم سب نے کیا (" ") اس میں تُنَّ زیادہ ہے۔

۱۳۔ فَعَلْتُ میں نے کیا (فاعل مذکر اور مؤنث دونوں ہو سکتے ہیں) اس میں تُ زیادہ ہے

۱۴۔ فَعَلْنَا ہم دو نے کیا / ہم سب نے کیا } فاعل مذکر تثنیہ۔ مؤنث تثنیہ۔ مذکر جمع اور مؤنث جمع ہو سکتے ہیں۔ } اسمیں نَا زیادہ ہے

ضمیر مستتر۔ ضمیر بارز

تم سوچ رہے ہو گے کہ فَعَلَ۔ فَعَلَا وغیرہ میں کوئی ضمیر تو معلوم نہیں ہوتی پھر "اُس نے" "انہوں نے" وغیرہ کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ یاد رکھو ضمیر فعل کے ساتھ مُتَّصِل ہے اور غایت اِتّصال سے مثل جزو فعل کے ہو گئی ہے مثلاً فَعَلَ اور فَعَلَتْ میں تو

Marfat.com

لکھنے میں بھی نہیں آتی فَعَلَ دراصل ہے ھُوَ فَعَلَ اور فَعَلَتْ ہے ھِیَ فَعَلَتْ چونکہ یہ ضمیر ظاہر نہیں اس لئے اسے مُسْتَتَرْ (پوشیدہ) کہتے ہیں۔ باقی صیغوں میں جو ضمیریں متصل ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔ ا۔ و۔ نَ۔ تَ۔ تُمَا۔ تُمْ۔ تِ۔ تُنَّ۔ تُ۔ نَا بتاؤ کس کس صیغے کے ساتھ متصل ہیں؟ چونکہ یہ ضمیریں ظاہر ہیں اس لئے ان کو بارز کہتے ہیں

امتحان میں یوں سوال ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل الفاظ کیا کیا صیغے ہیں۔ اور ان کا کیا مطلب ہے :۔ ضَرَبَ۔ ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْتِ +

اس سوال کو یوں حل کریں گے :۔

۱:۔ پہلے تو ہر ایک کا مطلب بتائیں گے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے +

۲:۔ پھر یہ بتائیں گے کہ اس کا فاعل مذکر ہے یا مؤنث۔

۳:۔ پھر یہ بتائیں گے کہ یہ فعل غائب کے لئے ہے یا مخاطب کے لئے۔ یا متکلم کے لئے۔

۴:۔ پھر یہ بتائیں گے کہ اس کا فاعل واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔

ان چاروں باتوں کو مختصر طور پر یوں بتائیں گے :۔

ضَرَبَ ۱:۔ صیغہ واحد مذکر غائب

۲:۔ اس نے مارا

ضَرَبْتَ ۱:۔ تو نے مارا ۲:۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب

ضَرَبُوْا ۱: ان سب نے مارا ۲: صیغہ جمع مذکر غائب

ضروری نوٹ :۔ ماضی مطلق کے صیغے دعا کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً ۱۔ دَامَ ظِلُّہٗ آپ کا سایہ ہمیشہ رہے ۲: رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ۳۔ طَالَ عُمْرُہٗ اس کی عمر دراز ہو۔ ۴۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خدا اس پر راضی ہو ۵:۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اللہ ان پر رحمت بھیجے +

Marfat.com

نوٹ :- تم نے غور کیا ہوگا۔ کہ فَعَلُوْا اور ضَرَبُوْا کے آخر میں ایک الف ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ اس لئے لکھا جاتا ہے کہ واؤ کی حفاظت کی جا سکے کہیں اس کو فعل سے علیحدہ نہ کر دیا جائے۔ اسی واسطے اس الف کو اَلِفُ الْوِقَایَۃِ (حفاظت کا الف) کہتے ہیں ۔

۲:- اسی طرح واؤ لفظ عمر کے بعد آتی ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ اس لئے لکھی جاتی ہے۔ تاکہ حضرت عمرؓ کے نام میں اور دوسرے شخص کے نام میں فرق ہو سکے مثلاً :- ۱۔ عُمَرُ یعنی حضرت عمرؓ۔

۲- عَمْرٌو یعنی کوئی اور شخص جس کا نام عمر ہے۔ اس لفظ کا تلفظ غور سے دیکھ لو۔ واؤ بالکل نہ پڑھو۔ تلفظ یوں ہوگا۔ عَمْر۔ عین پر زبر اور میم ساکن لیکن لکھنے میں آئے گا عَمْرو ۔

مثبت فعل کو منفی بنانے کا طریقہ

اگر ہم فعل ماضی مثبت کو منفی بنانا چاہیں۔ تو اس کے دو طریقے ہیں :-

۱- مَا (نہ) لگانے سے مثلاً مَا ذَهَبَ وہ نہ گیا۔ مَا ضَرَبَ اس نے نہ مارا۔ وغیرہ

۲- لَا (نہ) لگانے سے مثلاً لَا قَرَأَ وَلَا كَتَبَ نہ اس نے پڑھا اور نہ لکھا۔

۳- لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ۔

نوٹ :- ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ مَا اس وقت آتا ہے جب ایک فعل ہو۔ اور لَا اس وقت جبکہ ایک سے زیادہ فعل ہوں ۔

ماضی منفی پر قَطُّ (ہرگز) کا لفظ تاکید کیلئے استعمال ہوتا ہے مثلاً مَا رَأَيْتُهٗ قَطُّ میں نے اسے ہرگز نہیں دیکھا ۔

۲- ماضی قریب کا بیان

۱:- وہ فعل جس سے یہ پتہ چلے کہ کام ابھی ختم ہوا ہے اسے فعل ماضی قریب کہتے

Marfat.com

ہیں۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے پہلے لفظ قَدْ لگایا جاتا ہے:۔

قَدْ ذَھَبَ وہ ابھی گیا ہے۔

قَدْ جَاءَ وہ ابھی آیا ہے۔

اس کی گردان ماضی مطلق کی طرح کرو۔ اور ساتھ لفظ قَدْ لگاتے جاؤ مثلاً:۔

قَدْ ضَرَبَ۔ قَدْ ضَرَبَا۔ قَدْ ضَرَبُوْا وغیرہ۔ گردان خود مکمل کرو۔

۲:۔ یاد رکھو قَدْ کا لفظ تحقیق۔ البتہ وغیرہ کے معنوں میں بھی آتا ہے مثلاً:۔

قَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ تحقیق تمہارے پاس رسول آیا۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ تحقیق نماز کھڑی ہو گئی ہے۔

قَدْ جَاءَ اِلَیَّ رَسُوْلُہٗ یقیناً اس کا رسول میرے پاس آیا۔

نوٹ:۔ قَدْ عموماً فعل کے ساتھ ہوتا ہے لیکن قسمیہ فقروں میں فعل کیساتھ نہیں ہوتا۔ بلکہ علیحدہ مثلاً قَدْ وَاللّٰہِ اَحْسَنْتَ خدا کی قسم تم نے اچھا کیا۔

قَدْ لَعَمْرِیْ بِتُّ سَاھِرًا مجھے اپنی جان کی قسم میں نے تمام رات جاگ کر کاٹی۔

۳۔ ماضی بعید کا بیان

جس فعل ماضی سے یہ پتہ چلے کہ کام کو ختم ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے۔ اسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ مثلاً کَانَ ذَھَبَ وہ گیا تھا۔

ماضی بعید کے بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ماضی مطلق کے پہلے لفظ کَانَ لگا دیں۔ مثلاً کَانَ ضَرَبَ اس نے مارا تھا۔ کَانَ کَتَبَ اس نے لکھا تھا۔

لیکن یاد رکھو ماضی مطلق کے صیغے کے ساتھ ساتھ کَانَ کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا مثلاً:۱۔ کَانَ ضَرَبَ ۲:۔ کَانَا ضَرَبَا ۳:۔ کَانُوْا ضَرَبُوْا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا کَانَ

Marfat.com

کی گردان یاد کر لو :-

کَانَ کَانَا - کَانُوْا (مذکر غائب)

کَانَتْ کَانَتَا - کُنَّ (مؤنث غائب)

کُنْتَ کُنْتُمَا کُنْتُمْ (مذکر مخاطب)

کُنْتِ کُنْتُمَا کُنْتُنَّ (مؤنث مخاطب)

کُنْتُ - کُنَّا (مؤنث اور مذکر متکلم)

اب معنی سمجھ لو۔ کَانَ ضَرَبَ اس نے مارا تھا۔ کُنْتَ ضَرَبْتَ تو نے مارا تھا۔ کُنْتِ ضَرَبْتِ تو ایک عورت نے مارا تھا۔ کُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ تم سب نے مارا تھا وغیرہ۔

نوٹ :- ماضی بعید کے پہلے بھی لفظ قَدْ تحقیق کے معنی میں آسکتا ہے۔

قَدْ کَانَ ذَهَبَ تحقیق وہ گیا تھا

قَدْ کَانُوْا ذَهَبُوْا تحقیق وہ سب گئے تھے وغیرہ وغیرہ +

۲:- جب کَانَ اور فعل کے درمیان اسم آجائے تو کَانَ کا صیغہ بدلنے کی ضرورت نہیں مثلاً :- کَانَ الرِّجَالُ شَرِبُوْا آدمی پی چکے تھے - اگرچہ شَرِبُوْا جمع کا صیغہ ہے مگر ہم نے کَانَ استعمال کیا ہے +

۴- ماضی شکیہ کا بیان

جس فعل ماضی سے یہ پتہ چلے کہ کام ہونے میں شبہ ہے یا شک ہے شاید ہوا ہو۔ اسے ماضی شکیہ کہتے ہیں مثلاً "وہ گیا ہوگا" بولنے والے کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اسے پتہ نہیں +

ماضی شکیہ کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے پہلے لَعَلَّمَا لگاتے ہیں

Marfat.com

مثلاً لَعَلَّمَا ضَرَبَ اس نے مارا ہوگا ۲۔ لَعَلَّمَا ضَرَبَا ان دو نے مارا ہوگا۔ لَعَلَّمَا ضَرَبُوْا ان سب نے مارا ہوگا۔ باقی گردان خود پوری کریں +

۵۔ ماضی تمنائی کا بیان

ماضی مطلق کے پہلے لَیْتَمَا لگانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس فعل سے تمنا یعنی خواہش پائی جاتی ہے کہ کاش ایسا ہوتا مثلاً:-

لَیْتَمَا ذَهَبَ کاش وہ جاتا! لَیْتَمَا ذَهَبَا کاش وہ دو مرد جاتے!

لَیْتَمَا ذَهَبْتُ کاش میں جاتا! وغیرہ وغیرہ آپ گردان کر سکتے ہیں +

اگر اس ماضی سے شرط مراد ہو تو اسے **ماضی شرطی** کہو۔ مثلاً:- لَوْ لَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (مقولہ) اگر حضرت علیؓ نہ ہوتے تو ...... عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔

نوٹ:- ماضی استمراری کا بیان فعل مضارع کے بعد آئے گا یہاں مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ ... ماضی استمراری کا صیغہ فعل مضارع سے بنتا ہے +

فعل ماضی مجہول

قاعدہ: فعل ماضی مجہول فعل معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ ماضی مُطلق کے صیغہ میں آخری حرف سے پہلے حرف کو کسرہ دے کر اس سے پہلے جتنے حروف متحرک ہوں۔ ان کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ اور مجہول کا صیغہ بن جاتا ہے مثلاً:-

۱۔ قَتَلَ (اس نے قتل کیا) سے قُتِلَ (وہ قتل کیا گیا) فعل ماضی مجہول ہے۔

۲۔ أَخْرَجَ (اس نے نکالا) سے أُخْرِجَ (وہ نکالا گیا) " " " " -

Marfat.com

۴:- تَقَبَّلَ (اس نے قبول کیا) سے تُقُبِّلَ (اس کو قبول کیا گیا) فعل ماضی مجہول ہے

هدایت :- یاد رکھو ضمہ کے بعد جو الف ہوگا اُسے واؤ سے تبدیل کر دیا جائیگا۔

مثلاً قَاتَلَ سے فعل مجہول بنے گا قُوْتِلَ۔ اسی طرح

خَاطَبَ، فعل مجہول بنے گا خُوْطِبَ ◆

فعل ماضی مجہول کی گردان یوں ہوگی :- ضُرِبَ۔ ضُرِبَا۔ ضُرِبُوْا۔ ضُرِبَتْ۔ ضُرِبَتَا

ضُرِبْنَ۔ ضُرِبْتَ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُمْ۔ ضُرِبْتِ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُنَّ۔ ضُرِبْتُ۔

ضُرِبْنَا ◆

غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ فعل ماضی مجہول کی گردان فعل ماضی معروف ہی

کی طرح ہے۔ صرف حرکات کا فرق ہے ◆

فعل ماضی قریب سے بھی مجہول کا صیغہ آتا ہے۔ مثلاً قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا

ہے) سے قَدْ ضُرِبَ (وہ پیٹا گیا ہے)۔ یاد رہے لفظ قَدْ تبدیل نہیں ہوگا۔ بلکہ

صرف ماضی مطلق کا صیغہ بدلیگا۔ مثلاً قَدْ ضُرِبَ۔ قَدْ ضُرِبَا۔ قَدْ ضُرِبُوْا۔

باقی گردان تم خود کرلو ◆

فعل ماضی بعید سے بھی مجہول کا صیغہ بن سکتا ہے۔ یہاں کَانَ کو ساتھ ساتھ

بدلتے جائیں گے۔ لیکن مجہول صرف ماضی مطلق کے صیغوں کو بنایا جائے گا مثلاً۔

کَانَ ضُرِبَ۔ کَانَا ضُرِبَا۔ کَانُوْا ضُرِبُوْا۔ وغیرہ وغیرہ ◆

ماضی شکیہ سے بھی مجہول کا صیغہ بن سکتا ہے۔ مثلاً لَعَلَّمَا ضُرِبَ (وہ پیٹا گیا

ہوگا)۔ لَعَلَّمَا قُتِلَ (وہ قتل کیا گیا ہوگا) یہاں بھی صرف ماضی مطلق کے صیغوں کو

مجہول بنایا جائے گا۔ مثلاً:-

لَعَلَّمَا ضُرِبَ۔ لَعَلَّمَا ضُرِبَا۔ لَعَلَّمَا ضُرِبُوْا وغیرہ ◆

Marfat.com

جس طرح ماضی معروف کے پہلے مَا اور لَا حروف نہی داخل کئے جاتے ہیں۔
اسی طرح ماضی مجہول کے پہلے بھی یہ حرف داخل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مَا ضُرِبَ وہ نہ پیٹا گیا۔ مَا فُتِحَ الْبَابُ دروازہ نہ کھولا گیا۔ لَا ذُبِحَ الثَّوْرُ وَلَا ذُبِحَتِ الْبَقَرَةُ
ھدایت:۔ فعل مجہول کا فاعل تو معلوم ہوتا نہیں۔ لیکن صرف والوں نے فعل مجہول کے مفعول کو نائب فاعل کا نام دے دیا ہے۔ کیونکہ یہ مفعول فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ نیز اس مفعول کو مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے فاعل کا نام نہیں لیا جاتا۔

ضَمَائِرُ مُتَّصِلْ مَنْصُوْب

جو ضمیریں بطور مفعول کے مستعمل ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔
(۱) ہٗ۔ ھُمَا۔ ھُمْ۔ ھَا۔ ھُمَا۔ ھُنَّ۔ كَ۔ كُمَا۔ كُمْ۔ كِ۔ كُمَا۔ كُنَّ۔ نِیْ۔ نَا۔ مثلاً ضَرَبْتُهٗ میں نے اس کو مارا۔ ضَرَبَنِیْ اس نے مجھے مارا وغیرہ۔
ہدایت:۔ ہٗ کی آواز حرف ساکن کے بعد واؤ مجہول جیسی ہوتی ہے مثلاً اِضْرِبْهُ (ہُ نہ کہ ھُوْ) اسے مارو۔

ضَمَائِرُ مُنْفَصِلْ مَنْصُوْب

(ب) اگر ہم ضمیر پر زور دینا چاہیں تو لفظ اِیَّا زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً:۔
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔
گردان یوں ہوگی:۔ اِیَّاهُ۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُمْ۔ اِیَّاھَا۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُنَّ۔ اِیَّاكَ۔ اِیَّاكُمَا۔ اِیَّاكُمْ۔ اِیَّاكِ۔ اِیَّاكُمَا۔ اِیَّاكُنَّ۔ اِیَّایَ۔ اِیَّانَا۔
(۳) مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:۔

Marfat.com

۱۱- جَلَسَ - ذَهَبَ - فَتَحَ - (تینوں حروف مفتوح ہیں)

۱۲- شَرِبَ - سَمِعَ (درمیانی حرف مکسور)

۱۳- کَرُمَ - شَرُفَ - (درمیانی حرف مضموم)

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ماضی معروف کے پہلے اور تیسرے حرف پر ہمیشہ زبر رہتا ہے۔ لیکن درمیانی حرف پر کبھی زبر اور کبھی زیر اور کبھی پیش ہوتا ہے۔ اس کے واسطے تم کو ہمیشہ لغات دیکھنی چاہیے۔ تمہاری سہولت کے لئے چند افعال دیئے جاتے ہیں :-

فَعُلَ	فَعِلَ	فَعَلَ
ضَعُفَ وہ کمزور ہوا	شَرِبَ اُس نے پیا۔	دَخَلَ وہ داخل ہوا۔
قَرُبَ وہ قریب ہوا	سَمِعَ اس نے سُنا	جَلَسَ وہ بیٹھا
بَعُدَ وہ دُور ہوا	لَبِسَ اُس نے پہنا	ذَهَبَ وہ گیا
کَرُمَ وہ بزرگ ہوا	فَرِحَ وہ خوش ہوا	حَضَرَ وہ حاضر ہوا
شَرُفَ وہ بزرگ ہوا	عَلِمَ اُس نے جانا	نَصَرَ اُس نے مدد کی
کَبُرَ وہ بزرگ ہوا +	فَهِمَ اس نے سمجھا	غَسَلَ اس نے دھویا
	حَزِنَ وہ غمگین ہوا	کَتَبَ اس نے لکھا
	ضَحِكَ وہ ہنسا	طَلَعَ ظاہر ہوا (سورج)
	خَشِیَ وہ ڈرا	غَرَبَ غروب ہوا (")
	صَعِدَ وہ چڑھا	خَرَجَ وہ نکلا
	نَدِمَ وہ شرمندہ ہوا	نَزَلَ وہ اُترا
	رَضِیَ وہ راضی ہوا	طَلَبَ اس نے مانگا
	ظَفِرَ وہ غالب آیا۔	بَعَثَ اس نے بھیجا

Marfat.com

فَعِلَ	فَعَلَ
حَفِظَ اس نے زبانی یاد کیا	وَجَدَ اس نے پایا
غَضِبَ وہ غصے ہوا	اَخَذَ اس نے پکڑا
خَسِرَ اس نے نقصان اٹھایا	ذَهَبَ وہ بھاگا
حَمِدَ اس نے تعریف کی	اَمَرَ اس نے حکم دیا
لَعِبَ وہ کھیلا	قَتَلَ اس نے قتل کیا
حَسِبَ اس نے گمان کیا	وَعَدَ اس نے وعدہ کیا
عَمِلَ اس نے کیا	نَظَرَ اس نے دیکھا

ھدایت:۔ یاد رکھو فعل ماضی کے پہلے اگر "اِذَا" آجائے تو فعل مضارع کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً:۔

۱:۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ جب نماز کے لئے پکارا جائے ۲:۔ وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ اور جب قرآن پڑھا جائے ÷

سوالات

۱:۔ ضَرَبُوْا ۔ ضَرَبْنَ ضَرَبْتُنَّ ۔ ضَرَبْتُمْ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی۔ (پنجاب ۱۹۳۶ء میٹرک)

۲:۔ شَرِبْنَا ۔ فَتَحْنَا کیا کیا صیغے ہیں۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۶ء)

۳:۔ جَلَسْتُ ۔ دَخَلْتُمَا کیا کیا صیغے ہیں اور سَمِعْتَ ۔ سَمِعْتِ سَمِعْتُ میں تغیر (تبدیلی) حرکات سے جو فرق نمایاں ہوا ہے۔ وہ بتاؤ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۴:۔ مَا اور لَا ماضی پر داخل ہو کر کیا معنی پیدا کرتے ہیں۔ دونوں کے استعمال میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔ (پنجاب ۱۹۳۵ء)

Marfat.com

۱۰۵:- مندرجہ ذیل کو درست کرو:-

كُنْتَ كَرُمْتُنَّ - كَانُوْا سَمِعَ - كُنْتُمْ اَكَلَا - (پنجاب ۱۹۳۱ء)

۱۰۶:- مندرجہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں:-

. . . . . . - ذَهَبْتَا - كَفَرُوْا - دَخَلْتُمْ - دَخَلْتَا - ضَرَبْنَ - ضَرَبْنَا ۔

۱۰۷:- مندرجہ ذیل کو درست کرو:-

كُنْتَ سَمِعْتُ - كَانُوْا ذَهَبَا - كَانَ ذَهَبُوْا - كُنْتُ دَخَلْتَ - كُنْتُنَّ دَخَلْتُمْ ۔

۱۰۸:- مندرجہ ذیل فقروں میں کیا فرق ہے:-

۱- ذَهَبَ زَيْدٌ ۲- قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ ۳- كَانَ ذَهَبَ زَيْدٌ ۴- مَا ذَهَبَ زَيْدٌ ۵- مَا ذَهَبَ زَيْدٌ قَطُّ ۶- قَدْ ضُرِبَ زَيْدٌ ۔ كَانَ ضُرِبَ زَيْدٌ ۸- لَعَلَّمَا ضَرَبَ زَيْدٌ ۔

۱۰۹:- ماضی قریب - ماضی بعید - ماضی شکیہ اور ماضی تمنائی کے بنانے کے طریقے مثالوں سے واضح کرو۔

۱۱۰:- مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو:-

قَدْ - كَانَ - قَطُّ - مَا - لَا - إِذَا - لَعَلَّمَا - لَيْتَمَا -

۱۱۱- كَانَ اور إِيَّاهُ کی گردانیں کرو - اور ان میں سے چار صیغے استعمال کرو ۔

۱۱۲- عربی میں ترجمہ کرو:-

(الف) وہ بیٹھا - میں ہنسا - ہم دوڑے - وہ غصے ہوا - وہ راضی ہوئی - سورج نکلا چاند غروب ہوا - لڑکی شہر چیل جنت کر گیا - ہم نے لکھا ان آدمیوں نے دیکھا ان عورتوں نے کہا - زید اور بکر نے مال جمع کیا -

(ب) نہ اس نے پڑھا اور نہ لکھا - نہ اس نے کیا اور نہ کہا نہ وہ آیا اور نہ ہم سوئے تم نہ آئے - بشیر نہ گیا - سورج نہ نکلا - چاند نہ ڈوبا - مولوی صاحب نہ آئے -

Marfat.com

اُس نے نہ کھایا اور نہ پیا ◆

(ج) بشیر چلا گیا ہے۔ سورج غروب ہو گیا ہے۔ چاند نکل آیا ہے۔ گھنٹی بج گئی ہے۔ مولوی صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ ستارے نکل آئے ہیں ◆

(ح) وہ گیا تھا۔ وہ آئے تھے۔ تم سب گئی تھیں۔ ہم نے پیا تھا۔ ہم دو گئے تھے۔ میں نے لکھا تھا۔ تم سب نے مارا تھا ◆

(خ) اللہ اس پر رحم کرے۔ آپ کا سایہ ہمیشہ رہے۔ اس کی عمر دراز ہو۔ خدا اس پر راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت بھیجے ◆

(د) اس نے پڑھا ہو گا۔ میں نے لکھا ہو گا۔ وہ دو آئے ہوں گے۔ تم گئے ہو گے۔ اس عورت نے دیکھا ہو گا۔

۱۳:۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں جو الِف اور واؤ ہیں۔ ان کے متعلق تم کیا جانتے ہو

فَعَلُوْا ۔ عمرو ◆

۱۴:۔ مندرجہ ذیل کا مطلب اُردو میں بتاؤ:۔

۱۔ اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ ۲۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ ۳۔ قَدْ قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ۔

۴۔ مَا نُصِرَ زَیْدٌ ۵۔ قَدْ کَانَتْ قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ ۶۔ اِذَا حُضِرَ۔

۱۵:۔ فعل ماضی مجہول بنانے کا کیا طریقہ ہے۔ مثالوں سے واضح کرو:۔

۱۶:۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

وہ دو قتل کئے گئے۔ دروازہ کھولا گیا۔ پانی پیا گیا۔ اس کی مدد کی گئی۔ تم دو مدد دیئے گئے۔ تم سب بیٹھے گئے۔ خط لکھا گیا۔ اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا۔ اس کو مخاطب کیا گیا۔ چور پکڑا گیا ◆

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

فعل مضارع معروف

فعل مضارع کا صیغہ فعل ماضی کے شروع میں ا - ت - ی - ن میں سے ایک حرف لگانے سے بنتا ہے۔ ان حروف کو حُرُوفُ الْمُضَارَعَۃِ کہتے ہیں۔ کیونکہ انہی کے ذریعے فعل مضارع بنتا ہے۔ ان حروف کا مجموعہ ہے اَتَیْنَ یا نَأْتِیْ ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے پر غور کرو تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ ان حروف میں سے ہر ایک حرف کون کونسے صیغے پر داخل کیا جاتا ہے:-

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْعَلُ	یَفْعَلَانِ	یَفْعَلُوْنَ
غائب	مؤنث	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	یَفْعَلْنَ
مُخَاطَب	مذکر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
مُخَاطَب	مؤنث	تَفْعَلِیْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
مُتَکَلِّم	مذکر و مؤنث	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	

غور کرنے سے تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوں گی:-

١- ی چار صیغوں کے پہلے آئی ہے ٣ مذکر غائب (واحد تثنیہ جمع) اور ایک جمع مؤنث غائب

٢- ت آٹھ صیغوں کے پہلے آئی ہے ٢ واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور ٦ مذکر و مؤنث مخاطب (واحد تثنیہ جمع)

٣- ا ایک صیغے کے پہلے آیا ہے جو مذکر اور مؤنث واحد متکلم میں مشترک ہے۔

Marfat.com

۱۴۔ ن ایک صیغہ کے پہلے آیا ہے اور یہ صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے
۱۵۔ تَفْعَلَانِ تین جگہ آیا ہے یعنی یہ تثنیہ مؤنث غائب۔ تثنیہ مذکر مخاطب۔ اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔
۱۶۔ تَفْعَلُ دو صیغوں میں مشترک ہے۔ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب۔
۱۷۔ مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ تم کو دوسری باتیں بھی معلوم ہوں گی۔ مثلاً کہیں الف اور نون زیادہ کئے گئے ہیں۔ کہیں واؤ اور نون بڑھائے گئے ہیں۔ کہیں صرف نون زیادہ کیا گیا ہے۔ تم خود ان کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور سب سے بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ اس گردان کو حفظ یاد کرکے دیگر افعال سے گردانیں کرو۔ جتنی زیادہ گردانیں یاد کرو گے اتنا ہی فائدہ ہوگا۔

امتحان میں یوں سوال آتا ہے۔ کہ فلاں کیا کیا صیغے ہیں۔ اور ان کے کیا کیا معنی ہیں۔ اس لئے اب ہمیں صیغوں کے معنی پر غور کرنا ہے۔

۱۱۔ يَفْعَلُ	صیغہ واحد مذکر غائب	۱۔ وہ کرتا ہے ۲۔ وہ کرے گا
۱۲۔ يَفْعَلَانِ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب	۱۔ وہ دو کرتے ہیں ۲۔ وہ دو کریں گے
۱۳۔ يَفْعَلُوْنَ	صیغہ جمع مذکر غائب	۱۔ وہ سب کرتے ہیں ۲۔ وہ سب کرینگے
۱۴۔ تَفْعَلُ	صیغہ واحد مؤنث غائب	۱۔ وہ کرتی ہے ۲۔ وہ کرے گی

ضروری ہدایت:۔ بہتر یہ ہے کہ تم خود باقی صیغوں کے معانی سمجھو۔ مندرجہ بالا مثالوں کو مدنظر رکھ کر ترجمہ کرو اور صیغہ بناؤ۔

زمانہ حال اور زمانہ مستقبل

مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ فعل مضارع دو فعلوں کا کام دیتا ہے۔ جب چاہیں زمانہ حال کے لئے اسے استعمال کریں۔ اور جب چاہیں زمانہ مستقبل کے لئے اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ "وہ کرتا ہے" تو ہم فعل مضارع يَفْعَلُ استعمال کریں گے۔ اور اگر

Marfat.com

ہمیں یہ کہنا ہو کہ "وہ کریگا" تو پھر بھی ہم یَفْعَلُ ہی کو استعمال کریں گے +

لیکن فعل مضارع کو زمانہ حال یا زمانہ مستقبل سے خاص بھی کیا جاسکتا ہے۔ ایسا صیغہ بھی بنا سکتے ہیں۔ جو صرف زمانہ حال ہی کے لئے ہو۔ اور ایسا صیغہ بھی بن سکتا ہے جو صرف زمانہ مستقبل کے معنی دے۔ مثلاً

زمانہ حال سے مختص

اگر فعل مضارع کے پہلے لام مفتوح (لَ) یا حرف قَدْ لگا دیں تو مضارع کے معنی زمانہ حال سے خاص ہو جاتے ہیں جیسے:۔

(ا) ۱۔ لَیَضْرِبُ البتہ وہ مارتا ہے۔ ۲۔ لَیَفْعَلُ البتہ وہ کرتا ہے۔

(ب) ۱۔ قَدْ یَضْرِبُ وہ کبھی کبھی مارتا ہے ۲۔ قَدْ یَفْعَلُ وہ کبھی کبھی کرتا ہے۔

زمانہ مستقبل سے مختص

اگر فعل مضارع کو زمانہ مستقبل سے مختص کرنا ہو۔ تو اس کے پہلے س یا سَوْفَ داخل کردو۔ یا لام تاکید (لَ) زیادہ کرکے نون ثقیلہ یا خفیفہ آخر میں بڑھاؤ۔ مثلاً:۔

۱۔ سَیَفْعَلُ وہ ابھی کریگا۔ ۲۔ سَیَقُوْلُ وہ ابھی کہیگا۔

۳۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ البتہ تم جان لوگے ہو۔ لَنَسْئَلَنَّهُمْ البتہ ہم ان سے سوال کرینگے

فعل مضارع پر مختلف حروف

(سَوْفَ۔ س) مضارع کو زمانہ مستقبل سے خاص کرنے کے لئے "سَوْفَ" کو استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی "سَوْفَ" کا اختصار "س" داخل کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا۔ اور جو کوئی کرے یہ تعدی سے اور ظلم سے البتہ داخل کرینگے ہم اسکو آگ میں۲۔ سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ تشتاب کہیں گے بیوقوف لوگوں میں سے۔ ۳۔ سَنُبَیِّنُهٗ فِیْ مَوْضِعِهٖ۔ ہم اس کو اس کی جگہ واضح کریں گے +

Marfat.com

نوٹ ۱۱- کبھی سَ مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے مثلاً

سَیَفْعَلُ وہ ابھی کریگا۔ لیکن سَوْفَ اَفْعَلُ میں بعد میں کرونگا۔ سَوْفَ اُخْبِرُکَ

میں آگے چل کر تجھے بتاؤں گا۔

۱۲۔ سَوْفَ کے پہلے لام تاکید بھی آسکتا ہے مثلاً وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

(مَا۔ لَا) مضارع مثبت۔ سے مضارع منفی بنانے کیلئے اس پر مَا یا لَا کو داخل

کیا جاتا ہے مثلاً مَا یَذْهَبُ وہ نہیں جاتا۔ لَا اَعْلَمُ میں نہیں جانتا۔ لَا تَعْلَمُوْنَ تم نہیں

جانتے۔ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یہ نہیں ڈر اوپر اُن کے اور نہ وہ غم کھائینگے ◆

(عَوْضُ) اگر مضارع پر لفظ "عَوْضُ" داخل کریں تو مضارع منفی کی تاکید ہو

جاتی ہے مثلاً لَا اُفَارِقُکَ عَوْضُ میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑونگا۔ لَا اَشْتَرِیْ

لَحْمًا مِنْ هٰذَا الدُّکَّانِ عَوْضُ۔ میں اس دکان سے کبھی گوشت نہیں خریدونگا۔

(کَانَ) اگر مضارع پر کَانَ داخل کیا جائے تو ماضی استمراری بن جاتی ہے۔

مثلاً ۱:- کَانَ یَفْعَلُ وہ کیا کرتا تھا ۲- کَانَا یَفْعَلَانِ وہ دو کیا کرتے تھے۔ ۳:- کَانُوْا

یَفْعَلُوْنَ وہ سب کیا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ ◆

ھدایت:- مضارع کے صیغے کے ساتھ کَانَ کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا۔ باقی

گردان خود پوری کرو ◆

اَلرَّفْعُ۔ اَلنَّصْبُ۔ اَلْجَرُّ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:-

(ا) ۱۔ جَاءَ زَیْدٌ زید آیا۔ ۲:- رَاَیْتُ زَیْدًا میں نے زید کو دیکھا۔ ۳۔

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید کے پاس سے گزرا ◆

(ب) جَاءَ عَاقِلٌ دانا آیا۔ ۲:- رَاَیْتُ عَاقِلًا میں نے دانا کو دیکھا۔ ۳۔

Marfat.com

مَرَرْتُ بِعَاقِلٍ میں دانا کے پاس سے گزرا۔

مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہر ایک واحد اسم ...... جبکہ اس کے پہلے (ال) نہ ہو اپنے آخری حرف کی صورت کے لحاظ سے تین قسم کا ہوتا ہے یا یوں کہو۔ کہ اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ یا تو آخری حرف پر یہ علامت (ٌ) ہو گی جیسے زَیْدٌ میں دال پر

۲۔ یا آخری حرف پر یہ علامت (ً یا اً) ہو گی جیسے زَیْدًا میں دال پر یہ علامت (اً) ہے اور دُعَاءً میں ہمزہ پر یہ علامت (ً) ہے۔

۳۔ یا آخری حرف کے نیچے یہ علامت (ٍ) ہو گی مثلاً زَیْدٍ میں دال کے نیچے۔

اس علامت (ٌ) کو عربی میں رَفع کہتے ہیں۔ اور جس لفظ پر یہ علامت ہو اسے مَرْفُوع کہتے ہیں مثلاً جَاءَ زَیْدٌ میں زید مرفوع ہے۔

اس علامت (اً) کو عربی میں نَصْب کہتے ہیں اور جس لفظ پر یہ علامت ہو اُسے مَنْصُوب کہتے ہیں رَأَیْتُ زَیْدًا میں زید منصوب ہے۔

اس علامت (ٍ) کو عربی میں جرّ کہتے ہیں۔ اور جس لفظ میں یہ علامت ہو اُسے مَجْرُوْر کہتے ہیں مثلاً مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید مجرور ہے۔

تثنیہ کے آخر میں یا یہ علامت (اَنِ) ہوتی ہے یا یْنِ مثلاً جَاءَ رَجُلَانِ دو آدمی آئے۔ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ میں دو آدمیوں کے پاس سے گزرا۔

جمع مذکر سالم کے آخر میں کبھی وْنَ کبھی یْنَ علامت ہوتی ہے۔ مثلاً جَاءَ مُسْلِمُوْنَ مسلمان آئے۔ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ میں مسلمانوں کے پاس سے گزرا۔

جمع مؤنث سالم کے آخر میں کبھی اٰتٌ کبھی اٰتٍ علامتیں ہوتی ہیں مثلاً جَاءَ مُسْلِمَاتٌ مسلمان عورتیں آئیں۔ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ میں نے مسلمان عورتوں کو دیکھا۔

Marfat.com

مندرجہ بالا علامتوں کو ظاہر کرنے کو اِعْراب لگانا کہتے ہیں۔ اعراب کا بیان حصّہ نحو میں کیا جائے گا۔ اس موقع پر صرف مندرجہ ذیل اصطلاحات کو غور سے سمجھ لو:-
رُفع۔ نصب۔ جَرّ۔ مرفوع منصوب مجُرُوُر۔ اِعْراب +

فِعل مضارع کا اِعْراب

جس طرح اسم کی تین حالتیں ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی تین حالتیں ہیں:-
۱۔ رفعی حالت :- فعل مضارع کی رفعی حالت ضمہ سے ظاہر کی جاتی ہے۔ لیکن چار تثنیوں کے آخر میں نون مکسور زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور تین صیغوں میں نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے۔ اس نون کو نونِ اِعْرابی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نون اعراب کے لئے زیادہ کیا جاتا ہے۔ یہ نون ضمہ کے عوض آتا ہے۔ بعض حروف کے آنے سے یہ نُون گر جاتا ہے
ھدایت :- یاد رکھو جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے آخر میں جو نون مفتوح ہے۔ اُسے نونِ ضمیر کہتے ہیں۔ یہ نون ہمیشہ قائم رہتا ہے +
گردان دیکھ کر نون اعرابی معلوم کرو۔ نیز یہ بتاؤ۔ کہ مضارع کے آخری حرف پر کہاں کہاں ضمّہ ہے ؟
۲۔ نصبی حالت :- مضارع کی نصبی حالت فتحہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ چند حروف جب مضارع پر داخل کئے جاتے ہیں تو وہ مضارع کو حالت نصبی میں کر دیتے ہیں ان حروف کا مفصل بیان ابھی آئے گا۔ مثلاً ایک حرف ہے لَنْ۔ جب اِسے مضارع پر داخل کریں۔ تو مضارع منصوب ہوگا۔ مثلاً لَنْ یَّفْعَلَ وہ ہرگز نہیں کریگا (لام مفتوح ہے)۔
۳:- جزمی حالت :- اسم کی تو تیسری حالت ہے جرّی۔ لیکن مضارع کی تیسری حالت کا نام ہے جزمی حالت۔ بعض حروف مضارع پر داخل ہو کر اس کے

Marfat.com

آخر حرف کو جزم دیتے ہیں مثلاً لَمْ کے آنے سے مضارع کا آخر حرف مجزوم ہوگا۔ جیسے:۔
لَمْ یَفْعَلْ اس نے نہ کیا۔ ۲۔ لَمْ یَضْرِبْ اس نے نہ مارا +

لفظ مُضارِع

مُضَارِعْ کا مطلب ہے مشابہت رکھنے والا۔ چونکہ اسم کی طرح فعل مضارع کا اعراب بھی بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یہ مرفوع ہوتا ہے کبھی منصوب اور کبھی مجزوم۔ اس لئے اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ گویا حرکت کی تبدیلی میں یہ اسم سے مشابہت رکھتا ہے۔

مُضارع پر "لَنْ" داخل کرنے سے تبدیلیاں

مضارع پر لَنْ داخل ہو تو مضارع کا صیغہ مستقبل کے معنیٰ کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تاکید نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً لَنْ یَّفْعَلَ وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

یہودی اور نصرانی اپنے آپ کو جنت کے دعویدار سمجھتے تھے۔ اور بڑے دعویٰ سے کہتے تھے:۔ لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی۔
ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہوگا یہودی یا نصرانی۔

موسیٰؑ کی قوم اسی بات پر ضد کر بیٹھی۔ کہ جب تک خدا کو دیکھ نہ لیں گے ایمان نہیں لائیں گے اسی واسطے وہ موسیٰؑ کو کہتے تھے:۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے واسطے تمہارے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر +

لَنْ کے داخل کرنے سے معنوی تبدیلی کے علاوہ لفظی تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل دو گردانوں پر غور کرو۔ ایک بغیر لَنْ کے ہے۔ اور ایک پر لَنْ داخل کیا گیا ہے +

Marfat.com

فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن	فعل مضارع معروف
۱۔ لَنْ يَفْعَلَ ۲۔ لَنْ يَفْعَلَا ۳۔ لَنْ يَفْعَلُوْا	۱۔ يَفْعَلُ ۲۔ يَفْعَلَانِ ۳۔ يَفْعَلُوْنَ
۴۔ لَنْ تَفْعَلَ ۵۔ لَنْ تَفْعَلَا ۶۔ لَنْ يَفْعَلْنَ	۴۔ تَفْعَلُ ۵۔ تَفْعَلَانِ ۶۔ يَفْعَلْنَ
۷۔ لَنْ تَفْعَلَ ۸۔ لَنْ تَفْعَلَا ۹۔ لَنْ تَفْعَلُوْا	۷۔ تَفْعَلُ ۸۔ تَفْعَلَانِ ۹۔ تَفْعَلُوْنَ
۱۰۔ لَنْ تَفْعَلِيْ ۱۱۔ لَنْ تَفْعَلَا ۱۲۔ لَنْ تَفْعَلْنَ	۱۰۔ تَفْعَلِيْنَ ۱۱۔ تَفْعَلَانِ ۱۲۔ تَفْعَلْنَ
۱۳۔ لَنْ اَفْعَلَ ۱۴۔ لَنْ نَفْعَلَ ❊	۱۳۔ اَفْعَلُ ۱۴۔ نَفْعَلُ ❊

غور کرنے کے بعد تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی:-

۱۔ مضارع کے جس صیغے میں آخری حرف پر پیش تھا۔ لَنْ آنے سے اس پر زبر آ گیا ہے۔ دیکھو نمبر ۱-۴-۷-۱۳-۱۴) ❊

۲۔ نونِ اعرابی تمام صیغوں سے گر گئے ہیں دیکھو (نمبر ۲-۳-۵ وغیرہ)۔

۳۔ نونِ ضمیر پر کوئی عمل نہیں کیا۔ دیکھو نمبر ۶-۱۲) ❊

ھدایت:- لَنْ کے علاوہ تین اور حرف ہیں جو لَنْ جیسا عمل کرتے ہیں۔ ان چاروں حروف کو نَوَاصِبُ الْمُضَارِعِ یعنی مضارع کو نصب دینے والے حروف کہا جاتا ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:- ۱۔ لَنْ ۲۔ اَنْ ۳۔ کَیْ ۴۔ اِذَنْ

نکتہ:- لَنْ اختصار ہے لَا اَنْ کا ہمزہ تخفیفاً حذف ہو گیا اور لَا اَنْ کا الف بوجہ التقاء ساکنین کے حذف ہو کر لَنْ ہوا (دستور المبتدی) معنی کے لحاظ سے لَنْ مترادف ہے لَا يَكُوْنُ اَنْ کا (ایسا نہیں ہوگا کہ) لَنْ يَفْعَلَ ایسا نہیں ہوگا کہ وہ کرے یعنی وہ

۲۔ اَنْ:- (۱) اَرْجُوْ اَنْ تَذْهَبَ میں امید کرتا ہوں کہ تم جاؤ گے۔ (۲) عَلَيْكَ اَنْ تَذْهَبَ تمہیں ضرور جانا چاہیئے ❊

۳۔ کَیْ:- ۱۔ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔ (۲) جِئْتُ کَیْ اَضْرِبَ زَيْدًا میں آیا تاکہ زید کو ماروں ❊

Marfat.com

۴:- إِذَنْ - جواب میں آتا ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے اَسْلَمْتُ (میں نے مذہب اسلام قبول کیا) دوسرا اس کے جواب میں کہتا ہے إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (تب تو جنت میں داخل ہوگا) - (۲) یا مثلاً ایک شخص کہتا ہے أَنَا آتِيكَ غَدًا (میں تیرے پاس کل آؤنگا - دوسرا جواب دیتا ہے إِذَنْ أُكْرِمَكَ - تب میں تمہاری عزت کروں گا۔

مضارع پر لَمْ داخل کرنا

مضارع کے صیغے پر لَمْ داخل کیا جائے تو کبھی ماضی منفی اور کبھی ماضی منفی مؤکد کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اسے نفی جحد بلم کہتے ہیں۔ جحد کا مطلب ہے "انکار"۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:-

۱- لَمْ يَقْتُلْ اس نے قتل نہیں کیا۔ ۲- لَمْ يَفْعَلْ اس نے نہیں کیا (ماضی منفی)

۳- لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ہرگز نہیں جنا اُس نے اور ہرگز نہیں جنا گیا وہ (اللہ تعالیٰ)

مضارع پر جب لَمْ داخل کیا جائے تو چند لفظی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل گردان پر غور کرو:-

۱- لَمْ يَفْعَلْ ۲ لَمْ يَفْعَلَا ۳ لَمْ يَفْعَلُوا ۴ لَمْ تَفْعَلْ ۵ لَمْ تَفْعَلَا - ۶- لَمْ يَفْعَلْنَ ۷- لَمْ تَفْعَلْ ۸ لَمْ تَفْعَلَا ۹ لَمْ تَفْعَلُوا ۱۰- لَمْ تَفْعَلِي ۱۱- لَمْ تَفْعَلَا ۱۲- لَمْ تَفْعَلْنَ ۱۳- لَمْ أَفْعَلْ ۱۴- لَمْ نَفْعَلْ

مندرجہ بالا گردان پر غور کرنے سے تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی:-

۱:- جس صیغے پر لَنْ کے آنے سے فتحہ آتا ہے وہاں لَمْ کے آنے سے جزم ہے (دیکھو نمبر ۱-۴ وغیرہ)

۲:- وہ نون اعرابی جو لَنْ کے آنے سے گر جاتے ہیں لَمْ کے آنے سے بھی گر جاتے ہیں دیکھو نمبر ۲-۳ وغیرہ)

۳:- لَنْ کی طرح لَمْ بھی نون ضمیر پر کوئی عمل نہیں کرتا اور وہ قائم رہتے ہیں دیکھو نمبر ۶-۱۲)

نوٹ:- جن صیغوں کو لَمْ جزم دیتا ہے اگر ان کے آخر میں کوئی حرف علت ہو تو

Marfat.com

وہ لَمْ کے آنے سے گر جاتا ہے مثلاً:۔ (۱) یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ (واؤ گر گئی)

(۲) یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ (ی گر گئی)

(۳) یَخْشٰی سے لَمْ یَخْشَ (الف گر گیا)

ھدایت:۔ لَمْ کے علاوہ لَمَّا۔ لَا۔ لِ۔ اِنْ مضارع کے جوازم ہیں۔ ان کا بیان ان کے موقع پر آئے گا۔ یہاں صرف لَمْ اور لَمَّا کا استعمال بتایا جائے گا۔

اگر مضارع پر لَمْ اور لَمَّا داخل کریں۔ تو ماضی منفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر لَمَّا داخل کریں تو نفی زمانہ حال تک ممتد ہوتی ہے۔ یا یوں یاد رکھو کہ لَمْ کے آنے سے تو فعل کی نفی ہوگی۔ اور لَمَّا کے آنے سے قربِ فعل کی۔ مثلاً (۱) لَمْ یَدْخُلْ وہ نہ داخل ہوا۔ (۲) لَمَّا یَدْخُلْ وہ ابھی تک داخل نہیں ہوا۔ (۳) لَمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ابھی تک انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ہے (۴) لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا (ہے)۔

لَمْ اور لَنْ کے قواعد نظم میں یوں بیان کئے گئے ہیں:۔

نظم

لَنْ مضارع پر لگائے تو اگر ! — پانچ صیغوں میں کرے گا وہ زبر
ہیں یہی وہ پانچ جن پر ضمہ تھا — اب بجائے ضمہ کے فتحہ ہوا
نونِ اعرابی کو دیتا ہے گرا — سات صیغوں سے وہ بے ردّ و ریا
اور مضارع کو ہے دیتا بے گماں — خاص مستقبل کے معنی اے جواں

لَمْ مضارع پر اگر آ جائے گا — جزم دے گا پانچ صیغوں کو سدا
ہیں یہی وہ پانچ جو مضموم تھے — لَمْ کے آ جانے سے اب ساکن ہوئے
نونِ اعرابی گرائے سات جا۔ — مثلِ لَنْ کے یاد رکھو یہ قاعدہ

Marfat.com

اور مضارع کو ہے دینا بے خطر ماضی منفی کے معنی اے پسر!
حرف علت ہووے آخر میں اگر لَم لگائے جب تو اس کو دُور کر

(مولوی مشتاق احمد صاحب)

مضارع پر نون ثقیلہ اور نون خفیفہ

مضارع مستقبل کے معنوں میں تاکید پیدا کرنے کے واسطے مضارع کے پہلے لام مفتوح (لَ) اور آخر میں نون مشدد (نّ) یا نون ساکن (نْ) زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ وہ ضرور کریگا۔ لَيَفْعَلَنْ وہ ضرور کرے گا۔ نون مشدد کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ ثقیل کہتے ہیں بھاری کو چونکہ اس نون کا تلفظ ثقیل ہے۔ اس لئے اسے نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ لیکن نون ساکن کا تلفظ ثقیل نہیں۔ بلکہ خفیف یعنی ہلکا ہے۔ اس لئے نون ساکن کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل گردان میں مضارع پر نون ثقیلہ داخل کیا گیا ہے۔ اس گردان کو بڑے غور سے پڑھو:۔

(۱) لَيَفْعَلَنَّ (۲) لَيَفْعَلَانِّ (۳) لَيَفْعَلُنَّ (۴) لَتَفْعَلَنَّ (۵) لَتَفْعَلَانِّ (۶) لَيَفْعَلْنَانِّ (۷) لَتَفْعَلَنَّ (۸) لَتَفْعَلَانِّ (۹) لَتَفْعَلُنَّ (۱۰) لَتَفْعَلِنَّ۔ (۱۱) لَتَفْعَلَانِّ (۱۲) لَتَفْعَلْنَانِّ (۱۳) لَأَفْعَلَنَّ (۱۴) لَنَفْعَلَنَّ ۔

اگر تم گردان پر غور کرو گے تو تمہیں مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوں گی۔ اور جب بھی مضارع پر نون ثقیلہ داخل کرو۔ تو ان باتوں کا خیال رکھو:۔

۱:۔ نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آیا ہے۔ ۲:۔ سات جگہ سے نون اعرابی گر گیا ہے۔ مثلاً يَفْعَلَانِ سے لَيَفْعَلَانِّ بنا ہے۔ دراصل میں لَيَفْعَلَانِنَّ تھا) باقی چھ صیغے تم خود معلوم کرو۔ ۳:۔ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے الف زیادہ کیا گیا ہے۔ مثلاً لَيَفْعَلْنَانِّ۔ لَتَفْعَلْنَانِّ اس الف

Marfat.com

کو اُلف فاصل کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کو جدا کر دیتا ہے۔ فاصل کا مطلب ہے جدا کرنے والا۔ ۴:۔ جہاں نون ثقیلہ کے پہلے الف ہے وہاں یہ نون مکسور ہے۔ لیکن جہاں اس کے پہلے الف نہیں ہے وہاں یہ مفتوح ہے۔ مثلاً لَیَفْعَلَنَّ (نون ثقیلہ مفتوح ہے) لیکن لَیَفْعَلَانِّ میں نون ثقیلہ مکسور ہے۔ (دیگر صیغے خود معلوم کرو) ۔ ۵۔ نون اعرابی گر جانے کے بعد جمع مذکر غائب اور حاضر کے صیغے سے آخری و گر گئی ہے۔ مثلاً یَفْعَلُوْنَ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ جب اس پر لام تاکید اور نون ثقیلہ داخل کیا۔ تو لَیَفْعَلُنَّ بنا۔ ایسا ہی جمع مذکر حاضر پر نون ثقیلہ داخل کیا۔ تو بنا لَتَفْعَلُنَّ ۔ ۶:۔ نون اعرابی گر جانے کے بعد واحد مونث حاضر کے صیغے سے آخری یؔ گر گئی ہے۔ مثلاً تَفْعَلِیْنَ سے لَتَفْعَلِنَّ بنا ہے +

۷:۔ نون ثقیلہ سے پہلے چھ صیغوں میں الف ہے۔ (بتاؤ کہاں کہاں) ۸:۔ نون ثقیلہ کے پہلے جو لام ہے وہ کہیں مفتوح ہے۔ کہیں مضموم اور کہیں مکسور (بتاؤ کہاں مفتوح ہے کہاں مکسور ہے اور کہاں مضموم) +

مضارع پر نون خفیفہ

نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں پر داخل کیا جاتا ہے۔ گردان حسب ذیل ہے:۔

(۱) لَیَفْعَلَنْ	صیغہ واحد مذکر غائب	(۴) لَتَفْعَلَنْ	صیغہ واحد مذکر حاضر
(۲) لَیَفْعَلُنْ	صیغہ جمع مذکر غائب	(۵) لَتَفْعَلُنْ	صیغہ جمع مذکر حاضر
(۳) لَتَفْعَلَنْ	صیغہ واحد مونث غائب	(۶) لَتَفْعَلِنْ	صیغہ واحد مونث حاضر

۷۔ لَاَفْعَلَنْ صیغہ واحد مذکر و مونث متکلم
۸۔ لَنَفْعَلَنْ صیغہ تثنیہ و جمع ۔ مذکر و مونث متکلم
} مُتَکَلِّم

ھدائیت:۔ اگر تم غور کرو گے تو معلوم ہو گا۔ کہ مندرجہ بالا وہی آٹھ صیغے ہیں جہاں

Marfat.com

نون ثقیلہ کے پہلے الف نہیں تھا۔

تھوڑی دیر اور غور کرو گے تو تمہیں وہ تمام تبدیلیاں معلوم ہو جائیں گی۔ جو نون خفیفہ داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہیں۔ ہدایت:۔ نون خفیفہ چونکہ ساکن ہوتا ہے اسلئے الف کے بعد واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ اسطرح دو ساکن حرف اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایسا اجتماع ساکنین کلام عرب میں دشوار ہے ہاں کوئی لوگ الف کے بعد بھی نون خفیفہ لے آتے ہیں

فعل مضارع کا آخری سے پہلا حرف کبھی مفتوح کبھی مکسور اور کبھی مضموم ہوتا ہے۔ اس حرف کی حرکت لغات ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمہاری آسانی کے لئے چند افعال دیئے جاتے ہیں:۔

ایک مفید نقشہ

	ماضی	معانی	مضارع	ماضی	معانی	مضارع
(ا)	ضَرَبَ	اس نے مارا	یَضْرِبُ	(ب) بَعَثَ	اس نے بھیجا	یَبْعَثُ
	نَزَلَ	وہ اترا	یَنْزِلُ	حَمِدَ	اس نے تعریف کی	یَحْمَدُ
	رَجَعَ	وہ لوٹا	یَرْجِعُ	فَرِحَ	وہ خوش ہوا	یَفْرَحُ
	غَفَرَ	اس نے معاف کیا	یَغْفِرُ	فَهِمَ	اس نے سمجھا	یَفْهَمُ
	صَبَرَ	اس نے صبر کیا	یَصْبِرُ	سَمِعَ	اس نے سنا	یَسْمَعُ
	عَرَفَ	اس نے پہچانا	یَعْرِفُ	نَدِمَ	وہ شرمندہ ہوا	یَنْدَمُ
(ج)	دَخَلَ	وہ داخل ہوا	یَدْخُلُ	(د) قَالَ	اس نے کہا	یَقُوْلُ
	كَتَبَ	اس نے لکھا	یَكْتُبُ	وَصَلَ	وہ پہنچا	یَصِلُ
	شَكَرَ	اس نے شکر کیا	یَشْكُرُ	جَاءَ	وہ آیا	یَجِیْئُ
	نَظَرَ	اس نے دیکھا	یَنْظُرُ	مَشٰی	وہ چلا	یَمْشِیْ
	خَرَجَ	وہ نکلا	یَخْرُجُ			

Marfat.com

نوٹ:- جز دال کے مضارع خاص طریقوں سے بنتے ہیں جن کا ذکر بعد میں آئیگا۔

امتحانی سوالات

۱:- جَلَسْتِ۔ دَخَلْتُمَا۔ تَأْكُلْنَ۔ يَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۲:- تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۳:- شَرِبْنَا۔ فَتَحْنَا۔ يَأْكُلْنَ۔ يَجْلِسُوْنَ کیا کیا صیغے ہیں؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۶ء)

۴:- تَفْعَلُ کیا کیا صیغے ہو سکتا ہے اور اس کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں (۱۹۳۶ء)

۵:- قَالَ۔ حُكِيَ۔ لَمْ تَشْتِمْ۔ تَنْفُرُ کون کون سے فعل ہیں۔ ہر ایک کا اُردو میں ترجمہ لکھو۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۲ء)

۶:- ذیل کے صیغے بتاؤ اور ان کا اُردو میں ترجمہ لکھو۔

لَنْ يَذْهَبْنَ۔ لَنْ تَشْرَبْنَ۔ لَنْ اَسْمَعَ۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۱ء)

۷:- مندرجہ ذیل حروف کو فعل مضارع پر داخل کرو۔ اور اس فعل کے معنی اُردو میں بتاؤ:- س۔ سَوْفَ۔ لَمْ۔ لَنْ۔ قَدْ۔ نَّ۔ نْ۔

۸:- مندرجہ ذیل الفاظ کو درست کرو اور درستی کی وجہ بھی بتاؤ:-

۱:- لَنْ يَذْهَبُ ۲:- لَمْ يَفْعَلُوْنَ ۳:- كَانَ يَفْعَلُوْنَ ۴:- كُنْتُمْ يَفْعَلُوْنَ

۹:- فعل مضارع پر لَمْ اور لَنْ داخل کرنے سے کون کونسی لفظی اور معنوی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۰:- مندرجہ ذیل افعال فعل مضارع کے کون کون سے صیغے سے بنائے گئے ہیں۔ اور کس طرح بنائے گئے ہیں:- لَيَضْرِبُنَّ۔ لَتَضْرِبِنَّ۔ لَيَضْرِبَانِّ۔

۱۱:- نون اعرابی۔ نون ضمیر۔ اور الف فاصل سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۲:- نون ثقیلہ اور نون خفیفہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ کس فعل پر داخل کئے جاتے

Marfat.com

ہیں۔ اور ان کے داخل کرنے سے کون کونسی لفظی اور معنوی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں ؟

۱۳:- عربی میں ترجمہ کرو:-

(ا) وہ پڑھتا ہے۔ میں لکھتا ہوں۔ ہم ماریں گے۔ تم صبر نہیں کرتے۔ تو پہچانتا ہے۔ تم نہیں جانتے۔ وہ سمجھتی ہے۔ وہ سب عورتیں سنتی ہیں۔ وہ آئے گی۔

(ب) میں ہرگز نہیں جاؤنگا۔ وہ ہرگز نہیں آئے گا۔ تم ہرگز نہیں دیکھوگے۔ ہم ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ ہم ہرگز نہیں بھولیں گے۔ ہم ہرگز نہیں سُنیں گے۔ تو ہرگز نہیں پیئے گا۔

(ج) وہ نہ آیا۔ ہم نہ گئے۔ تم نے نہ پیا۔ وہ نہ آئی۔ اس نے نہ پڑھا۔ وہ نہ بیٹھیں۔ تم دو عورتوں نے نہ لکھا۔ ہم دو مردوں نے نہ سُنا۔

(د) میں ضرور جاؤں گا۔ ہم ضرور کھیلیں گے۔ تم ضرور دیکھو گے۔ ہم ضرور اُن سے سوال کریں گے۔ ہم ضرور جمع کریں گے۔ تم ضرور رکھو گے۔ وہ ضرور نکلیں گے

(س) وہ ابھی کھیلگا۔ تم ابھی دیکھو گے۔ وہ کبھی کبھی آتا ہے۔ ہم کبھی کبھی جاتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی اُترتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی داخل ہوتے ہیں۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

فعل مُضارع مجہول

مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے

Marfat.com

کہ علامت مضارع (ا۔ت۔ی۔ن) کو ضمہ دے کر آخری سے پہلے حرف کو فتحہ دیدو مثلاً یَضْرِبُ مضارع معروف سے یُضْرَبُ مضارع مجہول بنتا ہے۔ اسی طرح یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ مضارع مجہول بنتا ہے +

تم جانتے ہو کہ مضارع معروف میں آخری حرف سے پہلا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے کبھی مکسور اور کبھی مضموم۔ مثلاً یَضْرِبُ۔ یَسْمَعُ۔ یَنْصُرُ۔ لیکن یاد رکھو مضارع مجہول میں آخری سے پہلا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے مثلاً یُضْرَبُ۔ یُسْمَعُ۔ یُنْصَرُ +

معانی

یَضْرِبُ کا مطلب ہے (وہ مارتا ہے یا وہ مارے گا) لیکن یُضْرَبُ کا مطلب ہے (وہ مارا جاتا ہے یا وہ مارا جائے گا) ایسا ہی یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا وہ مدد کرے گا) لیکن یُنْصَرُ (وہ مدد دیا جاتا ہے یا وہ مدد دیا جائے گا) +

مضارع مجہول کی گردان

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ
غائب	مؤنث	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ
حاضر	مؤنث	تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ
متکلم	مذکر و مؤنث	اُفْعَلُ	نُفْعَلُ	نُفْعَلُ +

جس طرح مضارع معروف پر لَا۔ لَنْ۔ لَمْ۔ سَ۔ قَدْ۔ سَوْفَ وغیرہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مضارع مجہول پر داخل کئے جاتے ہیں مثلاً:۔

۱۔ لَا یُفْعَلُ۔ لَا یُفْعَلَانِ۔ لَا یُفْعَلُوْنَ ...... الخ باقی گردان تم خود پوری کرو

۲۔ لَنْ یُفْعَلَ۔ لَنْ یُفْعَلَا۔ لَنْ یُفْعَلُوْا ...... الخ

Marfat.com

۱۳:- لَمْ يُفْعَلْ - لَمْ يُفْعَلَا - لَمْ يُفْعَلُوْا ...... آخر

۱۴:- سَيُفْعَلُ - سَيُفْعَلَانِ - سَيُفْعَلُوْنَ ..... آخر

۱۵:- قَدْ يُفْعَلُ - قَدْ يُفْعَلَانِ - قَدْ يُفْعَلُوْنَ ..... آخر

معانی :- لَا يُفْعَلُ وہ نہیں کیا جاتا ہے یا وہ نہیں کیا جائے گا۔ ۲- لَنْ يُّفْعَلَ - وہ ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح لَنْ يُّضْرَبَ - وہ ہرگز پیٹا نہیں جائے گا ؞

۱۳- لَمْ يُفْعَلْ وہ نہ کیا گیا۔ اسی طرح لَمْ يُضْرَبْ وہ نہ مارا گیا۔ لَمْ يُقْتَلْ وہ نہ قتل کیا گیا ؞

۱۴:- سَيُفْعَلُ وہ ابھی کیا جائے گا۔ اسی طرح سَيُكْتَبُ ابھی لکھا جائے گا۔ سَيُفْتَحُ ابھی کھولا جائے گا۔

۱۵:- قَدْ يُفْعَلُ کبھی کبھی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قَدْ يُكْتَبُ کبھی کبھی لکھا جاتا ہے ؞

جس طرح مضارع معروف پر نون ثقیلہ اور نون خفیفہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مضارع مجہول پر داخل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً :-

۱:- لَيُفْعَلَنَّ - لَيُفْعَلَانِّ - لَيُفْعَلُنَّ ..... آخر (نون ثقیلہ داخل کیا گیا ہے)

لَيُفْعَلَنْ - لَيُفْعَلُنْ - لَتُفْعَلَنْ ..... آخر (نون خفیفہ داخل کیا گیا ہے)

سوالات

۱:- مندرجہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں نیز ان کا ترجمہ اردو میں کرو۔

۱- لَتُسْئَلُنَّ ۲- لَا تُرْجَعُوْنَ ۳- يُعْرَفُ ۴- يُخَفَّفُ ۵- يُقْتَلُ

۶- لَا يُنْصَرُوْنَ ۷- لَمْ يُقْتَلْ ۸- قَدْ يُكْتَبُ ؞

۲:- مضارع مجہول کے بنانے کا طریقہ بیان کرو۔ نیز مندرجہ ذیل سے مضارع مجہول بناؤ :- يَضْرِبُ - يَجْتَنِبَ - لَمْ يَضْرِبُوْا - لَا تَضْرِبُوْنَ - لَنْ تَضْرِبَ ؞

Marfat.com

۱۳۔مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے اُردو میں ترجمہ کرکے سمجھاؤ:۔۱:۔ لَنْ یَنْصُرَ اور لَنْ یُنْصَرَ ۲:۔ لَمْ یَضْرِبْ اور لَمْ یُضْرَبْ ۔ ۳:۔ لَیَضْرِبَنَّ اور لَیُضْرَبَنَّ۔
۴:۔ یَقْتُلُ اور یُقْتَلُ ❖

۱۴۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(ا) ۱:۔ان دو مردوں کو پیٹا جاتا ہے۔۲:۔اس عورت کی مدد نہیں کی جاتی ۔۳:۔ وہ قتل کیا جائے گا۔۴:۔تم سب سے پوچھا جائے گا۔۵:۔تم سب سے ضرور پوچھا جائیگا۔
۶:۔تم سب سے کبھی کبھی پوچھا جاتا ہے ❖

(ب) تُو بلایا جائے گا۔وہ سب پہچانے جائیں گے۔تم سب کی عزت کی جائے گی۔ ان سب مردوں کو بلایا جائے گا۔تم (مؤنث) کی تعریف کی جاتی ہے۔تم (مذکر) کو پوچھا جائیگا تم مردوں کی اطاعت کی جائے گی۔تم دو مردوں کو نکالا جائے گا۔ہم سب مردوں سے پوچھا جائے گا ❖

۱۵:۔مندرجہ ذیل حروف کو فعل مضارع مجہول پر داخل کرو۔اور جو صیغہ بناؤ۔اس کا اردو میں ترجمہ کرو:۔ سَ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ لَمْ۔ نَّ ❖

۱۶:۔ یَسْمَعُ سے مضارع مجہول بنا کر اس پر نون ثقیلہ داخل کرکے پوری گردان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

فعل امر اور فعل نہی

فعل امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک وہ جو حاضر کے لئے بولا جاتا ہے اسے امر حاضر کہتے ہیں۔
دوسرا وہ جو غائب اور متکلم کے لئے بولا جاتا ہے امر حاضر بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔

Marfat.com

فعل ثلاثی مجرد سے امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ

قاعدہ نمبر ۱:-(۱) مضارع معروف کے مخاطب کے صیغے سے علامت مضارع تَ کو گرا دو۔
(۲) تَ گرا کر یہ دیکھو کہ تَ کے بعد کا حرف متحرک ہے یا ساکن یعنی اس پر کوئی زبر۔ زیر پیش
ہے یا نہیں۔ (۳) اس پر کوئی حرکت ہو تو آخری حرف کو جزم دیدو امر کا صیغہ بن جائیگا۔ مثلاً
تَعِدُ تو وعدہ کرتا ہے (مضارع معروف)
۱۔ تَ گرائی تو رہا عِدُ۔
۲۔ ع چونکہ متحرک ہے اس لئے د کو جزم دیں گے اور بنیگا عِدْ تو وعدہ کر۔ اسی طرح
تَهَبُ تو بخشتا ہے سے هَبْ امر حاضر ہے۔ ہم دعا پڑھتے ہیں:۔
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً "اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما +
قاعدہ نمبر ۲:۔ اگر "تَ" گرانے کے بعد پہلے حرف پہ کوئی حرکت نہ ہو۔ تو ہمزۂ وصل لگا
کر امر کا صیغہ بنائیں گے۔ (تم ہمزۂ وصل سے واقف ہو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں)
اب سوال یہ ہے کہ ہمزۂ وصل پر حرکت کیا لکھیں۔ زیر۔ زبر یا پیش۔ اس کے
واسطے تم کو یہ کرنا چاہیئے۔ کہ آخری سے پہلے حرف کو دیکھو اگر اس پر:۔
۱۔ پیش ہو تو ہمزۂ وصل کو بھی پیش دو۔ لیکن اگر اس پہ
۲۔ زیر یا زبر ہو۔ تو ہمزۂ وصل کو دونوں صورتوں میں زیر دو +
اس کے بعد آخری حرف کو جزم دو مثلاً تَنْصُرُ تو مدد کرتا ہے (مضارع معروف)
(تَ گرانے کے بعد رہا نْصُرُ اب چونکہ ن ساکن ہے اس لئے ہمزۂ وصل لگائینگے
اور چونکہ آخری سے پہلے حرف ص پر پیش ہے اس لئے ہمزۂ وصل پر بھی پیش ہوگا۔
اور امر کا صیغہ بنے گا۔ اُنْصُرْ تو مدد کر +
تَضْرِبُ سے بنیگا اِضْرِبْ (تو مار) یہاں ہمزۂ وصل مکسور ہے۔ کیونکہ ر مکسور
ہے۔ تَفْتَحُ سے امر حاضر ہے۔ اِفْتَحْ تو کھول +

Marfat.com

ضروری نوٹ :۔ اگر مضارع معروف میں کوئی حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔

مثلاً :۔ تَدْعُوْ تو پکارتا ہے سے اُدْعُ "تو پکار" امر حاضر ہے ۔

(۲) تَرْمِيْ سے اِرْمِ (۳) تَخْشٰى سے اِخْشَ ۔

امر حاضر کی گردان یوں ہوگی :۔

(ہمزۂ وصل مکسور)

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوْا
مؤنث	اِفْعَلِيْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ

(ہمزۂ وصل مضموم)

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِيْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

امر غائب اور امر متکلم معروف بنانیکا طریقہ

امر غائب اور متکلم کے صیغے بھی مضارع معروف سے بنائے جاتے ہیں۔ طریقہ حسب ذیل ہے ا:۔ امر غائب بنانے کے لئے مضارع غائب کے صیغے لو اور امر متکلم بنانے کے لئے مضارع متکلم کے صیغے لو۔ (۲) مضارع کے پہلے لام مکسور لگادو (۳) مضارع کے آخری حرف کو جزم دے دو مثلاً يَضْرِبُ سے لِيَضْرِبْ ۔

(۴) جس طرح لَمْ کے آنے سے ن گر جاتے ہیں وہی نون لِ کے آنے سے گر جاتے ہیں مثلاً يَفْعَلَانِ بنتا ہے لَمْ يَفْعَلَا اسی طرح ہوگا لِيَفْعَلَا ۔

مطلب یوں کریں گے :۔

لِيَضْرِبْ چاہیئے کہ وہ مارے

لِيَفْعَلَا چاہیئے کہ وہ دو کریں۔

Marfat.com

گردان یوں آئے گی ،، گردان امر غائب و متکلم معروف)

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلُوْا
غائب	مؤنث	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِیَفْعَلْنَ
متکلم	مذکر اور مؤنث	لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ

ہدایت: فعل امر میں جمع مؤنث کا نون باقی رہتا ہے۔ لیکن نون اعرابی گر جاتا ہے مثلاً تَفْعَلَانِ سے تو فعل امر بنتا ہے اِفْعَلَا لیکن تَفْعَلْنَ سے اِفْعَلْنَ فعل امر ہے۔

فعل مضارع کی طرح نون ثقیلہ اور نون خفیفہ فعل امر پہ بھی آتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو جب ان کو فعل امر پہ داخل کیا جاتا ہے تو لام مفتوح نہیں لاتے۔ بلکہ لام مکسور لاتے ہیں۔ لام مفتوح کو لام تاکید کہتے ہیں۔ لیکن لام مکسور کو لام امر کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو۔

(۱) لِیَفْعَلَنَّ ۔ لِیَفْعَلَانِّ وغیرہ (نون ثقیلہ) (۲) اِفْعَلَنَّ ۔ اِفْعَلَانِّ وغیرہ۔

(۳) لِیَفْعَلَنْ ۔ لِیَفْعَلُنْ وغیرہ (نون خفیفہ) (۴) اِفْعَلَنْ اِفْعَلُنْ ۔ اِفْعَلِنْ۔

اگر لام امر (لِ) کے پہلے فَ یا وَ ہو تو لام ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے: (۱) فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (اصل میں تھا فَلِیَصُمْهُ) پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے اس مہینے میں پس چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے۔

۲۔ اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (ترجمہ) جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب پکارتا ہے مجھ کو۔ پس چاہیئے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تو کہ بھلائی پا دیں۔

ہدایت: چونکہ تم اس موقع پہ اصلی بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے حفظ کر لو۔ کہ اَكَلَ ۔ اَخَذَ ۔ اَمَرَ سے امر حاضر ہے۔ كُلْ (کھا) خُذْ (لے) مُرْ (حکم کر)۔

Marfat.com

امر حاضر مجہول بنانے کا طریقہ

امر حاضر مجہول۔ مضارع حاضر مجہول سے بنتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع حاضر مجہول پر لَامُ الْاَمْرِ داخل کر کے آخری حرف کو جزم دے دو۔ مثلاً تُضْرَبُ سے امر حاضر مجہول بنیگا۔ لِتُضْرَبْ (تو پیٹا جا) تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ (تو مدد دیا جا)۔ گردان یوں ہوگی:۔ لِتُضْرَبْ۔ لِتُضْرَبَا۔ لِتُضْرَبُوْا الخ

امر غائب اور امر متکلم مجہول

امر غائب اور امر متکلم مجہول کے صیغے مضارع مجہول سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ مضارع مجہول پر لَامُ الْاَمْرِ داخل کر کے آخری حرف کو جزم دیدو۔ مثلاً یُفْعَلُ سے لِیُفْعَلْ۔ اسی طرح باقی صیغے مثلاً لِیُفْعَلْ۔ لِیُفْعَلَا۔ لِیُفْعَلُوْا...... الخ

ھدایت:۔ لام مکسور مضارع پر دو معنوں میں آتا ہے ا۔ تاکہ: تُبْ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ۔ توبہ کرتا کہ تجھے اللہ معاف کرے۔ ۲۔ چاہیئے) لِیَغْفِرْ چاہیئے کہ وہ بخشے لِیُفْعَلْ چاہیئے کہ وہ کرے۔ یاد رکھو پہلی صورت میں مضارع کے آخری حرف پر زبر ہے۔ کیونکہ (لِ) اصل میں ہے لِاَنْ

فعل نہی بنانے کا طریقہ

فعل مضارع پر لَا داخل کرنے اور آخری حرف کو جزم دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔ مثلاً یَضْرِبُ سے لَا یَضْرِبْ وہ نہ مارے

فعل نہی کی گردان

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَا یَفْعَلْ	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلُوْا
غائب	مؤنث	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا یَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوْا

Marfat.com

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
حاضر	مؤنث	لَا تَفْعَلِیْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
متکلم	مذکر و مؤنث	لَا اَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ

جس طرح فعل مضارع معروف سے فعل نہی بنتا ہے۔ اسی طرح فعل مضارع مجہول سے فعل نہی بنتا ہے۔ مثلاً لَا یُفْعَلْ ۔ لَا یُفْعَلَا ۔ لَا یُفْعَلُوْا ...... آخر +

جس طرح لَمْ کے آنے سے مضارع کا آخری حرف مجزوم ہو جاتا ہے۔ نون اعرابی گر جاتے ہیں۔ لیکن نون ضمیر قائم رہتے ہیں۔ اسی طرح لَا کے آنے سے آخری حرف مجزوم ہو جاتا ہے۔ نون اعرابی گر جاتے ہیں۔ لیکن نون ضمیر قائم رہتے ہیں۔ جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے +

فعل مضارع کی طرح فعل نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور نون خفیفہ داخل ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) لَا یَفْعَلَنَّ (وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے) (۲) لَا یَفْعَلَنْ (ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد) + (۳) لَا تَفْعَلَنَّ (ہرگز مت کر تو ایک مرد زمانہ مستقبل میں)۔

مضارع کے آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو۔ تو لائے نہی کے آنے سے وہ گر جاتا ہے مثلاً تَدْعُوْ سے لَا تَدْعُ تو نہ پکار +

سوالات

۱:- امر حاضر۔ امر غائب اور امر متکلم کے بنانے کے طریقے مثالوں سے واضح کرو۔

۲:- مندرجہ ذیل صیغوں سے فعل امر حاضر بناؤ۔ تَنْصُرُ ۔ تَدْعُوْا ۔ تَرْمِیْ ۔ تَخْشَیْ ۔

۳:- لام تاکید اور لام امر کا فرق مثالوں سے ظاہر کرو۔

۴:- مندرجہ ذیل کیا صیغے ہیں۔ ہر ایک کا اردو میں ترجمہ کرو۔

اُنْصُرَا ۔ لَا تَذْهَبَا ۔ اُطْلُبْ ۔ لَا تَلْعَبْ ۔ لَا تَعْبُدُنَّ ۔ لَا نَعْبُدَنَّ ۔ اِجْلِسَنْ ۔ اِنْتَخَمْنَ ۔ اِعْلَمُوْا ۔ لِیَکْتُبُوْا +

Marfat.com

۵:۔ اردو میں ترجمہ کرو:۔ (ا) لَا تَنْصُرُ۔ لَا تَنْصُرْ (ب) لِيَذْهَبْ۔ لِيَذْهَبْ (ج) لَيَضْرِبَنَّ۔ لَيَضْرِبَنَّ ۔

۶:۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔ وہ مرد لکھے۔ وہ عورت نہ لکھے۔ چاہیئے کہ تم سب مرد سنو۔ تمہیں جانا چاہیئے۔ مجھے پڑھنا چاہیئے۔ تجھے لکھنا چاہیئے۔ تم سب عورتیں مدد کرو۔ تو ایک عورت جائے ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

اسمِ موصول

اسم موصول ایک ناتمام اسم ہے جو اکیلا اپنے پورے معنی نہیں دیتا۔ جیسے

۱:۔ اَکْرِمِ الَّذِیْ .... عزت کر جو (۲) هُوَ الَّذِیْ ..... وہ ہے جس نے

مندرجہ بالا مثالوں میں اَلَّذِیْ ایک ایسا اسم ہے کہ اکیلا اپنے پورے معنی نہیں دیتا۔ لیکن جب اس کے ساتھ کوئی جملہ مذکور ہو تو یہ جملہ کا پورا حصہ (جزو تام) بن جاتا ہے۔ جیسے:۔

۱:۔ اَکْرِمِ الَّذِیْ جَآءَكَ عزت کر جو تیرے پاس آئے۔

۲۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ وہ ہے جس نے بھیجا اپنا رسول

مندرجہ بالا مثالوں میں جَآءَكَ اور اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کے آنے سے اَلَّذِیْ اپنے پورے معنی دیتا ہے۔ ان کو صرف میں صلہ کہتے ہیں

نوٹ:۔ جزو تام سے مراد ہے فاعل، یا مفعول یا مبتدا یا خبر وغیرہ ۔

Marfat.com

اسمائے موصولہ

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	(۱) اَلَّذِیْ	(۲) اَللَّذَانِ	(۳) اَلَّذِیْنَ
مؤنث	(۴) اَلَّتِیْ	(۵) اَللَّتَانِ	(۶) اَللَّاتِیْ یا اَللَّوَاتِیْ

نوٹ:- نمبر ایک - تین اور چار میں صرف ایک لام لکھنے میں آیا ہے لیکن نمبر ۲ - ۵ اور ۶ میں دو لام ہیں ۔

مندرجہ بالا اسمائے موصولہ کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھو:-

۱:- هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ وہ ہے خدا جو صورتیں بناتا ہے تمہاری بیچ رحموں کے جیسے چاہتا ہے ۔

۲:- هُمَا اللَّذَانِ ضَرَبَاکَ وہ ہیں دو جنہوں نے مجھے مارا ۔

۳:- اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وہ ہیں وہ لوگ ضائع ہو گئے اعمال جن کے ۔

۴:- ذَهَبَتِ الْمَرْاَۃُ الَّتِیْ جَاءَتْ وہ عورت جو آئی چلی گئی ۔

۵:- هُمَا اللَّتَانِ کَتَبَتَا وہ ہیں وہ دو (مؤنث) جنہوں نے لکھا ۔

۶:- مَا بَالُ النِّسْوَۃِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ (یوسفؑ) کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے کاٹے ہاتھ اپنے ۔

دیگر اسمائے موصولہ

۱:- مَنْ (۱) خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ انسانوں میں سے بہتر وہ ہے جو ان کو نفع پہنچائے ۔ (۲) ذَهَبَ مَنْ جَاءَ - وہ جو آیا چلا گیا ۔

Marfat.com

(۳) مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے پا لیا۔

۲:- مَا :- (۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ۔ پس فیصلہ کر جو تو کرنے والا ہے یعنی جو چاہتا ہے سزا دے لے (۲) خُذْ مَا تَشَاءُ جو چاہتا ہے لے لے۔

ہدایت :- یاد رکھو اَلَّذِیْ انسان اور چیز دونوں کے لئے آتا ہے مَنْ صرف انسان کے لئے آتا ہے اور مَا صرف چیز کے لئے۔ نیز مَنْ اور مَا اگرچہ لفظاً مفرد ہیں لیکن معنًی جمع کا کام دیتے ہیں۔

۳:- اَیٌّ :- عَرَفْتُ اَیُّهُمْ فِی الدَّارِ میں نے جانا کہ ان میں سے کون گھر میں ہے (۲) اِذَا مَا لَقِیْتَ بَنِیْ مَالِكٍ فَسَلِّمْ عَلٰی اَیُّهُمْ اَفْضَلُ جب تو بنو مالک کو ملے تو اس کو سلام کرنا جو ان میں سے بہت اچھا ہو۔

نوٹ :- کبھی اسم موصول محذوف ہوتا ہے جیسے :-

(۱) مَرَرْتُ بِرَجُلٍ یَنَامُ میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو سویا ہوا تھا۔

(۲) لَقِیْتُ رَجُلاً خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ (نہ کہ اَلَّذِیْ خَرَجَ) میں ایک آدمی کو ملا جو اپنے گھر سے نکلا تھا۔

سوالات

۱:- اسم موصول کس اسم کو کہتے ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۲:- مندرجہ ذیل اسماء موصولہ کو عربی جملوں میں استعمال کرو۔
اَلَّذِیْ - اَلَّتِیْ - اَلَّذِیْنَ - اَللَّذَانِ - اَللَّاتِیْ

۳:- مَنْ اور مَا کے استعمال میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔

Marfat.com

س ۴:- اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ وَخَيْرُ الْمَالِ مَا اُنْفِقَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ٭

(۲) مَنْ كَثُرَ كَلَامُهٗ كَثُرَ خَطَاؤُهٗ - وَمَنْ كَثُرَ خَطَاؤُهٗ قَلَّ حَيَاؤُهٗ وَمَنْ قَلَّ حَيَاءُهٗ قَلَّ وَرَعُهٗ وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهٗ مَاتَ قَلْبُهٗ ٭

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (ص): - مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً كَتَبَ اللهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ - وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ٭

(۴) مَنْ كَتَمَ سِرَّهٗ بَلَغَ مُرَادَهٗ

(۵) شعر
بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ

مُشْتَقَّات کا بیان

اسم مشتق کی تعریف تم پڑھ چکے ہو- اب اس کے اقسام کا بیان کیا جائے گا:-

۱:- **اسم فاعل**:- اسم فاعل کی تعریف لکھنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تم کو فَاعِلْ اور اِسْم فَاعِلْ کا فرق بتا دیا جائے۔ فاعل

Marfat.com

تو وہ ہے جس سے فعل صادر ہو مثلاً "زید نے لکھا" اس جملے میں زید فاعل ہے کیونکہ لکھنے کا فعل اس سے سرزد ہُوا ہے۔ ایسا ہی "زید نے مارا" میں زید فاعل ہے۔ کیونکہ مارنے کا فعل زید سے وقوع میں آیا ہے۔ الغرض کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں ؛

لیکن کسی فعل کے تعلّق سے جو نام لیکر فاعل کو پکاریں اسے اسم فاعل کہتے ہیں مثلاً "زید نے مارا" میں زید کو مارنے والے کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ پس "مارنے والا" اسم فاعل ہے۔ ایسا ہی لکھنے والا۔ پڑھنے والا مدد کرنے والا۔ آنے والا۔ جانے والا اسم فاعل ہیں ؛

پس یاد رکھو اسم فاعل وہ اسم مُشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو ؛

۱:۔ عربی میں اسم فاعل ہمیشہ فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اگر سہ حرفی فعل سے اسم فاعل بنانا ہو تو اس کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔

۱:۔ علامت مضارع حذف کر دو ؛

۲:۔ ف اور عین کلمے کے درمیان الف زیادہ کرو ؛

۳:۔ ف کلمہ کو زبر۔ عین کلمہ کو زیر اور لام کلمے کو تنوین دو۔ مثلاً يَضْرِبُ سے ضَارِبٌ مارنے والا يَنْصُرُ سے نَاصِرٌ مدد کرنے والا يَفْتَحُ سے فَاتِحٌ ؛ کھولنے والا ؛

قاعدہ:۔ سہ حرفی فعل سے اسم فاعل کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر آئیگا مثلاً ضَارِبٌ۔ کَاتِبٌ۔ نَاصِرٌ۔ عَالِمٌ۔ نَاظِمٌ۔ عَاقِلٌ۔ غَالِبٌ۔ حَاكِمٌ وغیرہ ؛

ہدایت:۔ اسم فاعل کے دیگر اوزان حسب ذیل ہیں اور یہ

Marfat.com

صفت مشبّہ کے بھی اوزان ہیں مثلاً:۔

۱:۔ فَعِیْلٌ مثلاً سَمِیْعٌ سننے والا ۲:۔ کَرِیْمٌ بخشنے والا ۳:۔ شَرِیْفٌ (۴) حَکِیْمٌ

۲:۔ فَعُوْلٌ مثلاً ظَلُوْمٌ ظلم کرنے والا۔ ۲:۔ کَذُوْبٌ جھوٹ بولنے والا

۳:۔ صَدُوْقٌ سچ بولنے والا۔ بَتُوْلٌ دنیا سے قطع تعلق کرنے والی۔

فعل ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَۃٌ	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

قاعدہ ۲۵:۔ اگر غیر سہ حرفی فعل سے اسم فاعل بنانا ہو۔ تو اس کا طریقہ حسب ذیل ہے:

۱:۔ علامت مضارع کو میم مضموم سے بدلو۔ ۲:۔ آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دو۔ ۳:۔ آخری حرف کو تنوین دو۔ مثلاً یُخْبِرُ سے مُخْبِرٌ خبر دینے والا۔

اسم فاعل کی دیگر مثالیں (۱) یَتَعَلَّمُ سے مُتَعَلِّمٌ (۲) یُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ (۳) یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ:

ہدایت:۔ اگر فعل مضارع میں آخری سے پہلا حرف۔ حرف علت ہو تو اس سے پہلے حرف کو کسرہ دینگے مثلاً مُطِیْعٌ (۲) مُسْتَفِیْدٌ۔

اِسْمِ مُبَالغہ

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اسے مُبالغہ کہتے ہیں مثلاً حَسَّاسٌ بہت محسوس کرنے والا۔ ضَرَّابٌ بہت مارنے والا رَحِیْمٌ بہت رحم کرنے والا:

اسم مبالغہ کے بہت سے اوزان ہیں لیکن جو مشہور ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

Marfat.com

اسم فاعل کے مبالغہ کے مشہور اوزان

۱:۔ فَعَّالٌ مثلاً اَکَّالٌ بہت کھانے والا ۲:۔ شَرَّابٌ بہت پینے والا

۳:۔ کَذَّابٌ بہت جھوٹ بولنے والا ؛

ہدایت:۔ یاد رکھو بہت سے الفاظ فَعَّالٌ کے وزن پر ہیں لیکن وہ مبالغہ نہیں ظاہر کرتے۔ مثلاً خَیَّاطٌ درزی۔ بَزَّازٌ پارچہ فروش۔ صَبَّاغٌ رنگریز یاد رکھو۔ اہل حرفہ اور پیشہ کے لئے یہ وزن خاص ہے ؛

۲:۔ فَعِیْلٌ مثلاً عَلِیْمٌ بہت جاننے والا ۲:۔ رَحِیْمٌ بہت رحم کرنے والا

۳:۔ کَرِیْمٌ بہت بخشنے والا ؛

۳:۔ فِعِّیْلٌ مثلاً صِدِّیْقٌ بہت سچ بولنے والا ؛

۴:۔ فَاعُوْلٌ مثلاً فَارُوْقٌ بہت فرق کرنے والا ؛

۵:۔ فُعْلَانٌ مثلاً سُبْحَانٌ بہت پاک ؛

۶:۔ فَعُوْلٌ مثلاً شَکُوْرٌ بہت شکر کرنے والا ؛ اَکُوْلٌ۔ پیٹو۔

۷:۔ فَیْعُوْلٌ مثلاً قَیُّوْمٌ بہت قائم رہنے والا۔ ہمیشہ قائم رہنے والا ؛

۸:۔ فُعُّوْلٌ مثلاً قُدُّوْسٌ بہت پاک ؛

۹:۔ فَعَّالَۃٌ مثلاً عَلَّامَۃٌ بہت جاننے والا ۲:۔ رَحَّالَۃٌ بہت سفر کرنے والا ؛ (۱۰) فَعِلٌ مثلاً حَذِرٌ بہت ڈرنے والا ؛

۱۱:۔ مِفْعَالٌ مثلاً مِضْیَافٌ بہت ضیافت کرنے والا ؛

ہدایت: مبالغہ کے اوزان کے آخر میں مبالغہ کے لئے یا مبالغہ کی تاکید کے لئے ۃ زیادہ کی جاتی ہے۔ اسے صرفیوں نے یوں ادا کیا ہے (لِلْمُبَالَغَۃِ یا لِتَاکِیْدِ الْمُبَالَغَۃِ) مثلاً عَلَّامٌ بہت جاننے والا لیکن عَلَّامَۃٌ بہت زیادہ جاننے والا (۲) ایسا ہی رَحَّالَۃٌ بہت سفر کرنے والا (۳) فَہَّامَۃٌ

Marfat.com

بہت ہی جلد سمجھنے والا۔ قَوَّالَۃٌ بہت ہی زیادہ بولنے والا ؛

نوٹ یادرکھو۔ مبالغہ کے اوزان میں تذکیروتانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مثلاً عَلَّامَۃٌ کا لفظ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے جیساکہ رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ بہت زیادہ جاننے والا مرد :- اِمْرَأَۃٌ عَلَّامَۃٌ بہت زیادہ جاننے والی

مگر یادرکھو بعض اوقات تذکیروتانیث میں فرق کرنا لازمی ہوتا ہے مثلاً جبکہ فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہو جیسے نَصِیْرٌ کا مطلب ہے نَاصِرٌ مدد کرنے والا۔ ہم کہیں گے :- رَجُلٌ نَصِیْرٌ اور اِمْرَأَۃٌ نَصِیْرَۃٌ

لیکن اگر فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہو تو تذکیروتانیث میں فرق نہیں کیا جاتا مثلاً قَتِیْلٌ کا مطلب ہے مَقْتُوْلٌ ہم کہیں گے :- رَجُلٌ قَتِیْلٌ اور اِمْرَأَۃٌ قَتِیْلٌ ؛

ہدائیت :- اگر لفظ اِمْرَأَۃٌ نہ ہو تو قَتِیْلَۃٌ کہیں گے۔ جیسے هٰذِہٖ قَتِیْلَۃٌ ؛

نوٹ:- ایک اور بات یادرکھو اگر فَعُوْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہو تو تذکیروتانیث میں فرق نہیں ہوتا جیسے رَجُلٌ صَبُوْرٌ وَشَکُوْرٌ یعنی صَابِرٌ وشَاکِرٌ (۲) اِمْرَأَۃٌ صَبُوْرٌ وَشَکُوْرٌ لیکن اگر فَعُوْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہو تو تذکیروتانیث میں فرق لازمی ہے جیسے جَمَلٌ حَمُوْلٌ اور نَاقَۃٌ حَمُوْلَۃٌ

۲-اِسم مفعول :- یادرکھو۔ جس طرح فاعل اور اسم فاعل میں فرق ہے اسی طرح مفعول اور اسم مفعول میں فرق ہے۔ اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے۔ جس پر فعل واقع ہو مثلاً لکھا ہوا پڑھا ہوا۔ کھایا ہوا۔ سب اسم مفعول ہیں ؛

لیکن مفعول وہ ہے جس پر فعل واقع ہو جیسے "بشیر نے نذیر کو مارا"

Marfat.com

ہیں بشیر فاعل ہے اور نذیر مفعول ؛

ا:۔ اسم مفعول بنانے کے بھی دو طریقے ہیں اول یہ کہ سہ حرفی فعل ہیں :۔

ا:۔ مضارع مجہول سے علامت مضارع حذف کرو۔ ۲:۔ علامتِ مضارع کی جگہ میم مفتوحہ لگاؤ۔ ۳:۔ عین اور لام کلمے کے درمیان واؤ بڑھاؤ ۴:۔ واؤ سے پہلے حرف کو مضموم پڑھو۔ ۵:۔ آخری حرف کو تنوین دو۔ جیسے:۔ یُفْعَلُ سے مَفْعُوْلٌ۔ یَضْرِبُ سے مَضْرُوْبٌ ؛

قاعدہ ۔ سہ حرفی فعل سے اسم مفعول کا صیغہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً مَضْرُوْبٌ پٹا ہوا مَکْتُوْبٌ لکھا ہوا۔ ایسا ہی مَقْتُوْلٌ ۔ مَظْلُوْمٌ ۔ مَقْسُوْمٌ ۔ مَرْدُوْدٌ ۔ مَحْمُوْدٌ سب اسم مفعول ہیں ؛

فعل ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَضْرُوْبٌ	مَضْرُوْبَانِ	مَضْرُوْبُوْنَ
مؤنث	مَضْرُوْبَةٌ	مَضْرُوْبَتَانِ	مَضْرُوْبَاتٌ

ہدایت :۔ کبھی اسم مفعول مندرجہ ذیل اوزان پر آتا ہے :۔

ا:۔ فَعِیْلٌ مثلاً قَتِیْلٌ یعنی مَقْتُوْلٌ ۲:۔ فَعُوْلٌ مثلاً رَسُوْلٌ بھیجا ہوا ؛ ۳:۔ فِعْلٌ مثلاً ذِبْحٌ یعنی مَذْبُوْحٌ مثلاً حضرت ابراہیم کے متعلق فرمایا وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (پارہ ۲۳) (۲) غیر سہ حرفی فعل سے اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آخری سے پہلا حرف اسم فاعل میں تو مکسور ہوتا ہے۔ لیکن اسم مفعول میں مفتوح ہوتا ہے جیسے مُنْتَظِرٌ (جو انتظار کرے) لیکن مُنْتَظَرٌ (جس کا انتظار کیا جائے) اسی واسطے ہم کہتے ہیں ؏

Marfat.com

کبھی لے حقیقت منتظر الباس مجاز ہیں

ایسا ہی ہم کہیں گے۔ یہ قرآن مُتَرجَم ہے یعنی اس کا ترجمہ کیا ہوا ہے لیکن ہم کہیں گے اس قرآن کا مُتَرجِم بہت اچھا ہے یعنی ترجمہ کرنیوالا۔

ہدایت:۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند الفاظ دیئے جائیں جن کا تلفّظ قابلِ توجہ ہے یاد رکھو۔ مُکَرَّم۔ مُعَظَّم۔ مُلْزَم۔ مُحْتَرَم اسم مفعول ہیں۔ لیکن مُتَوَجِّہ۔ مُتَوَاضِع۔ مُحْسِن۔ مُشْفِق اسم فاعل ہیں۔

جس طرح اسم فاعل کے مبالغہ کے اوزان ہیں اسی طرح اسم مفعول کے مبالغہ کے اوزان ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔

اسم مفعول کے مبالغہ کے مشہور اوزان

۱:۔ فُعْلَةٌ مثلاً ضُحْکَۃٌ وہ شخص جس پر بہت ہنسی کی گئی ہو۔

۲:۔ عُشْقَۃٌ جس سے بہت محبت کی گئی ہو۔

۳:۔ فُعَالَۃٌ مثلاً قُرَاضَۃٌ بہت ٹکڑے کیا ہوا۔ ۲:۔ قُلَامَۃٌ ناخن کے ٹکڑے بہت ریزہ ریزہ کئے ہوئے۔

۳:۔ فُعَالٌ مثلاً دُقَاقٌ بہت ریزہ ریزہ کیا ہوا۔

نوٹ:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے هُوَ۔ هُمَا۔ هُمْ۔ هِيَ۔ هُمَا هُنَّ۔ أَنْتَ۔ أَنْتُمَا۔ أَنْتُمْ۔ أَنْتِ۔ أَنْتُمَا۔ أَنْتُنَّ۔ أَنَا۔ نَحْنُ۔ ضمیریں لگانے سے صیغہ کے معنی غائب یا مُخَاطَب یا مُتَکَلِّم سے خاص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً هُوَ عَالِمٌ وہ عالم ہے (۲) أَنْتَ عَالِمٌ تو عالم ہے۔ ایسا ہی هُوَ مَظْلُوْمٌ وہ مظلوم ہے (۲) أَنْتَ مَظْلُوْمٌ تو مظلوم ہے۔

Marfat.com

۳: صفت مشبّہ: - صفت مُشبّہ۔ وہ اسم مُشتقّ جو اس ذات کو بتائے۔ جس میں کوئی صفت ثابت اور قائم ہو۔ مثلاً عَلِیْمٌ۔ سَمِیْعٌ ؛
یاد رکھو اسم فاعل اور صفت مشبّہ میں فرق ہے۔ تم پڑھتے ہو اور دوسرا شخص سنتا ہے۔ ہم کہیں گے وہ سننے والا ہے یعنی ھُوَ سَامِعٌ لیکن جو بغیر سنائے سنے۔ سننے کا وصف اس کی ذات کے ساتھ خاص ہو ہمیشہ کے لئے ثابت اور قائم ہو تو ہم کہیں گے ھُوَ سَمِیْعٌ وہ سننے والا ہے۔ صرف خدا ہی کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سَمِیْعٌ ہے ؛
نوٹ: لیکن کہیں اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ صفت مشبّہ کے لئے ہمیشہ موصوف بھی قدیم ہوتا ہے۔ انسان کو ہم سخی بخیل اور حُسین کہتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اسم فاعل میں فعل ایک اختیاری بات ہے لیکن صفت مُشبّہ میں لازم ؛

صفت مشبّہ کے متعلّق ضروری باتیں

۱:۔ صفت مشبّہ صفت کے دوام پر دلالت کرتی ہے۔ مثلاً عَلِیْمٌ۔ خَبِیْرٌ سَمِیْعٌ۔ بَصِیْرٌ وغیرہ ؛

۲:۔ صفت مُشبّہ کی گردان اسم فاعل کی طرح ہے۔ مثلاً شَرِیْفٌ۔ شَرِیْفَانِ شَرِیْفُوْنَ وغیرہ ؛

۳:۔ صفت مشبّہ میں مصدری معنی قائم رہتے ہیں مثلاً کَرُمَ سے کَرِیْمٌ شَرُفَ سے شَرِیْفٌ وغیرہ ؛

۴:۔ صفت مشبّہ فَاعِلٌ کے وزن پر بہت ہی شاذ آتی ہے مثلاً آمِنٌ بمعنی اَمِیْنٌ (۲) کَابِرٌ بزرگ ؛

Marfat.com

۵:۔ صفت مشبہ عموماً فعل لازم ثلاثی مجرّد سے بنتی ہے مثلاً کَثُرَ سے کَثِیْرٌ طَالَ سے طَوِیْلٌ وغیرہ ؛

۶:۔ صفت مشبّہ کو مشبّہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اسم فاعل اور اسم مفعول سے معنی میں مشابہت رکھتی ہے مثلاً عَالِمٌ جاننے والا اسم فاعل عَلِیْمٌ جاننے والا صفت

۷:۔ فعل غیر ثلاثی مجرد سے صفت مشبہ عموماً اسم فاعل کے وزن پر آتی ہے مثلاً مُسْتَقِیْمٌ مُعْتَدِلٌ

صفت مشبہ کے اوزان

۱:۔ فَعْلٌ مثلاً صَعُبَ سے صَعْبٌ مشکل ؛

۲:۔ فَعَلٌ مثلاً بَطُلَ سے بَطَلٌ بہادر۔ حَسُنَ سے حَسَنٌ خوبصورت ؛

۳:۔ فَعِلٌ مثلاً فَرِحَ سے فَرِحٌ خوش ؛ (۲) عَجِلٌ ۔ تیز۔

۴:۔ فَعُلٌ مثلاً نَدِسَ سے نَدُسٌ زیرک عقلمند ؛

۵:۔ فِعْلٌ مثلاً طَفُلَ سے طِفْلٌ چھوٹا ؛ (۲) صِفْرٌ خالی۔

۶:۔ فُعْلٌ مثلاً صَلُبَ سے صُلْبٌ سخت ؛

۷:۔ فُعُلٌ مثلاً جَنُبَ سے جُنُبٌ ناپاک ؛

۸:۔ فُعَلٌ مثلاً حَطَمَ سے حُطَمٌ نامہربان ؛

۹:۔ فَعَالٌ مثلاً جَبُنَ سے جَبَانٌ بزدل ؛

۱۰:۔ فُعَالٌ مثلاً شَجُعَ سے شُجَاعٌ بہادر ؛

۱۱:۔ فَعِیْلٌ مثلاً بَخُلَ سے بَخِیْلٌ کنجوس ۲۔ کَرُمَ سے کَرِیْمٌ

۱۲:۔ فَیْعِلٌ مثلاً سَیِّدٌ سردار۔ اَصْلُہٗ سَیْوِدٌ

۱۳:۔ فَعُوْلٌ مثلاً کَذَبَ سے کَذُوْبٌ جھوٹا ۲۔ غَیُوْرٌ باغیرت۔

۱۴:۔ فَعْلَانٌ مثلاً عَطِشَ سے عَطْشَانٌ پیاسا مرد ؛

Marfat.com

۱۵:۔ فُعلَانٌ مثلاً عَرِیَ سے عُرْیَانٌ برہنہ مرد ؛

۱۶:۔ اَفْعَلُ مثلاً عَوِرَ سے اَعْوَرُ یک چشم ؛ (۲) اَحْمَرُ مرد سُرخ رنگ

یاد رکھنے والی باتیں

۱:۔ جس فعل ماضی کا عین کلمہ مکسور ہو اس کی صفت فَعِلٌ کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اس میں رنگ۔ عیب۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ کے معنی نہ ہوں مثلاً فَرِحَ سے فَرِحٌ خوش ؛

۲:۔ جو فعل رنگ۔ ظاہری عیب۔ یا حِلیہ (ظاہرہ شکل وشباہت) کے معنی رکھتا ہو اس سے صفت مُشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے۔ خواہ فعل کسی وزن پر ہو مثلاً ۱:۔ اَعْوَرُ یک چشم عَوِرَ سے (عیب)۔ ۲:۔ اَبْلَجُ کشادہ پیشانی والا بَلِجَ سے (حلیہ) ایسا ہی اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) ۳:۔ اَحْمَرُ سرخ رنگ والا۔ اَبْیَضُ سفید رنگ والا؛

نوٹ:۔ یاد رکھو اَفْعَلُ عموماً فَعِلَ اور کبھی فَعُلَ سے آتا ہے مثلاً حَمُقَ سے اَحْمَقُ اور عَوِرَ سے اَعْوَرُ۔ بَلِجَ سے اَبْلَجُ ؛

جو صفت مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہوگی۔ اس کے آخر میں تنوین نہیں ہوگی۔ نیز اَفْعَلُ سے مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے نقشہ ذیل کو غور سے پڑھو:۔

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَحْمَرُ	اَحْمَرَانِ	حُمْرٌ
مؤنث	حَمْرَاءُ	حَمْرَاوَانِ	حُمْرٌ

ہدایت:۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ صیغۂ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے

Marfat.com

وقت واؤ سے بدل گیا ہے۔ نیز مذکر اور مؤنّث دونوں کا جمع کا صیغہ فُعْلٌ کے وزن پر آیا ہے (بتاؤ حُوْرٌ عربی میں واحد ہے یا جمع ؟)

۳:۔ جو صفات عارضی ہیں مثلاً بھوک پیاس یا ان کی ضد۔ اُن سے صفت مذکّر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے۔ اور صفت مؤنّث فَعْلیٰ کے وزن پر جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے:۔

مذکر	معانی	مؤنث	مذکر	معانی	مؤنث
عَطْشَانُ	پیاسا	عَطْشیٰ	جَوْعَانُ	بھوکا	جَوْعیٰ
شَبْعَانُ	سیر مرد	شَبْعیٰ	غَضْبَانُ	غصہ میں	غَضْبیٰ

۴:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کی طرح صفت مشبہ کے پہلے بھی ضمیریں آتی ہیں مثلاً:۔ هُوَ اَبْیَضُ۔ اَنْتَ اَسْوَدُ۔ اَنَا اَحْمَرُ ؛

۴:۔ **اسم تفضیل**:۔ اِسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جس سے نسبت ایک کے دوسرے میں ماخذ کا زیادہ ہونا معلوم ہو۔ یہ اسم اپنے موصوف کی زیادتی غیر پر بتلاتا ہے مثلاً زَیْدٌ اَکْبَرُ مِنْ بَکْرٍ زید بکر سے بڑا ہے۔ زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ زید بکر سے بہتر ہے ؛

اسم تفضیل کا وزن مذکّر کے لئے اَفْعَلُ ہے اور مؤنّث کے لئے فُعْلیٰ جیسے اَفْضَلُ مذکّر کے لئے اور فُضْلیٰ مؤنّث کے لئے ؛

اردو میں تم نے پڑھا ہوگا۔ کہ اسم تفضیل کے تین درجے ہیں تفضیل نفسی۔ تفضیل بعض اور تفضیل کل۔ لیکن عربی میں صرف دو درجے ہیں۔ تَفْضِیْلُ الْبَعْضِ اور تَفْضِیْلُ الْکُلِّ۔ جس اسم سے اسم تفضیل بنتا ہے بعض نے اسے اَلتَّفْضِیْلُ بِنَفْسِہٖ لکھا ہے مثلاً حُلْوٌ (میٹھا) اس سے اسم تفضیل اَحْلیٰ ہے

اسم تفضیل کا صیغہ صرف ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے مثلاً عَذْبٌ

Marfat.com

(میٹھا) سے اَعْذَبُ حُلْوٌ (میٹھا) سے اَحْلٰی۔ حَسَنٌ (خوب صورت) سے اَحْسَنُ قَبِیْحٌ (بُرا) سے اَقْبَحُ ۞

نوٹ:- اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں کا کام دیتا ہے مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ زید بکر سے بہتر ہے ۲:- ھُوَ اَفْضَلُ اَلْکُلِّ وہ سب سے افضل ہے ۞

تَفْضِیْلُ الْبَعْضِ

جب کسی خاص شخص پر تفضیل مقصود ہو تو صیغہ اَفْعَلُ حرف مِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے اَفْعَلُ کے وزن پر صیغہ آئیگا جیسے:-

۱:- زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ زید بکر سے بہتر ہے ۞

۲:- زَیْنَبُ اَجْمَلُ مِنْ اُخْتِهَا زینب اپنی بہن سے زیادہ خوبصورت ہے

تَفْضِیْلُ الْکُلِّ

اگر تَفْضِیْلُ کُلْ مقصود ہو۔ تو مذکر کے لئے صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر لاؤ۔ لیکن مؤنث کے لئے فُعْلٰی کے وزن پر لاؤ۔ نیز اَلْف لام ساتھ لاؤ یا اضافت کے ساتھ استعمال کرو:۔ مثلاً

(ا) ۱:- زَیْدٌ اَفْضَلُ اَلْکُلِّ زید سب سے بہتر ہے ۞

۲:- زَیْنَبُ فُضْلَی النِّسَاءِ زینب سب عورتوں سے بہتر ہے ۞

(ب):- "اَلْ" لگانے سے یوں بنیگا:- (۱) زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ (زید سب سے بہتر)

نوٹ:- یاد رکھو یہ جملہ اصل میں یوں تھا۔ زَیْدٌ

Marfat.com

الافضلُ۔ (زَیدُنْ اَلْ اَفضَلُ) دُنْ اور اَلْ کا تلفظ آسانی نہیں ہوتا اس لئے ایک چھوٹا سا نون داخل کیا جاتا ہے اسے **نُونِ قطنی** کہتے ہیں۔ تلفظ یوں ہوگا زَیدُ نِل اَفضَلُ ۔

نکتہ۔ اسم تفضیل نہ تو ایسے افعال سے آتا ہے جنکی گردان ناممکن ہے۔ مثلاً عَسٰی۔ نِعمَ۔ لَیسَ اور نہ ہی افعالِ ناقصہ سے آتا ہے کیونکہ یہ کمی اور زیادتی کو قبول نہیں کرتے یہ صرف ایسے فعل تام سے آتا ہے جو کمی اور زیادتی کو قبول کرے۔ لہذا مَاتَ اور کَانَ سے بھی نہیں آئیگا۔ اگرچہ یہ تام ہیں زَیدٌ اَمْوَتُ النَّاسِ نا...

ہدایت اَحمَرُ۔ اَبیَضُ۔ اَسوَدُ وغیرہ اگرچہ اَفعَلُ کے وزن پہ ہیں لیکن یہ اسم تفضیل نہیں ہیں بلکہ صفات مشبہات۔ نہ تو ان سے اسم تفضیل کا صیغہ آتا ہے۔ اور نہ غیر ثلاثی اسم سے اسم تفضیل آتا ہے۔ لیکن

۲:۔ اگر ہم ایسے اسم سے اسم تفضیل بنانا چاہیں جو رنگ یا ظاہرہ عیب ظاہر کرتا ہو یا وہ غیر ثلاثی مجرد ہو۔ تو مصدر منصوب کے پہلے اَشَدُّ یا اَقَلُّ یا اَکثَرُ لاتے ہیں۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ثلاثی مجرد میں بھی . . . . . مصدر منصوب کے پہلے اَشَدُّ آتا ہے (دیکھو مثال نمبر۳) یہاں اَشَدُّ قَسوَۃً = اَقسٰی :۔ مثالیں حسب ذیل ہیں :۔

۱:۔ اَشَدُّ حُمرَۃً زیادہ سرخ۔ ۲:۔ اَشَدُّ صَمَمًا زیادہ بہرا۔

۳:۔ قرآن پاک میں آتا ہے :۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُکُمْ مِّنْ بَعدِ ذٰلِکَ فَھِیَ کَالحِجَارَۃِ اَوْ اَشَدُّ قَسوَۃً (ترجمہ) پھر سخت ہو گئے دل تمہارے بعد اس کے۔ پس وہ مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ از روئے سختی ۔

۴:۔ اَکثَرُ اِنطِلَاقًا دوسروں کی نسبت زیادہ چلنے والا جیسے ھُوَ اَکثَرُ اِنطِلَاقًا وہ دوسروں کی نسبت زیادہ چلنے والا ہے۔ ۵:۔ اَشَدُّ تَنکِیلًا بہت عذاب دینے والا ۔ ۶: اَکثَرُ اِجتِنَابًا بہت بچنے والا۔

Marfat.com

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق

۳:- اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں فی نفسہٖ زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن اسم تفضیل میں زیادتی نسبتہً اور مقابلۃً ملحوظ ہوتی ہے مثلاً زَیْدٌ عَلَّامَۃٌ زید بہت بڑا عالم ہے۔ یہاں کسی سے مقابلہ نہیں کیا گیا۔ لیکن زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ زید بکر سے زیادہ جاننے والا ہے۔ یہاں زید اور بکر کی علمیت کا مقابلہ کیا گیا ہے ؞

۴:- اسم تفضیل عموماً اسم فاعل کے معنی دیتا ہے لیکن کبھی اسم مفعول کے معنوں میں آتا ہے مثلاً:-

۱:- اَعْلَمُ زیادہ جاننے والا۔ اَنْصَرُ بہت مدد دینے والا (اسم فاعل)

۲:- اَشْغَلُ بہت کام میں لگا ہوا (اسم مفعول) ایسا ہی اَشْھَرُ مشہور تر

۵:- اسم تفضیل کی گردان یوں ہوگی :-

جنس	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسّر
مذکر	اَفْضَلُ	اَفْضَلَانِ	اَفْضَلُوْنَ	یا اَفَاضِلُ
مؤنّث	فُضْلٰی	فُضْلَیَانِ	فُضْلَیَاتٌ	یا فُضَلٌ

۶:- جس اسم کو ترجیح دیتے ہیں اس کو مُفَضَّل کہتے ہیں اور جس پر ترجیح دیتے ہیں اسے مُفَضَّلٌ عَلَیْہِ کہتے ہیں۔

اگر مُفَضَّلٌ عَلَیْہِ مَعْہُوْدٌ فِی الذِّہْنِ ہو تو اسم تفضیل تنہا آسکتا ہے۔ مثلاً: اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اللہ سب سے بڑا ہے ؞

یہاں اَکْبَرُ سے مراد ہے اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ؞

۵:- اسم ظرف :- اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے صادر ہونے کا وقت یا فعل کے صادر ہونے کی جگہ بتائے مثلاً مَقْتَلٌ قتل ہونے کا وقت یا قتل ہونے کی جگہ ؞

Marfat.com

قاعدہ ۱۔ اسم ظرف کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کے مضارع سے علامت مضارع کو میم مفتوح سے بدلو۔ اس کے بعد مضارع کے آخری سے پہلے حرف کی حرکت پر غور کرو۔ اگر وہ حرف مکسور ہو تو اسم ظرف میں بھی مکسور رکھو مثلاً یَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ۔ یَنْزِلُ سے مَنْزِلٌ نازل ہونے کی جگہ۔

لیکن اگر آخری سے پہلا حرف مفتوح یا مضموم ہو تو دونوں حالتوں میں اسم ظرف میں زبر آئیگا جیسے یَجْمَعُ سے مَجْمَعٌ ۲۔ یَقْتُلُ سے مَقْتَلٌ الغرض یوں یاد رکھو کہ ثلاثی مجرد سے اسم ظرف کے دو وزن ہیں:۔ مَفْعَلٌ (برائے مفتوح العین و مضموم العین و ناقص مثلاً مَفْتَحٌ و مَنْصَرٌ و مَرْمًى) ۲:۔ مَفْعِلٌ (برائے مکسور العین و مثال مثلاً مَضْرِبٌ و مَوْقِعٌ) **نکتہ**: چند اسماء ظروف مندرجہ بالا قاعدے کے مطابق نہیں آتے۔ قاعدے کے مطابق ان کا آخری سے پہلا حرف مفتوح چاہیئے لیکن وہ مکسور ہے وہ حسب ذیل ہیں ان کو یاد کرلو:۔

۱:۔ مَغْرِبٌ سورج چھپنے کی جگہ ۲:۔ مَشْرِقٌ سورج نکلنے کی جگہ: ۳:۔ مَسْجِدٌ سجدہ کرنے کی جگہ ۴:۔ مَجْزِرٌ حیوانات کے ذبح کرنے کی جگہ۔ ۵:۔ مَنْبِتٌ اگنے کی جگہ ۶:۔ مَسْقِطٌ گرنے کی جگہ یعنی جائے ولادت۔ ۷:۔ مَرْفِقٌ ہاتھ کے ٹیکنے کی جگہ یعنی کہنی ۸:۔ مَسْكِنٌ رہنے کی جگہ۔ ۹:۔ مَطْلِعٌ طلوع ہونے کی جگہ ۱۰:۔ مَنْسِكٌ عبادت کی جگہ۔ ۱۱:۔ مَفْرِقٌ بالوں کے جدا ہونے کی جگہ یعنی سر کی مانگ ۱۲:۔ مَنْخِرٌ نتھنا۔

ہدایات:۔ مَسْكِنٌ۔ مَطْلِعٌ۔ مَفْرِقٌ۔ مَنْخِرٌ۔ مَنْسِكٌ میں آخری سے پہلے حرف کو مفتوح پڑھنا بھی جائز ہے۔

بعض صرفیوں نے ان کے علاوہ جو اسماء ظرف ہیں اُن میں بھی زبر پڑھنے

کی اجازت دی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ کسرہ پڑھا جائے۔

لیکن مَغْرِبٌ۔ مَشْرِقٌ۔ مَنْبِتٌ۔ مَجْزِرٌ میں ہمیشہ کسرہ پڑھو

نکتہ:- یاد رکھو مَسْجِدٌ تو عبادت خانہ ہے لیکن مَسْجَدٌ (جیم مفتوح)

سجدہ گاہ مثلاً لکھا ہے وَاَمَّا الْمَسْجِدُ فانہ اسم للبیت ولست ترید

موضع السجود وموضع جبھتک۔ لو اردت ذٰلک لقلت مَسْجَدٌ (دیکھو

نکتہ: بعض صرفیوں نے لکھا ہے کہ فعل ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اسم ظرف مطلقاً بفتح عین آتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔

یاد رکھو مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف بکسر عین آتا ہے مثلاً مَحِلٌّ (حَلَّ یَحِلُّ سے) نیز یاد رکھو آیت

اَیْنَ الْمَفَرُّ میں لفظ مَفَرٌّ اسم ظرف نہیں بلکہ مصدر میمی بمعنی فِرَارٌ (بھاگنا) ہے (قاموس)

قاعدہ نمبر ۲:- فعل غیر ثلاثی مجرد سے اسم ظرف اس کے اسم مفعول

کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً مُکْرَمٌ جائے اکرام (یُکْرِمُ سے) ۲:- مُخْرَجٌ

جائے اخراج (۳) یُقَامُ سے مُقَامٌ قیام کی جگہ یا زمانہ۔ بنا مصلّی گرام میں کیا ہے؟

نوٹ: کبھی اسم جامد سے بھی اسم ظرف آتا ہے مثلاً:-

۱:- مَسْبَعَةٌ جہاں بہت درندے ہوں۔ سِبَاعٌ۔ درندہ۔

۲:- مَاسَدَةٌ جہاں بہت سے شیر ہوں۔ اَسَدٌ۔ شیر۔

۳:- مَبْطَخَةٌ جہاں خربوزے بہت ہوں۔ بِطِّیْخٌ۔ خربوزہ۔

نوٹ:- مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ اسم جامد سے تمام اسماء ظرف

مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آئے ہیں اور یہ سب ایسے اسم ہیں کہ ان میں ان کا ماخذ بہت پایا

جاتا ہے۔ مَفْعَلَةٌ کا وزن باعث اور سبب کیلئے بھی آتا ہے مثلاً هٰذَا الطَّعَامُ مَجْنَنَةٌ

لِلْجِسْمِ یہ کھانا جسم کے لئے خوبی کا باعث ہے۔ اسم ظرف کی گردان یوں کرو۔

واحد	تثنیہ	جمع
مَجْلِسٌ	مَجْلِسَانِ	مَجَالِسُ
مَنْصَرٌ	مَنْصَرَانِ	مَنَاصِرُ

Marfat.com

۱۴۔ اسم آلہ:۔ اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو کام کے صادر ہونے کا ذریعہ یا واسطہ ہو۔ مثلاً مِفْتَاحٌ تالہ کھولنے کا آلہ یعنی کنجی ۲: مِخْیَطٌ سینے کا ذریعہ یعنی سوئی۔ مِصْیَدٌ۔ شکار کرنے کا ذریعہ یعنی جال۔

یاد رکھو اسم آلہ ہمیشہ فعل ثلاثی مجرّد متعدی سے بنتا ہے۔ اور کسی فعل سے نہیں بنتا۔ جیسے فَتَحَ سے مِفْتَاحٌ اور ضَرَبَ سے مِضْرَبٌ

اسم آلہ کے مشہور اوزان تین ہیں:۔

۱:۔ مِفْعَلٌ مثلاً مِبْرَدٌ ریتی ؛ مِصْیَدٌ جال۔

۲:۔ مِفْعَلَۃٌ مثلاً مِکْنَسَۃٌ جھاڑو۔ مِرْوَحَۃٌ پنکھا ؛

۳:۔ مِفْعَالٌ مثلاً مِفْتَاحٌ چابی اور مِقْرَاضٌ قینچی ؛

نوٹ:۔ بہت کم الفاظ مُفْعَلٌ یا مُفْعُلٌ کے وزن پر آتے ہیں مثلاً مُنْخَلٌ یا مُنْخُلٌ بمعنی چھاج ۲:۔ مُسْعُطٌ ناک میں دوائی ڈالنے والا آلہ۔ سُعُوط کے معنی ہیں ناک میں دوائی ڈالنا ؛

اسم آلہ کی گردان یوں ہوگی:۔

اوزان	واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ
مِفْعَالٌ	مِفْتَاحٌ	مِفْتَاحَانِ	مَفَاتِیْحُ
مِفْعَلَۃٌ	مِرْوَحَۃٌ	مِرْوَحَتَانِ	مَرَاوِحُ

نوٹ:۔ مؤنث اور مذکر دونوں کی گردان ایک ہی طریق پر ہوگی ؛

سُوَالات

۱۔ مندرجہ ذیل اسماء سے بتاؤ کہ ہر ایک اسم اسمائے مشتقہ کی کونسی قسم میں سے ہے اور ہر ایک طرف سے ہر ایک کی دو دو مثالیں دو:۔

Marfat.com

مَسْجِدٌ۔ مِفْتَاحٌ۔ مَذْكُوْرٌ۔ اَسْخٰی (پنجاب میٹرک ۱۹۳۴ء)

۲:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے درمیان کیا فرق ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۳:۔ اسم آلہ کس کس وزن پر آتا ہے مثالیں دیکر واضح کرو؛

۴:۔ اسم ظرف کے بنانے کے طریقے بتاؤ۔ نیز جو اسمائے ظروف خلاف قیاس آئے ہیں وہ کون کونسے ہیں؟

۵:۔ اسم تفضیل اور مبالغہ میں کیا فرق ہے؟

۶:۔ گردانیں کرو:۔

(ا) اَعْلَمُ اور اَسْمَعُ سے اسم تفضیل کی؛

(ب) مَضْرُوْبٌ اور مَنْصُوْرٌ سے اسم مفعول کی؛

(ج) ضَارِبٌ اور نَاصِرٌ سے اسم فاعل کی؛

۷:۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(ا) ا۔ ایک مرد لکھنے والا۔ دو عورتیں لکھنے والیاں۔ سب عورتیں مدد کرنے والیاں؛

(ب) ایک عورت بیٹی ہوئی۔ دو مرد پٹے ہوئے۔ سب عورتیں پٹی ہوئیں۔

(ج) بہت فرق کرنے والا۔ بہت جھوٹ بولنے والا۔ بہت سچ بولنے والا

(د):۔ پابی۔ قینچی۔ ریتی۔ چھاج۔ جال۔ سوئی؛

(ر):۔ تو علم والا ہے۔ وہ استاد ہے۔ تو چاہنے والا ہے وہ علم والی ہے؛

(س):۔ زینب کلثوم سے بہتر ہے۔ زینب سب عورتوں سے بہتر ہے۔ بکر زید سے بہتر ہے۔ زینب آمنہ سے زیادہ

Marfat.com

خوبصورت ہے۔ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ اللہ ہر ایک شے سے بڑا ہے ؛

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

فعل ثُلاثی مُجَرَّد کے اَبْوَاب

فعل ثلاثی مجرد کے معنی تم پڑھ چکے ہو۔ اب لفظ اَبْوَاب پر غور کرنا ہے۔ یاد رکھو اَبْوَاب جمع ہے بَاب کی اور باب کہتے ہیں "دروازہ" کو لیکن عِلْمِ صَرْف میں یہ لفظ خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے :۔

نمبر ۱:۔ فعل ثلاثی مُجَرَّد کے ماضی اور مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے اوزان کو بَاب کہتے ہیں مثلاً نَصَرَ فعل ثلاثی مجرد صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اگر پوچھا جائے نَصَرَ کس باب سے ہے تو ہم اس فعل کے ماضی اور مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے اوزان بتائینگے۔ جیسے نَصَرَ کا وزن ہے فَعَلَ اور نَصَرَ سے مضارع صیغہ واحد مذکر غائب ہے یَنْصُرُ اور یَنْصُرُ کا وزن ہے یَفْعُلُ۔ پس نَصَرَ باب فَعَلَ یَفْعُلُ سے ہے ؛

نمبر ۲:۔ فعل غیر ثلاثی مجرد میں اس کے مصدر کے وزن کو باب کہتے ہیں۔ مثلاً اگر پوچھا جائے اَدْخَلَ کس باب سے ہے تو ہم کہینگے باب اِفْعَال سے کیونکہ اَدْخَلَ کا مصدر ہے اِدْخَالٌ اور اِدْخَالٌ کا وزن ہے اِفْعَالٌ ؛

Marfat.com

اسی طرح عَلَّمَ فعل غیر ثلاثی مُجرّد ہے۔ اس کا مصدر ہے تعلیم
اور تعلیم کا وزن ہے تَفْعِیْل۔ پس معلوم ہوا کہ عَلَّمَ باب تَفْعِیْل
سے ہے؛

باب کے لغوی اور اصطلاحی معنی

اب سوال یہ ہے کہ صرفیوں نے جن معنوں میں لفظ باب استعمال
کیا ہے ان میں اور باب کے لغوی معنوں میں کچھ مناسبت بھی ہے؟
ہاں ضرور ہے۔ سوچنے سے معلوم ہوگا کہ جس طرح دروازہ میں سے گذر کر
ہم مکان کے اندرونی حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مصدر معلوم
ہونے سے کئی ایک الفاظ معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً عِلْمٌ (جاننا) سے قاعدے
کے مطابق ہم عَالِمٌ۔ مَعْلُوْمٌ۔ عَلَّامَۃٌ۔ مُعَلِّمٌ۔ مُتَعَلِّمٌ۔
وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ ان سب کا بیان تم پڑھ چکے ہو؛

معلوم ہوا کہ باب کے لغوی اور اصطلاحی معنوں میں ضرور مناسبت
ہے۔ جس طرح دروازے کے بغیر مکان کے اندرونی حالات معلوم کرنے
ناممکن ہیں اسی طرح مصدر کے بغیر مشتقات کا معلوم کرنا ناممکن ہے؛

اب تم پوچھو گے کہ تمام مشتقات کی اصل تو مصادر ہیں۔ چاہئے
تھا کہ ہمیشہ مصادر ہی کو ابواب کہا جاتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ فعل ثلاثی
مجرد کا باب بتانے کے لئے ہم ماضی اور مضارع کے صیغہ واحد مذکر
غائب کے اوزان بتاتے ہیں۔ اور مصدر کا وزن نہیں بتاتے؟ اس کی
وجہ یہ ہے کہ ثلاثی مجرد افعال کے مصادر کئی ایک اوزان پر آتے ہیں
مثلاً ۱:- عِلْمٌ جاننا ۲: ضَرْبٌ مارنا ۳:- طَلَبٌ مانگنا ۴:- لَعِبٌ کھیلنا ۵:- غَلَبَۃٌ
غالب آنا ۶:- دُخُوْلٌ داخل ہونا وغیرہ ان مصادر کا بیان تم پہلے پڑھ چکے ہو۔
اوزان کی کثرت کی وجہ سے ابواب بہت زیادہ بنتے اور طالب علم کے

Marfat.com

لئے مشکل ہوتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مصادر میں حروف زوائد ہیں

ان کی وجہ سے قواعد اور بھی پیچیدہ بنتے۔ اس لئے صرفیوں نے ثلاثی مجرد افعال کا باب بتانے کے لئے مصدر کے وزن کو مناسب سمجھا

نوٹ: ثلاثی مجرد افعال کے باب کی تعداد کے لئے صرفیوں نے ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت کو اصول بنایا جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہو گا اس نکتہ کو تم یوں سمجھو:۔

فعل ثلاثی مجرد میں فعل ماضی کے تین اوزان ہیں فَعَلَ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ مثلاً:۔

۱:۔ ضَرَبَ۔ کَتَبَ۔ نَصَرَ۔ بَعَثَ۔ مَنَعَ۔ فَتَحَ۔ یہ سب افعال فَعَلَ کے وزن پر ہیں ؛

۲:۔ سَمِعَ۔ عَلِمَ۔ کَذِبَ۔ حَسِبَ۔ لَبِسَ۔ یہ سب افعال فَعِلَ کے وزن پر ہیں ؛

۳:۔ کَرُمَ۔ بَعُدَ۔ قَرُبَ۔ شَرُفَ۔ حَسُنَ۔ یہ سب افعال فَعُلَ کے وزن پر ہیں ؛

ہر ایک ماضی کے مضارع کے چند اوزان ہیں مثلاً :۔

۱:۔ جو ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو اس کے تین اوزان ہیں یا تو اس کا مضارع یَفْعَلُ کے وزن پر ہو گا یا یَفْعِلُ کے وزن پر یا یَفْعُلُ کے وزن پر ؛

۲:۔ جو ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو۔ اس کے دو اوزان ہیں۔ یا تو اس کا مضارع یَفْعَلُ کے وزن پر ہو گا یا یَفْعِلُ کے وزن پر ؛

Marfat.com

۳:۔ جو ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو اس کا مضارع صرف ایک وزن پر آتا ہے یعنی یَفعُلُ کے وزن پر۔

ان تینوں باتوں کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقشے پر غور کرو:۔

	ماضی	وزن ماضی	مضارع	وزن مضارع
(ا)	ضَرَبَ	فَعَلَ	یَضرِبُ	یَفعِلُ
	نَصَرَ	فَعَلَ	یَنصُرُ	یَفعُلُ
	فَتَحَ	فَعَلَ	یَفتَحُ	یَفعَلُ
(ب)	سَمِعَ	فَعِلَ	یَسمَعُ	یَفعَلُ
	حَسِبَ	فَعِلَ	یَحسِبُ	یَفعِلُ
(ج)	کَرُمَ	فَعُلَ	یَکرُمُ	یَفعُلُ

مندرجہ بالا نقشے سے ظاہر ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کے ماضی اور مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کو ملا کر پڑھیں تو چھ جوڑے ممکن ہیں۔ پس فعل ثلاثی مجرد کے چھ باب ہوئے جو حسب ذیل ہیں:۔

(ا) ۱:۔ فَعَلَ یَفعُلُ جیسے نَصَرَ یَنصُرُ۔

۲:۔ فَعَلَ یَفعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضرِبُ۔

۳:۔ فَعِلَ یَفعَلُ جیسے سَمِعَ یَسمَعُ۔

(ب) ۴:۔ فَعَلَ یَفعَلُ جیسے فَتَحَ یَفتَحُ۔

۵:۔ فَعُلَ یَفعُلُ جیسے کَرُمَ یَکرُمُ۔

۶:۔ فَعِلَ یَفعِلُ جیسے حَسِبَ یَحسِبُ۔

تم جانتے ہو کہ مندرجہ بالا چھ باب ایک اصول کے ماتحت وضع کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ان کی تعداد ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت

Marfat.com

کو مدنظر رکھ کر مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ پہلے تین ابواب میں ماضی و مضارع کے عین کلمے کی حرکت مختلف ہے اس لئے ان کو اُمُّ الْاَبْوَاب کہتے ہیں لفظ اُمٌّ یہاں اصول کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دوسری وجہ ان کو اُمُّ الْاَبْوَاب کہنے کی یہ ہے کہ بہت سے افعال انہی ابواب سے آئے ہیں۔ اگر تم نے اُمُّ الْاَمْرَاض (قبض) اور اُمُّ الْخَبَائِث (شراب) الفاظ سنے ہونگے تو دوسری وجہ کو بآسانی سمجھ لوگے۔ کیونکہ یہاں بھی اُمٌّ کا لفظ اُنہی معنوں میں آیا ہے۔ جُز (ب) کے تین ابواب میں چونکہ ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت متفق ہے۔ اس لئے ان کو فروع کہتے ہیں ۞

ہدائت :۔ مندرجہ بالا ابواب کے نقشے میں جو مثالیں دی گئی ہیں مثلاً ضَرَبَ ۔ یَضْرِبُ ۔ نَصَرَ یَنْصُرُ وغیرہ ان کو حفظ کر لو۔ کیونکہ صرف کی کتابوں میں یہ کثرت سے آتی ہیں۔ اور ان کو ابواب قرار دیا جاتا ہے مثلاً ہدائت نمبر۲ میں جو بات بیان کی گئی ہے۔ دیگر کتابوں میں تم اسے یوں پاؤ گے:۔ فَضِلَ یَفْضُلُ مِنْ قبیل تداخل کے ہے یعنی اس کی ماضی باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہے اور مضارع باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے ۞

ہدائت ۲ :۔ بعض صرفیوں کے نزدیک فعل ثلاثی مجرد کے دو اور باب ہیں۔ مثلاً ۱:۔ فَعِلَ یَفْعُلُ جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ ۲:۔ فَعُلَ یَفْعِلُ جیسے کَادَ (کَوُدَ) یَکَادُ (یَکْوُدُ) لیکن یاد رکھو ان کو باب کہنا غلطی ہے ۞

نکتہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہی فعل کو عرب کے بعض قبائل کسی

Marfat.com

طرح ادا کرتے ہیں اور بعض قبائل کسی طرح۔ اُن فعلوں میں سے ایک فعل ہے فَضِلَ۔ بعض قبائل اسے یوں ادا کرتے ہیں:۔ فَضِلَ یَفْضَلُ (یعنی باب فَعِلَ یَفْعَلُ کے مطابق) اور بعض قبائل یوں ادا کرتے ہیں:۔ فَضَلَ یَفْضُلُ (یعنی باب فَعَلَ یَفْعُلُ کے مطابق)۔

صرفیوں نے یوں کیا کہ ایک قبیلے کا ماضی کا صیغہ لیا اور دوسرے قبیلہ کا مضارع کا صیغہ لیا اور بنایا فَضِلَ یَفْضُلُ اور اس کو عربی دان یوں ادا کرتے ہیں:۔ فَضِلَ یَفْضُلُ مِنْ قَبِیْلِ تَدَاخُلْ کے ہے۔ یا:۔ فَضِلَ یَفْضُلُ میں تَدَاخُلْ ہے۔

"فَضِلَ یَفْضُلُ میں تَدَاخُلْ ہے"۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس میں تَدَاخُلِ لُغَتَیْن ہے یعنی دو علاقوں کی زبان کے الفاظ داخل کئے گئے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ لغت کہتے ہیں کسی علاقے کی زبان کو۔

ایسا ہی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کَادَ یَکَادُ باب فَعِلَ یَفْعَلُ سے ہیں کیونکہ کَادَ اصل میں کَوِدَ تھا۔ اور یَکَادُ اصل میں یَکْوَدُ تھا۔

نوٹ:۔ تم پوچھو گے کہ کَادَ کیسے اصل میں کَوِدَ تھا۔ یہ واؤ کہاں سے آگئی۔ اس سوال کا جواب تعلیلات کے بیان میں آئیگا۔

ہدایت یاد رکھو کہ فعل ثُلاثی مُجَرَّد کے سب اَفْعَال سَمَاعِی ہیں جس باب سے کوئی فعل سنا گیا ہے وہ اسی سے خاص ہے۔ ضَرَبَ سے مضارع یَضْرِبُ سنا گیا اور نَصَرَ سے یَنْصُرُ۔ اس میں قیاس کو دخل نہیں نیز بعض افعال دو بابوں سے سنے گئے اور دونوں سے آتے ہیں مثلاً

(۱) عَطَسَ (چھینکنا) سے دو طرح مضارع آتا ہے:۔ یَعْطِسُ۔

(۲)۔ یَعْطُسُ۔

Marfat.com

ہدائت:۔ تم ہرگز ہرگز یہ نہ فرض کرو کہ فلاں فعل ماضی یا مضارع کے عین کلمے کی حرکت فلاں ہوگی۔ بلکہ ہمیشہ لغات دیکھو

تنبیہ یہاں عربی کو بے قاعدہ مت کہنا کیونکہ ہر ایک زبان میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں مثلاً انگریزی میں فعل کی تین حالتیں لغات ہی سے معلوم ہوں گی۔ جیسے پہلی حالت seek (تلاش کرنا) دوسری حالت SOUGHT (تلاش کیا)۔ جب تم تحقیق کروگے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دیگر زبانوں کی نسبت عربی زبان بہت باقاعدہ ہے ؎

سُوَالات

۱:۔ بَابْ کسے کہتے ہیں۔ اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی بتاؤ؟

۲:۔ بَابْ کے لغوی اور اصطلاحی معنوں میں کیا مناسبت ہے؟

۳:۔ فعل ثلاثی مُجَرَّد کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بتاؤ کہ ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں؟ مثالوں سے واضح کرو ؎

۴:۔ بعض صرفیوں کے نزدیک فَضِلَ یَفْضُلُ اور کَادَ یَکَادُ فعل ثلاثی مجرّد کے دو مستقل باب ہیں۔ تمہاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ کیا تم ان صرفیوں سے اتفاق کرتے ہو؟ تفصیل کے ساتھ بیان کرو ؎

۵:۔ فعل ثلاثی مجرّد کے کون سے اَبْوَاب کو اُمُّ الْاَبْوَاب کہتے ہیں؟ اور کیوں؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

فِعل غیر ثُلاثی مُجرّد کے ابواب

عربی زبان میں فعل بلحاظ حروف کے دو قسم کا ہوتا ہے۔ **مُجَرَّدْ** اور **مَزِیْد فِیْہ**۔ فعل مجرّد وہ فعل ہے جس میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ عربی میں ہم یوں کہیں گے **مُجَرَّدٌ عَنِ الزِّیَادَۃِ**۔ لیکن فعل مزید فیہ وہ فعل ہے جس میں اصلی حروف کے علاوہ زائد حروف بھی ہوں۔ عربی میں ہم یوں کہیں گے فِعْلٌ مَزِیْدٌ فِیْہِ وہ فعل جس میں زیادتی ہے۔

مُجرّد اور مزید فیہ کی دو دو قسمیں ہیں (۱) ثُلَاثِیْ مُجَرَّدْ (۲) رُبَاعِیْ مُجَرَّدْ (۳) ثُلَاثِیْ مَزِیْد فِیْہ (۴) رُبَاعِیْ مَزِیْد فِیْہ۔ پیشتر اس کے کہ ان چاروں کی تعریفیں دی جائیں ایک بات سمجھ لو۔

جن پہلے حروف سے کوئی فعل بنتا ہے۔ ان کو اس کے **اصلی حروف یا مادہ** کہتے ہیں۔ عربی کا کوئی فعل تین حروف سے کم نہیں ہوتا اور نہ کسی فعل کے حروف چھ سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن فعل کے اصلی حروف زیادہ سے زیادہ چار ہو سکتے ہیں۔ جو حروف اصلی نہ ہوں ان کو **حُرُوفِ زوائد** کہتے ہیں۔ حروفِ زوائد یاد رکھنے کے واسطے مندرجہ ذیل میں سے کوئی جملہ یاد رکھو:۔ (۱) سَأَلْتُمُوْنِیْهَا (۲) اَلْیَوْمَ تَنْسَاهُ (۳) هَوِیْتُ السِّمَانَا (۴) اَمَانٌ وَتَسْهِیْلٌ۔

وہ فعل جس میں تین حروف ہوں اسے فِعْل ثُلَاثِیْ مُجَرَّدْ کہتے ہیں مثلاً خَرَجَ۔ نَصَرَ۔ کَتَبَ۔ فَتَحَ۔ ضَرَبَ وغیرہ۔ وہ فعل جس میں تین

Marfat.com

اصلی حروف ہوں اور باقی زائد اس کو فعل ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں۔ ثُلَاثِی اس لئے کہ اس میں تین اصلی حروف ہیں اور مزید فیہ اس لئے کہ اس میں زائد حروف ہیں۔ مثلاً اَخْرَجَ۔ (ہمزہ زائد) (۲) قَاتَلَ (الف زائد) (۳) عَلَّمَ (لام زائد) (۴) تَعَلَّمَ (ت اور لام زائد) ٭

(۴) جس فعل میں چار حروف ہوں اور چاروں اصلی ہوں اُسے رُباعی مجرّد کہتے ہیں۔ مثلاً دَحْرَجَ۔ تَرْجَمَ۔ غَرْغَرَ۔ زَلْزَلَ۔ وَسْوَسَ وغیرہ ٭

(۵) فعل جس میں چار اصلی حروف ہوں اور باقی زائد اُسے رُباعی مَزِید فِیہ کہتے ہیں مثلاً تَدَحْرَجَ۔ تَزَلْزَلَ وغیرہ ٭

ہدایت:۔ یاد رکھو عربی زبان میں بہت سے اَفعال ثُلاثی ہیں اور تھوڑے رُباعی ٭

فعل ثُلَاثی مَزِید فِیہ کے اَبْواب

حروف زوائد میں سے کبھی ایک حرف۔ کبھی دو حروف اور کبھی تین حروف فعل ثلاثی مجرّد کے ماضی کے ابتداء یا درمیان میں زیادہ کر کے **بارہ** قسم کے اَفعال بنائے گئے ہیں۔ جن کے مصادر مندرجہ ذیل اوزان پر آتے ہیں۔ اور ان اوزان کو ثلاثی مزید فیہ کے باب کہتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

(ا) جن کے ماضی میں ایک حرف زائد ہے وہ تین باب ہیں (۱) اِفْعَال (۲) تَفْعِیْل (۳) مُفَاعَلَہ ٭

(ب) جن کے ماضی میں دو حروف زیادہ ہیں وہ پانچ باب ہیں:۔ (۱) اِفْتِعَال (۲) اِنْفِعَال (۳) اِفْعِلَال (۴) تَفَعُّل (۵) تَفَاعُل ٭

(ج) جن کے ماضی میں تین حروف زیادہ ہیں وہ چار باب ہیں

Marfat.com

اِسْتِفْعَال (۲) اِفْعِیلَال (۳) اِفْعِیعَال (۴) اِفْعِوَّال ؛

نوٹ) ان اَبْوَاب کو تم ایک اور طریق سے بھی یاد رکھ سکتے ہو کہ سات ابواب باہمزۂ وصل ہیں اور پانچ ابواب بے ہمزۂ وصل - باہمزۂ وصل تو وہ ابواب ہیں جن کے پہلے ہمزۂ وصل آتا ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) اِفْتِعَال (۲) اِنْفِعَال (۳) اِفْعِلَال (۴) اِسْتِفْعَال (۵) اِفْعِیلَال (۶) اِفْعِیعَال (۷) اِفْعِوَّال ؛

بے ہمزۂ وصل وہ باب ہیں جن کے پہلے ہمزۂ وصل نہیں آتا - اور وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) اِفْعَال (۲) تَفْعِیل (۳) تَفَاعُل (۴) تَفَعُّل (۵) مُفَاعَلَہ ؛

ضروری ہدایات

ہر ایک باب کا علیحدہ علیحدہ بیان شروع کرنے سے پیشتر چند ایک ضروری ہدایات دینا مناسب معلوم ہوتا ہے:-

۱:- جس باب کے فعل ماضی میں کُل چار حروف ہوں خواہ سب اصلی ہوں - خواہ اصلی اور زائد دونوں ملاکر چار ہوں - اس کے مضارع معروف کی علامتِ مضارع (ا - ت - ی - ن) مضموم ہوگی - اور ایسا چار جگہ ہوتا ہے ثلاثی مزید فیہ کے تین ابواب اِفْعَال - تَفْعِیل اور مُفَاعَلَہ میں اور رباعی مجرّد کے باب فَعْلَلَۃٌ میں ؛

۲:- کتاب کے شروع میں تم کو بتایا گیا تھا کہ ہمزہ دو قسم کا ہوتا ہے هَمْزَةُ الْوَصْلِ اور هَمْزَةُ الْقَطْعِ - یاد رکھو ہمزۂ قطعی صرف باب اِفْعَال میں ہے باقی جس باب میں ہمزہ ہے وہ ہمزۂ وصل ہے - ہمزۂ قطعی

Marfat.com

وسط کلام میں ساقط نہیں ہوتا لیکن ہمزۂ وصل وسط کلام میں ساقط ہو جاتا ہے۔ ساقط سے یہ مراد نہیں کہ لکھنے میں بھی نہیں آتا۔ لکھنے میں تو آتا ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتا۔ مثلاً اَدْخِلْ باب افعال سے فعل امر ہے اگر یوں ہو فَادْخِلْ یعنی ہمزۂ قطعی اگر وسط کلام میں ہو تو ہم اسے ساقط نہیں کر سکتے۔ ہم کہیں گے فَ اَدْخِلْ لیکن اِسْتَغْفِرْ بابِ اِسْتِفْعَال سے ہے اگر اس کے پہلے کوئی حرف ہو تو ہمزہ ساقط ہو جائے گا۔ مثلاً۔ وَاسْتَغْفِرْ (اصل میں تھا وَاِسْتَغْفِرْ) تلفظ یوں ہوگا وَسْتَغْفِرْ ؛

۳:۔ لیکن یاد رکھو۔ جب فعل مضارع بنانے کے لئے علامتِ مضارع صیغۂ ماضی کے پہلے لگائی جائیگی تو ہمزہ بالکل ہی گر جائیگا یعنی لکھنے میں بھی نہیں آئیگا خواہ وہ ہمزۂ وصل ہو خواہ ہمزۂ قطعی مثلاً اَدْخَلَ سے یُدْخِلُ۔ اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ (۲) اِسْتَغْفَرَ سے یَسْتَغْفِرُ

نوٹ:۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمزۂ قطعی کے حذف ہونے کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔ اصل میں صیغہ واحد متکلّم میں ہمزہ دو دفعہ آتا تھا ایک ہمزۂ قطعی اور دوسرا ہمزۂ علامت مضارع اور صیغہ یوں تھا:۔ اُاَکْرِمُ دو ہمزہ کا یہ اجتماع ثقیل تھا۔ اس لئے ہمزہ قطعی حذف کر دیا گیا کیونکہ علامتِ مضارع کو حذف نہیں کر سکتے ؛

اب صیغہ واحد متکلم کے اتباع سے مضارع کے صیغوں سے جو اس باب سے ہیں ہمزہ گرا دیا گیا مثلاً۔ بجائے یُؤَکْرِمُ کے یُکْرِمُ رہ گیا ؛

ہدایت:۔ یاد رکھو۔ شعروں میں یُؤَکْرِمُ بھی دیکھنے میں آیا ہے ؛

۴:۔ تم نے اسم آلہ کے بیان میں پڑھا تھا کہ اسم آلہ صرف ثلاثی مجرّد افعال سے آتا ہے۔ لیکن اگر غیر ثلاثی افعال سے اسم آلہ کے معنی ادا کرنے

Marfat.com

ہوں تو مصدر کے پہلے مَابِہٖ لاؤ مثلاً مَابِہِ الْاِجْتِنَاب (پرہیز کرنے کا ذریعہ) ایسا ہی مَابِہِ الْاِسْتِعْمَالُ وغیرہ ۞

۵:۔ جس باب کے فعل ماضی میں پہلا حرف **ت** زائد ہو اس کے مضارع معروف کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوگا۔ دیکھو اَبْوَابْ تَفَعُّلْ۔ تَفَاعُلْ اور تَفَعْلُلْ ۞

نوٹ:۔ باب تَفَعْلُلْ رباعی مزید فیہ کا باب ہے ۞

۶:۔ سبق "خَوَاصُّ الْاَبْوَاب نمبر ۲"۔ میں تم کو ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و مزید کے ابواب کے معانی بتائے جائیں گے۔ اس لئے اس سبق میں تمہاری توجّہ اَفْعَال کی بناوٹ کی طرف ہونی چاہیئے ۞

(۱) بَابْ اِفْعَال

اس باب کے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب یوں بنتا ہے کہ فعل ماضی ثُلاثی مُجرّد کے اسی صیغے کے پہلے ہمزۂ قطعی لگا کر پہلے حرف کو ساکن کر دو مثلاً دَخَلَ (وہ داخل ہوا) سے اَدْخَلَ (اس نے داخل کیا) اوزان حسب ذیل ہیں:۔

مصدر	امر	مضارع	ماضی
اِفْعَالٌ	اَفْعِلْ	يُفْعِلُ	اَفْعَلَ

ہدایت:۔ ان اوزان کے مطابق تم تھوڑی سی کوشش سے صیغے بنا سکتے ہو مثلاً اَفْعَلَ کے وزن پر اَدْخَلَ (۲) يُفْعِلُ کے وزن پر يُدْخِلُ (۳) اَفْعِلْ کے وزن پر اَدْخِلْ (نوٹ) مضارع میں ہمزۂ قطعی حذف ہوگیا ہے ۞

Marfat.com

(۲) بَابْ تفعِیل

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب یوں بنتا ہے کہ فعل ماضی ثلاثی مجرد کے دوسرے حرف کو مکرر لایا جائے مثلاً قَطَعَ (اس نے کاٹا) سے قَطَّعَ (اس نے ٹکڑے ٹکڑے کیا) حرف ط پر تشدید کی علامت ظاہر کرتی ہے کہ یہ حرف مکرر آیا ہے۔ اوزان حسب ذیل ہیں:۔

مصدر	امر	مضارع	ماضی
تَفْعِیلٌ	فَعِّلْ	یُفَعِّلُ	فَعَّلَ

ہدائت:۔ یاد رکھو اس باب کے مصادر اکثر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں مثلاً تَجْرِبَۃٌ۔ تَبْصِرَۃٌ۔ تَفْرِقَۃٌ۔ تَذْکِرَۃٌ۔ تَسْمِیَۃٌ تَجْزِیَۃٌ ؛

کبھی اس باب کے مصادر کے اوزان تَفْعَالٌ۔ فَعَالٌ۔ تِفْعَالٌ۔ فِعَّالٌ اور فِعَالٌ ہوتے ہیں مثلاً تَکْرَارٌ۔ کَلَامٌ۔ سَلَامٌ۔ تِلْقَاءٌ۔ تِبْیَانٌ۔ کِذَّابٌ۔ کِذَابٌ ؛

(۳) بابِ مُفَاعَلَہ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ماضی ثلاثی مجرد کے پہلے حرف کے بعد الِف زیادہ کیا جاتا ہے مثلاً قَتَلَ سے قَاتَلَ ؛ اوزان حسب ذیل ہیں:۔

مصدر	امر	مضارع	ماضی
مُفَاعَلَۃٌ	فَاعِلْ	یُفَاعِلُ	فَاعَلَ

ہدائت:۔ اس باب کا مصدر عموماً فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً قِتَالٌ لڑنا۔ ایسا ہی جِدَالٌ۔ فِرَاقٌ۔ اور کبھی فِیعَالٌ کے وزن پر آتا ہے

Marfat.com

مثلاً قِیْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ ؛ یاد رکھو اس باب کے فعل ماضی معروف کا الف ماضی مجہول میں واؤ سے بدل جاتا ہے مثلاً قَاتَلَ سے قُوْتِلَ (۲) خَاطَبَ سے خُوْطِبَ ؛

(۴) بابِ تفعُّل

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ماضی ثلاثی مجرد کے شروع میں **ت** بڑھائی جاتی ہے اور فعل ثلاثی مجرد کے دوسرے حرف کو مکرر لاتے ہیں مثلاً عَلِمَ سے تَعَلَّمَ۔ اوزان حسب ذیل ہیں:۔

مصدر	امر	مضارع	ماضی
تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلْ	یَتَفَعَّلُ	تَفَعَّلَ

ہدائت:۔ یاد رکھو اس باب کے مضارع معروف کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے مثلاً تَعَلَّمَ سے یَتَعَلَّمُ ؛

نکتہ:۔ اس باب کے فعل مضارع معروف کے کسی صیغے میں اگر دو **ت** جمع ہو جائیں تو ہم ایک کو حذف کر سکتے ہیں مثلاً قرآن پاک میں آتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اترتے ہیں فرشتے اصل میں تھا تَتَنَزَّلُ ؛ (۲) تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُ (علم الصّیغہ صفحہ ۲۵)

ہدائت: تمہاری توجّہ الفاظ کے تلفّظ کی طرف خاص ہونی چاہیے۔ بہت سے طالب علم مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفّظ کرتے وقت آخری سے پہلے حرف پر زبر پڑھتے ہیں لیکن پیش پڑھنا چاہیے ؛

تَحَمُّلُ۔ تَغَیُّرُ۔ تَکَلُّف۔ تَعَلُّق۔ تَبَسُّم۔ تَعَجُّبُ وغیرہ ؛

Marfat.com

(۵) بَابِ تَفَاعُلْ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ثلاثی مجرد کے پہلے **ت** اور پہلے حرف کے بعد **اَلِف** بڑھاتے ہیں مثلاً قَتَلَ سے تَقَاتَلَ ۔ اوزان حسب ذیل ہیں :-

مصدر	امر	مضارع	ماضی
تَفَاعُلْ	تَفَاعَلْ	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعَلَ

ہدایات:- اس باب کے مضارع معروف کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے ۔ مثلاً تَقَابَلَ سے يَتَقَابَلُ ۔

ماضی مجہول میں اَلِف واؤ سے بدل جاتا ہے مثلاً تَقَاتَلَ سے تُقُوْتِلَ ۔ تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ ۔

نکتہ:- اس باب کے فعل مضارع معروف کے کسی صیغے میں اگر دو **ت** جمع ہو جائیں تو کبھی ایک کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً تَبَاعَدُ جو اصل میں تھا تَتَبَاعَدُ (۲) تَتَظَاهَرُوْنَ سے تَظَاهَرُوْنَ مثلاً تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پارہ ۱)

نوٹ:- ایک **ت** حذف کرنے سے بَابِ تَفَعُّلْ اور تَفَاعُلْ میں جو صیغے مضارع معروف کے بنتے ہیں اُن میں اور باب تَفْعِيْل اور مُفَاعَلَہ کے انہی صیغوں میں طالب علم کو غور سے فرق کرنا چاہئے ۔ مثلاً :-

۱:- تَكَسَّرُ (اصل میں تھا تَتَكَسَّرُ) یہ باب تَفَعُّلْ سے ہے ۔

۲:- تُكَسِّرُ یہ باب تَفْعِيْل سے ہے ۔

فرق:- مثال نمبر ایک میں ت مَفْتُوْح ہے اور عین کلمہ (س) بھی مفتوح ہے لیکن مثال نمبر ۲ میں ت مضموم ہے اور عین کلمہ مکسور ہے ۔

Marfat.com

۱:- تَبَاعَدَ اصل میں تَتَبَاعَدَ تھا، اور یہ باب تَفَاعُلٌ سے ہے ؛

۲:- تُبَاعِدُ یہ بابِ مُفَاعَلَہ سے ہے ؛

فرق :- ان مثالوں میں بھی وہی فرق ہے جو پہلی دو مثالوں میں ہے ؛

(۶) بابِ اِنْفِعَالٌ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ماضی ثلاثی مجرد کے پہلے دو حرف لگائے جاتے ہیں :- ہمزۂ وصل اور نون ساکن مثلاً قَسَمَ سے اِنْقَسَمَ اوزان حسب ذیل ہیں :-

مصدر	امر	مضارع	ماضی
اِنْفِعَالٌ	اِنْفَعِلْ	یَنْفَعِلُ	اِنْفَعَلَ

ہدایات ۱:- وہ اَفعال جن کے شروع میں أ - و - ی - ر - ل - ن ہو ان سے یہ فعل نہیں آتا مثلاً نَدِمَ سے اِنْنَدَمَ نہیں آئیگا جو چند اَفعال آج کل بولے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں اِنْوَلَدَ - اِنْوَجَدَ اِنْصَرَ اِنْاَخَذَ ؛

۲:- ماضی کے پہلے جو ہمزۂ وصل ہے علامت مضارع کے آنے سے حذف ہو جاتا ہے مثلاً اِنْفَعَلَ سے یَنْفَعِلُ (۲) اِنْقَسَمَ سے یَنْقَسِمُ ؛

۳:- اس باب سے مجہول کے صیغے نہیں آتے ۔ کیونکہ اس باب کے صیغے عموماً معنی میں مجہول ہوتے ہیں مثلاً اِنْقَسَمَ تقسیم ہو گیا ۔ جب ہم کہتے ہیں اِنْقَسَمَ الطَّعَامُ کھانا تقسیم ہو گیا تو ظاہر ہے کسی نے تقسیم کیا ہو گا ۔ لہذا اِنْقَسَمَ معنیً مجہول ہے ؛

(۷) بابِ اِفْتِعَالٌ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے

Marfat.com

فعل ماضی ثلاثی مجرد میں دو حرف زیادہ کئے جاتے ہیں یعنی شروع میں ہمزۂ وصل اور فاء کلمے کے بعد "ت"۔ اوزان حسب ذیل ہیں :۔

مصدر	امر	مضارع	ماضی
اِفْتِعَالٌ	اِفْتَعِلْ	یَفْتَعِلُ	اِفْتَعَلَ

ہدایات ۱:۔ اگر اس باب کے فا کلمہ میں **ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ** ہو تو اِفْتِعَال کا حرف **ت** حرف **ط** سے بدل جاتا ہے مثلاً :۔

(۱) اِضْطَرَبَ جو اصل میں اِضْتَرَبَ تھا ؛

(۲) اِصْطَحَبَ جو اصل میں اِصْتَحَبَ تھا ؛

(۳) اِطَّلَعَ جو کہ اِطْتَلَعَ تھا ؛

(۴) اِظَّلَمَ جو کہ اِظْتَلَمَ تھا ؛

۲:۔ اگر فا کلمہ **د ۔ ذ ۔ ز** ہو تو **ت** کو **د** یا **ذ** یا **ز** سے تبدیل کیا جاتا ہے مثلاً :۔

(۱) ذَکَرَ سے اِذَّکَرَ جو اصل میں اِذْتَکَرَ تھا ؛

(۲) زَجَرَ سے اِزْدَجَرَ جو اصل میں اِزْتَجَرَ تھا ؛

(۳) ذَخَرَ سے اِذَّخَرَ یا اِدَّخَرَ جو اصل میں اِذْتَخَرَ تھا ؛

نوٹ:۔ مثال نمبر ۳ میں دال بھی ہے اور ذال بھی۔ اب سوال یہ ہے کس کو ترجیح دیں یہ محاورہ پر منحصر ہے۔ مثلاً اِذَّخَرَ کی بجائے اِدَّخَرَ بہتر ہے (دال بہتر ہے) ؛

(۸) بَابِ اِسْتِفْعَالٌ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ماضی ثلاثی مجرد کے پہلے "اِسْتَ" بڑھاتے ہیں مثلاً غَفَرَ سے

Marfat.com

اِسْتَغْفَرَ - اوزان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِسْتَفْعَلَ	یَسْتَفْعِلُ	اِسْتَفْعِلْ	اِسْتِفْعَالٌ

ہدایات:- بابِ اِفْعَال اور بابِ اِسْتِفْعَال کے متعلق یاد رکھو کہ جب یہ باب اَجْوَف ہوں یعنی جب ان کا عین کلمہ حرف علت ہو تو مصدر سے عین کلمہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں ۃ زیادہ کی جاتی ہے مثلاً (۱) اِعْوَانٌ سے اِعَانَۃٌ (۲) اِقْوَامٌ سے اِقَامَۃٌ (باب افعال کی مثالیں) بابِ اِسْتِفْعَال کی مثالیں حسب ذیل ہیں:-
(۱) اِسْتِعْوَانٌ سے اِسْتِعَانَۃٌ (۲) اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَۃٌ ؛

ضروری نوٹ:- یاد رکھو ثلاثی مزید فیہ کے آٹھ باب بہت مشہور ہیں۔ ان کا بیان ہو چکا ہے۔ باقی ابواب میں سے بابِ اِفْعِلَال اسلئے مشہور رہے کہ رنگ اور عیب کے افعال اس سے بہت آتے ہیں بابِ اِفْعِیْلَال سے بھی رنگ اور عیب کے افعال آتے ہیں ؛

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان چار ابواب کے اوزان دینے کی بجائے افعال ہی دیئے جائیں کیونکہ ان ابواب سے چند ہی افعال آتے ہیں ؛

(۹) بابِ اِفْعِلَال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ	اِحْمِرَارٌ

(۱۰) بابِ اِفْعِیْلَال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِدْھَامَّ	یَدْھَامُّ	اِدْھَامَّ اِدْھَامِمْ	اِدْھِیْمَامٌ

Marfat.com

(۱۱) بَابِ اِفْعِيْعَال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِخْشَوْشَنَ	یَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	اِخْشِیْشَانٌ

(۱۲) بَابِ اِفْعِوَّال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِجْلَوَّذَ	یَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	اِجْلِوَّاذٌ

ہدایات:- یاد رکھو ان چاروں ابواب سے مجہول کا صیغہ نہیں آتا۔

رُباعی مجرّد کا باب

فعل رُباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے یعنی **فَعْلَلَةٌ** نیز اس کا مصدر کبھی **فِعْلَال** کے وزن پر آتا ہے اوزان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	دَحْرَجَةٌ

نوٹ:- اس سے مجہول کا صیغہ آتا ہے۔ مثلاً دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ۔

رُباعی مزید فیہ کے ابواب

رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں تَفَعْلُلٌ۔ اِفْعِنْلَالٌ اور اِفْعِلَّال۔ ان میں سے صرف ایک باب یعنی تَفَعْلُلٌ مشہور ہے۔ باقیوں سے بہت کم افعال آتے ہیں۔

Marfat.com

(۱) بَابِ تفعلل

ماضی	مضارع	امر	مصدر
تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	تَدَحْرُجٌ

(۲) بَابِ اِفْعِنْلَال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) بَابِ اِفْعِلَّال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعْرِرْ	اِقْشِعْرَارٌ

ہدایت ۱:۔ یاد رکھو ان ابواب سے مجہول کا صیغہ نہیں آتا ؞

۲:۔ بَابِ تَفَعْلُل میں ایک حرف زائد ہے اور باقی دو میں دو دو حرف زائد ہیں ؞

صَرْفِ کَبِیْر اور صَرْفِ صَغِیْر

صَرْف یعنی گردان کی دو قسمیں ہیں (۱) صَرْفِ کَبِیْر یعنی بڑی گردان (۲) صَرْفِ صَغِیْر یعنی چھوٹی گردان ؞

صرف کبیر تو ایک فعل کے تمام صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً ضَرَبَ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا وغیرہ ...... الخ اسی طرح یَضْرِبُ یَضْرِبَانِ۔ یَضْرِبُوْنَ وغیرہ الخ ایسا ہی فعل امر کی گردان۔ فعل نہی کی گردان اسم فاعل کی گردان۔ اسم مفعول کی گردان وغیرہ وغیرہ ہیں سے ہر ایک کو صَرْفِ کَبِیْر کہیں گے ؞

صَرْفِ صَغِیْر میں ہر صَرْفِ کَبِیْر کے ایک پہلے صیغہ کو لے کر

Marfat.com

سب صیغوں کو یک جا جمع کر کے ایک گردان کی صورت بنا لیا جاتا ہے مثلاً

نمونہ صَرْفِ صَغِیر

ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر معروف	اسم فاعل
ضَرَبَ	یَضْرِبُ	ضَرْبًا (مارنا)	(فَهُوَ) ضَارِبٌ
ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر مجہول	اسم مفعول
(وَ) ضُرِبَ	یُضْرَبُ	ضَرْبًا (مارا جانا)	(فَذَاكَ) مَضْرُوْبٌ
فعل جحد معروف	فعل جحد مجہول	مضارع منفی معروف	مضارع منفی مجہول
لَمْ یَضْرِبْ	لَمْ یُضْرَبْ	لَا یَضْرِبُ	لَا یُضْرَبُ
مستقبل منفی مؤکد معروف	مستقبل منفی مؤکد مجہول	امر حاضر معروف	امر حاضر مجہول
لَنْ یَضْرِبَ	لَنْ یُضْرَبَ	(الْاَمْرُ مِنْهُ) اِضْرِبْ	لِتُضْرَبْ
امر غائب معروف	امر غائب مجہول	نہی حاضر معروف	نہی حاضر مجہول
لِیَضْرِبْ	لِیُضْرَبْ	لَا تَضْرِبْ	لَا تُضْرَبْ

نہی غائب معروف	نہی غائب مجہول	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل مذکر	اسم تفضیل مؤنث
لَا یَضْرِبْ	لَا یُضْرَبْ	اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَضْرِبٌ	اَلْآلَةُ مِنْهُ مِضْرَبٌ	اَلْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَضْرَبُ	اَلْمُؤَنَّثُ مِنْهُ ضُرْبٰى

اب تم خود ہر ایک باب کی صرف صغیر کرو لیکن وہ مندرجہ بالا گردان سے چھوٹی ہو اس میں صرف دس صیغے ہوں مثلاً بابِ افعال کی گردان یوں ہو گی۔

ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر معروف	اسم فاعل	ماضی مجہول
اَكْرَمَ	یُكْرِمُ	اِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	اُكْرِمَ
مضارع مجہول	مصدر مجہول	اسم مفعول	امر	نہی
یُكْرَمُ	اِكْرَامًا	مُكْرَمٌ	اَكْرِمْ	لَا تُكْرِمْ

Marfat.com

سُوَالات

۱:۔ فعل ثلاثی مزید فیہ کسے کہتے ہیں اور اس کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے؟

۲:۔ فعل رباعی مجرد اور مزید فیہ کے کتنے باب ہیں ہر ایک کا نام بتاؤ۔

۳:۔ ایک حرف کی زیادت والے۔ دو حرف کی زیادت والے۔ اور تین حروف کی زیادت والے۔ ثلاثی مزید فیہ کے کون کون سے باب ہیں؟

۴:۔ ثلاثی مزید فیہ کے کون سے باب باہمزہ وصل ہیں اور کونسے بے ہمزہ وصل؟

۵:۔ ثلاثی مزید فیہ کے کن کن بابوں میں فعل مضارع معروف کی علامت مضموم ہوتی ہے اور کس قاعدے سے؟

۶:۔ وہ کون سے باب ہیں جن کے مضارع معروف کا ماقبل آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور کس قاعدے سے؟

۷:۔ مندرجہ ذیل کیا فعل۔ کیا صیغے اور کس باب سے ہیں؟:۔

يُدْخِلُ۔ عَلَّمَ۔ يَتَعَلَّمُ۔ قَاتَلَ۔ اِكْتَسَبَ۔ تَقَابَلَ۔ تَقَاتَلُ۔ اَقْتِلُ؛

۸:۔ اِصْطَحَبَ۔ اِطَّلَعَ۔ تَنَزَّلُ کونسے باب سے ہیں اور کیا صیغے ہیں؟ یہ اصل میں کیا تھے؟ ان سے کونسا حرف گرا اور کس قاعدے سے؟

۹:۔ بَابِ اِفْتِعَالُ۔ بَابِ تَفَاعُلُ اور بَابِ اِسْتِفْعَالُ سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر کیسے بنتا ہے؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

ہفت اقسام

اَسماء اور افعال صحّت اور علّت کے رو سے چار قسموں میں تقسیم کئے گئے ہیں:- (۱) صَحِیْح (۲) مُعْتَلّ (۳) مَھْمُوْز (۴) مُضَاعَف ؛

صَحِیْح وہ اسم یا فعل ہے جس کا **فَ** یا **عَ** یا **لَ** کلمہ (یعنی کوئی اصلی حرف) نہ حرف علت ہو۔ نہ ہمزہ ہو اور نہ اُس میں ایک جنس کے دو حرف ہوں مثلاً رَجُلٌ۔ نَصَرَ۔ ضَرَبَ۔ اِجْتَنَبَ وغیرہ ؛

مُعْتَلّ وہ اسم یا فعل ہے جس کا **فَ** یا **عَ** یا **لَ** کلمہ حرف علّت ہو مثلاً۔ قَالَ۔ حَیٌّ۔ وَجَدَ۔ نُوْرٌ۔ وَجْہٌ وغیرہ ؛

مَھْمُوْز وہ اسم یا فعل ہے جس کا **فَ** یا **عَ** یا **لَ** کلمہ ہمزہ ہو مثلاً اَمَرَ۔ اَکَلَ۔ قَرَأَ۔ اِبِلٌ۔ رَأْسٌ۔ جُزْءٌ ؛

مُضَاعَف وہ اسم یا فعل ہے جس کے دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔ مثلاً مَدَّ جو اصل میں مَدَدَ ہے۔ ضَلَّ جو اصل میں ضَلَلَ ہے۔ حَرَّ جو اصل میں حَرَرَ ہے۔ ایسا ہی سَبَبٌ۔ صَفْصَفٌ (ہموار زمین) اور زَلْزَلَ مضاعف ہیں ؛

مُعْتَلّ کے اقسام

مُعْتَلّ کی چار قسمیں ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

۱:- **مُعْتَلُّ الْفَاءِ**:- جس مُعْتَلّ کا فَ کلمہ حرف علّت ہو اُسے مُعْتَلُّ الْفَاءِ کہتے ہیں۔ مثلاً وَعَدَ۔ وَصَلَ۔ یَسَرَ وغیرہ ؛

Marfat.com

ہدائت:۔ یاد رکھو مُعتَل فاء کی بجائے **مِثال** بھی کہتے ہیں۔
مُعتَل فاء کی وجہ تسمیہ تم سمجھ گئے ہو گے کہ چونکہ فؔ کلمہ حرف علّت ہے اس لئے یہ نام دیا گیا۔

مِثَال اس لئے کہتے ہیں کہ فعل مُعتَل کا ماضی کا صیغہ فعل صحیح کے **مِثل** ہوتا ہے مثلاً وَعَدَ۔ یَسَرَ۔ وَصَلَ وغیرہ۔ نیز اس کی گردان بھی مثل صحیح کے ہوتی ہے۔ مثلاً **وَعَدَ وَعَدَا وَعَدُوْا** الخ

۲:۔ مُعْتَلُّ الْعَیْن:۔ جس مُعتَل کا عین کلمہ حرف عِلّت ہو اُسے مُعتَلُّ العینِ کہتے ہیں مثلاً قَالَ۔ قَوْلٌ۔ بَیْعٌ۔ لَیْلٌ۔ نُوْرٌ وغیرہ۔

ہدائت:۔ مُعتَل عین کا دوسرا نام ہے **اَجْوَف** اور اَجْوَف کے معنی ہیں "کھوکھلا"۔ اَجْوَف اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں (درمیان میں) کوئی حرف صحیح نہیں "جوف یعنی شکم او خالی است از حرف صحیح" (دستور المبتدی)

۳:۔ مُعْتَلُّ اللَّام:۔ جس مُعتَل کا لام کلمہ حرف علت ہو اُسے مُعتَل لام کہتے ہیں مثلاً دَعَا۔ سَعْیٌ۔ رَمْیٌ وغیرہ۔

ہدائت:۔ مُعتَل لام کا دوسرا نام ہے **نَاقِص** اور ناقص اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کے آخر میں حرف علّت کا ہونا اس کے نقص کا باعث ہے یعنی آخر سے ادھورا ہے۔

۴:۔ لَفِیف یا مُعتَل بدو حرف:۔ جس مُعتَل میں دو حرف علت ہوں اُسے لَفِیف یا مُعتَل بدو حرف کہتے ہیں۔ مثلاً وَلِیَ۔ وَحْیٌ۔ وَیْلٌ وغیرہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) لَفِیف مَفْرُوق (۲) لَفِیف مَقْرُون۔

ہدائت:۔ اگر فاء کلمہ اور لام کلمہ حرف علت ہوں تو اُسے **لَفِیف** مَفْرُوق کہتے ہیں کیونکہ عین کلمہ میں جو حرف صحیح ہوتا ہے وہ دونوں حروف

Marfat.com

علّت میں فرق کر دیتا ہے ان کو جدا کر دیتا ہے مثلاً وَقِیَ۔ وَلِیَ درمیانی حرف قاف اور لام حرف صحیح ہیں۔

اگر فاء کلمہ اور عین کلمہ یا عین کلمہ اور لام کلمہ حرف علّت ہو تو اُسے لَفِیفِ مَقْرُوْن کہتے ہیں مثلاً وَیْلٌ۔ طَوَی۔ شَوَی وغیرہ۔ اس کو لَفِیفِ مَقْرُوْن اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حرف علّت نزدیک کئے گئے ہیں۔ مَقْرُوْن کا لفظ قَرَنَ سے ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ ساتھ ملانا۔ جوڑنا۔ نزدیک نزدیک کرنا۔ اور لَفِیف کے معنی ہیں "ڈھانپا ہُوا" چونکہ اس میں حروفِ علّت کی کثرت ہے یا یوں کہو کہ یہ فعل حروفِ علّت سے گھرا یا ڈھانپا ہُوا ہے اس لئے اسے لَفِیف کہتے ہیں۔

(۱) مثال کی دو قسمیں ہیں:۔

۱:۔ مِثال واوی:۔ جبکہ فاء کلمہ واؤ ہو جیسے وَعَدَ۔ وَصَلَ۔

۲:۔ مِثال یائی:۔ جبکہ فاء کلمہ یاء ہو جیسے یَسَرَ۔ یَتِمَ۔

ہدایت:۔ یاد رکھو تیسری قسم نہیں ہو سکتی کیونکہ الف ساکن ہوتا ہے اور وہ فاء کلمہ میں نہیں آ سکتا۔ لہٰذا مِثال اَلِفی ناممکن ہے۔ کتاب کے شروع میں تم نے الف اور ہمزہ میں جو فرق پڑھا تھا اسے دہراؤ۔ پھر تم یہ نکتہ سمجھ جاؤ گے۔

(۲) اَجْوَف کی دو قسمیں ہیں:۔

۱:۔ اَجْوَف وَاوِی:۔ جبکہ عین کلمہ واؤ ہو مثلاً قَالَ (جو اصل میں قَوَلَ تھا)

۲:۔ اَجْوَف یائی:۔ جبکہ عین کلمہ یاء ہو مثلاً بَاعَ (جو اصل میں بَیَعَ تھا)

(۳) ناقص کی دو قسمیں ہیں:۔

۱:۔ ناقص واوی مثلاً دَعَا (اصل میں دَعَوَ تھا)۔

Marfat.com

۲:۔ ناقص یائی:۔ مثلاً رَمٰی (اصل میں رَمَیَ تھا)

(۴) مَھْمُوْز کے تین اقسام ہیں:۔

۱:۔ مَھْمُوْزُ الْفَاءِ:۔ جبکہ فاء کلمہ ھمزہ ہو جیسے أَمَرَ۔ اِبِلٌ وغیرہ ۔

۲:۔ مَھْمُوْزُ الْعَیْنِ:۔ جبکہ عین کلمہ ھمزہ ہو جیسے رَأْسٌ۔ سَأَلَ وغیرہ ۔

۳:۔ مَھْمُوْزُ اللَّامِ:۔ جبکہ لام کلمہ ھمزہ ہو جیسے قَرَءَ۔ جُزْءٌ وغیرہ ۔

(۵) مُضَاعَفْ کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ ثُلَاثِیْ مُضَاعَفْ:۔ جبکہ عَیْنْ اور لَام کلمہ یا فَاء اور عَیْن کلمہ یا فَاء اور لام کلمہ ایک جنس سے ہو مثلاً:۔

۱:۔ فَرَّ (عَیْن اور لَام کلمہ ایک جنس) ۔

۲:۔ دَدَنٌ (فاء اور عین کلمہ ایک جنس) ۔

۳:۔ قَلِقَ (فاء اور لام کلمہ ایک جنس) ۔

۲:۔ رُبَاعِیْ مُضَاعَفْ:۔ یہ وہ فعل ہے جس کا فاء کلمہ اور لام اول ایک جنس سے ہو اور عَیْن کلمہ اور لام ثانی ایک جنس سے ہو مثلاً زَلْزَلَ (ہلایا) ذَبْذَبَ (رنجیدہ کیا) صَفْصَفٌ (ہموار زمین) ۔

صَحِیْح۔ مِثَال۔ مُضَاعَفْ۔ لَفِیْفْ۔ نَاقِصْ۔ مَھْمُوْز اور اَجْوَفْ کو صرفیوں نے ھفت اقسام (سات قسمیں) کا نام دیا ہے۔ اور ان کو شعر میں یوں بیان کیا جاتا ہے

صَحِیْح است و مِثَال است و مُضَاعَفْ
لَفِیْف و نَاقِص و مَھْمُوْز و اَجْوَفْ

ہدایت:۔ آئندہ سبقوں میں اُن اصطلاحات کو تحریر میں لایا جائیگا جن کو اس سبق میں بیان کر دیا گیا ہے اس لئے ان کو اچھی طرح سمجھ لو تاکہ

Marfat.com

دوسرے سبقوں کے سمجھنے میں دقت نہ ہو؛

سُوَالات

۱:۔ فعل صحیح اور فعل مُعتل سے تم کیا سمجھتے ہو مثالوں سے واضح کرو۔

۲:۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کو مثالوں سے واضح کرو:۔

مُضَاعَف۔ مَهْمُوز۔ مِثَال۔ اَجْوَف۔ نَاقِص۔ لَفِیف؛

۳:۔ ہفت اقسام سے صرف میں کیا مراد ہے مثالوں سے واضح کرو؛

۴:۔ لَفِیفِ مَفْرُوق اور لَفِیفِ مَقْرُون میں کیا فرق ہے مثالوں سے سمجھاؤ؛

۵:۔ مِثَال وادی اور مِثَال یائی سے تم کیا سمجھتے ہو؟ ایسا ہی اَجْوَف وَاوِی اور اَجْوَف یائی نیز ناقص وادی اور ناقص یائی سے کیا مراد ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ؛

۶:۔ مَهْمُوز کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی مثال دو؛

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

خَوَاصُّ الْاَبْوَاب (نمبر۱)

خواص جمع ہے خاصہ کی اور خاصہ کہتے ہیں کسی شے کی خاص صفت یا خاصیت کو۔ لیکن صرفیوں کی اصطلاح میں کسی باب کے خواص سے مراد اس باب کے معانی ہیں؛

یاد رکھو۔

اہل لغت خاصہ کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ خَاصَّةُ الشَّیْءِ مَا یُوْجَدُ فِیْهِ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِهٖ

Marfat.com

(۱) بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ مثلاً نَصَرَ يَنْصُرُ

۱:- اس باب کا مشہور خاصہ مُغَالَبَہ ہے۔ مُغَالَبَہ کی تعریف کئی طریقوں سے کی گئی ہے مثلاً:- (۱) مُغَالَبَہ کہتے ہیں ایک فعل کا کسی صیغۂ باب مُفَاعَلَہ کے بعد واسطے اظہار غَلَبَہ اَحَدُ الطَّرَفَیْن کے ذکر کرنا (۲) مُغَالَبَہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہار غلبہ کے واسطے باب مُفَاعَلَہ کے بعد لائیں۔

اسی قسم کی اور تعریفیں ہیں لیکن تم اس بات کو یوں سمجھو:-

دو شخص ایک کام میں شریک تھے۔ ہر ایک یہی کوشش کر رہا تھا۔ کہ میں دوسرے پر غالب آجاؤں۔ دونوں کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ ایک ان میں سے دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔ وہ اب اس بات کو بتانا چاہتا ہے وہ اسے یوں بیان کریگا:

۱:- خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ۔ زید اور میں آپس میں جھگڑے پس میں جھگڑے میں اس پر غالب آیا۔

۲:- یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ زید اور میں آپس میں جھگڑتے ہیں مگر میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں۔

نوٹ:- مغالبہ کی تعریف میں باب **مفاعلہ** کا ذکر تھا۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ خَاصَمَنِیْ اور یُخَاصِمُنِیْ باب مفاعلہ سے ہیں۔ ان کے بعد جو صیغے آئے ہیں یعنی خَصَمْتُ اور اَخْصُمُ یہ باب فَعَلَ یَفْعُلُ کے صیغوں کے مطابق ہیں۔ فَعَلَ سے واحد متکلم کا صیغہ فَعَلْتُ ہے اور اس کے وزن پر خَصَمْتُ ہے۔ ایسا ہی یَفْعُلُ سے واحد متکلم کا صیغہ اَفْعُلُ ہے اور اس کے وزن پر اَخْصُمُ ہے۔

اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ کس طرح ایک فعل باب مُفَاعَلَہ کے بعد

Marfat.com

اظہارِ غلبہ کے واسطے لایا جاتا ہے اور کیسے اس کا وزن باب فَعَلَ یَفْعُلُ کے مطابق ہوتا ہے:

نُکتہ:۔ اچھی طرح یاد رکھو کہ باب مُفَاعَلَہ کے صیغے کے بعد جو بھی فعل اظہارِ غلبہ کے واسطے (مندرجہ بالا مثالوں کے مطابق) لاؤ۔ اس کا وزن باب نَعَلَ یَنْعُلُ کے صیغوں کے مطابق لاؤ۔ خواہ وہ فعل باب فَعَلَ یَفْعُلُ سے نہ بھی ہو۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھو کہ وہ فعل یا تو **صحیح** ہو یا **اَجْوَفْ واوِی** ہو یا **نَاقِص واوِی** ہو مثلاً:۔

(۱) یُضَادِبُنِی زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ زید میں اور مجھ میں مارکٹائی ہوتی ہے مگر میں مارکٹائی میں غالب آتا ہوں:

نوٹ:۔ تم سمجھ گئے ہو گے کہ ضَرَبَ سے مضارع صیغہ واحد متکلم تو اَضْرِبُ ہے حرف ب مکسور ہے۔ لیکن اس مثال میں یہ حرف مضموم ہے۔ کیونکہ اَفْعُلُ کے وزن پر آنا لازمی ہے:

(۲) کَارَمَنِی فَکَرَمْتُہٗ۔ اس نے مجھ سے بخشش میں مقابلہ کیا اور میں نے اس سے کیا مگر میں بخشش میں اس پر غالب آیا:

نوٹ:۔ یہاں اصلی فعل کَرُمَ تھا چاہئے تھا کَرُمْتُ مگر صیا بر زبر ہے

(۳) قَاوَلَنِی فَقُلْتُہٗ میں نے اور اس نے گفتگو کی پس میں گفتگو میں غالب آیا: (اجوف واوی):

(۴) غَازَانِی فَغَزَیْتُہٗ میں نے اور اس نے جنگ کی پس میں جنگ میں غالب آیا: (ناقص واوی):

نوٹ:۔ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا (۲) غَزَا اصل میں غَزَوَ تھا:

ہدایت:۔ مندرجہ بالا نکتے کو (جسے یقیناً تم سمجھ گئے ہونگے) صرفیوں نے یوں بیان کیا ہے

Marfat.com

جو فَعَلَ مُفَاعَلَہ کے بعد غلبہ کے معنی دے وہ خواہ فَعَلَ یَفْعَلُ سے نہ بھی ہو تو بھی وہ فَعَلَ یَفْعُلُ ہی سے لایا جائیگا۔

اور اس فَعَلَ کو وہ کہتے ہیں فَعَلَ الدَّالُ عَلَی الْغَلَبَۃِ یعنی وہ فعل جو غلبہ پر دلالت کرتا ہے۔ اس باب کے دیگر خواص حسب ذیل ہیں :-

۲:- اَلْعَمَلُ :- مثلاً جَدَرَ (دیوار بنائی) اس کا ماخذ ہے جَدْرٌ (دیوار)

۳:- اَلْبُلُوْغُ :- یعنی ماخذ کے اندر پہنچنا۔ مثلاً غَرَضَ (نشانہ کے اندر پہنچ گیا) غَرَضٌ (نشانہ) اس کا ماخذ ہے۔

۴:- اَلْاَخْذُ :- مثلاً ثَلَثَ (تہائی لی) خَمَسَ (پانچواں حصہ لیا)۔

ہدایت:- یاد رکھو باب فَعَلَ یَفْعُلُ کے اَفْعَال عموماً لازم ہوتے ہیں بالخصوص اس وقت جبکہ ان کا مصدر فُعُوْلٌ کے وزن پر ہو مثلاً دُخُوْلٌ داخل ہونا۔ خُرُوْجٌ نکلنا۔

فِہرستِ اَفْعَال

تم جانتے ہو کہ فعل ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لغت ہی سے معلوم ہو سکتی ہے اور طالب علم اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ ہر ایک فعل کے لئے وہ لغت دیکھے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ہر ایک باب کے آخر میں چند ایک افعال دیئے جائیں تاکہ آپ کو عربی سیکھنے میں سہولت ہو۔

فہرست میں فعل ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب دیا جائیگا۔ مضارع کا صیغہ تم خود بنا سکتے ہو مثلاً باب فَعَلَ یَفْعُلُ کی فہرست میں اگر دَخَلَ دیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اس کا مضارع یَدْخُلُ ہے۔

معانی کے متعلق یاد رکھو کہ صیغہ تو ماضی کا ہوگا لیکن معنی مصدر کے دیئے جائیں گے مثلاً دَخَلَ کا ترجمہ ہے (داخل ہوا وہ ایک مرد) لیکن فہرست میں

Marfat.com

دیا ہوگا (داخل ہونا) یہ محض اختصار کے لئے کیا جائیگا ÷

(۱) نَصَرَ مدد کرنا (۲) خَرَجَ نکلنا (۳) دَخَلَ داخل ہونا (۴) قَعَدَ بیٹھنا (۵) بَلَغَ پہنچنا (۶) طَلَبَ مانگنا (۷) تَرَكَ چھوڑنا (۸) سَجَدَ سجدہ کرنا (۹) شَكَرَ شکر کرنا (۱۰) صَدَقَ سچ بولنا (۱۱) قَتَلَ قتل کرنا (۱۲) اَكَلَ کھانا (۱۳) كَتَبَ لکھنا

(۲) بَابٌ فَعَلَ يَفْعِلُ مثلاً ضَرَبَ يَضْرِبُ

۱:- اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے مگر جبکہ اَجْوَف یائی مِثال اور ناقِص یائی ہو مثلاً۔

(۱) يُبَايِعُنِي زَيْدٌ فَابِيعُهُ زید مجھ سے خرید و فروخت میں مقابلہ کرتا ہے اور میں اس سے مگر میں خرید و فروخت میں اس پر غالب آتا ہوں ÷

(۲) يُرَامِيْنِي فَارْمِيْهِ وہ مجھ سے تیراندازی میں مقابلہ کرتا ہے۔ میں اُس سے کرتا ہوں۔ مگر میں اس پر تیراندازی میں غالب آتا ہوں ÷

(۳) وَاعَدَنِي فَوَعَدْتُهُ میں نے اور اس نے باہم وعدہ کیا پس میں وعدہ میں غالب آیا ÷

(۴) يَاسَرَنِي فَيَسَرْتُهُ میں نے اور اس نے باہم مل کر ایک دوسرے کو فرمانبردار بنانا چاہا۔ پس میں اس کام میں غالب آیا ÷

۲:- اَلْاِعْطَاءُ:- یعنی ماخذ کا دینا مثلاً خَبَزَهُ اس کو روٹی دی۔ خُبْزٌ (روٹی) ماخذ ہے ÷

۳:- اَلْمُطَاوَعَةُ:- اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی خاص فعل کے بعد ایک اور فعل اسی باب سے لائیں تاکہ اس سے یہ معلوم ہو کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا۔ مثلاً كَسَبْتُ زَيْدًا مَالًا فَكَسَبَهُ میں نے زید کو مال کموایا پس اس نے اس کو کمالیا

Marfat.com

۴:۔ اَلسَّلْبُ یعنی دور کرنا یا یوں یاد رکھو "ازالۂ ماخذ" یعنی ماخذ کو دور کرنا مثلاً خَفَا کُر اس نے ابہام کو دور کیا یعنی اس نے ایک بات کو واضح کیا ۔

۵:۔ اَلتَّصْیِیْرُ:۔ کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔ مثلاً

(۱) ثَلَّثَ تیسرا آدمی دو میں جا ملا اور ان کو تین کر دیا ۔

(۲) رَبَّعَ چوتھا آدمی تین میں جا ملا اور ان کو چار کر دیا ۔

فہرست افعال

(۱) ضَرَبَ مارنا (۲) غَلَبَ غالب آنا (۳) کَذَبَ جھوٹ بولنا (۴) کَسَبَ کمانا (۵) قَصَدَ ارادہ کرنا (۶) غَفَرَ بخشنا (۷) کَسَرَ توڑنا (۸) جَلَسَ بیٹھنا (۹) صَبَرَ صبر کرنا (۱۰) عَرَفَ پہچاننا (۱۱) غَزَلَ کاتنا (۱۲) عَصَرَ نچوڑنا۔ (۱۳) حَمَلَ اٹھانا (۱۴) غَسَلَ دھونا (۱۵) سَرَقَ چرانا (۱۶) عَدَلَ انصاف کرنا (۱۷) نَزَلَ اترنا ۔

(۳) باب فَعِلَ یَفْعَلُ مثلاً سَمِعَ یَسْمَعُ

ا:۔ اس باب کا مشہور خاصہ یہ ہے کہ عموماً اس سے ایسے الفاظ آتے ہیں جو رنج۔ خوشی۔ بیماری۔ رنگ۔ عیوب اور حلیۂ جسمانی کے متعلق ہوں مثلاً:۔

افعال

(ا) (۱) سَقِمَ بیمار ہوا (۲) فَرِحَ خوش ہوا (۳) عَوِرَ یک چشم ہوا (۴) بَلِجَ کشادہ ابرو ہوا۔ (۵) عَیِنَ خوبصورت آنکھ والا ہوا (۶) کَدِرَ گدلا ہوا (۷) شَهِبَ سفید سیاہی مائل ہوا (۸) عَجِفَ لاغر ہوا (۹) حَمِقَ بیوقوف ہوا (۱۰) اَدِمَ گندم گوں ہوا (۱۱) حَزِنَ غمگین ہوا ۔

(ب) اس باب سے دیگر افعال:۔ (۱) شَرِبَ پینا (۲) رَکِبَ سوار ہونا

Marfat.com

(۳) حَمِدَ تعریف کرنا (۴) شَهِدَ گواہی دینا (۵) ضَحِكَ ہنسنا۔
(۶) عَلِمَ جاننا ۔۔۔ (۷) عَشِقَ محبت کرنا (۸) لَبِسَ پہننا ؛

۲:- اَلْكَثْرَةُ :- (ماخذ کا بہت ہونا) مثلاً كَلِئَتِ الْاَرْضُ زمین میں گھاس بہت ہوگئی ہے۔ كَلَأٌ گھاس ماخذ ہے ؛

۳:- اَلرُّؤْيَةُ :- (ماخذ کا دیکھنا) مثلاً بَقِرَ الْكَلْبُ کتے نے گائے دیکھی۔ بَقَرٌ گائے اس کا ماخذ ہے ؛

۴:- اَلْمُمَاثَلَةُ :- (ماخذ کی مانند ہو جانا) مثلاً ذَئِبَ بھیڑئیے کی مانند ہوگیا۔ ذِئْبٌ بھیڑیا اس کا ماخذ ہے ؛ كَلِبَ کتے کی مانند ہوگیا (کلب ماخذ

۵:- اَلتَّخَوُّفُ (ماخذ سے ڈرنا) مثلاً اَسِدَ شیر سے ڈر گیا۔ اَسَدٌ شیر اس کا ماخذ ہے ؛

(۴) باب فَعَلَ يَفْعَلُ مثلاً فَتَحَ يَفْتَحُ

ا:- یاد رکھو کہ ہر کلمۂ صحیح جو اس باب سے آئے اسکا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ضرور ہوتا ہے۔ حروف حلقی۔ کو یوں یاد رکھو ؎

(۱) حروف حلقی شش بود اے نورِ عین ہمزہ۔ ہاء و حاء و خاء و عین و غین

حُرُوْفُ الْحَلْق

تم سمجھ گئے ہوگے کہ حروف حلقی چھ ہیں ء۔ ھ۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ ؛

نکتہ:- یاد رکھو جس فعل کا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہو یہ ضرور نہیں کہ وہ ہمیشہ باب فَعَلَ يَفْعَلُ ہی سے ہو ہاں عموماً ایسا ہوتا ہے لیکن جو فعل اس باب سے ہوگا یہ ضرور ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہوگا جیسا کہ وضو نماز کی شرط ہے لہٰذا جب وضو نہ ہو نماز نہیں ہوتی

Marfat.com

لیکن یہ نہیں کہ جب وضو ہو نماز بھی ہو۔ وہ تو وقت پر ہی پڑھی جائے گی۔

افعال ۔(۵) رَفَعَ اُٹھانا (۶) دَفَعَ دور کرنا (۷) جَحَدَ انکار کرنا (۸) زَرَعَ کھیتی کرنا (۹) قَطَعَ کاٹنا (۱۰) جَعَلَ کرنا (۱۱) طَبَخَ پکانا (۱۲) سَأَلَ پوچھنا (۱۳) شَاءَ چاہنا (۱۴) قَرَأَ پڑھنا ؛

یہ سب افعال چونکہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہیں اس لئے ان کا عَیْن یا لام کلمہ حروف حلقیہ میں سے ہے ہاں چند افعال شاذ . . . . ہیں مثلاً:۔

(۱) رَکَنَ یَرْکَنُ (۲) اَبٰی یَاْبٰی۔

نوٹ:۔ بعض صرفیوں کے نزدیک یَاْبٰی کی جگہ یَاْبِیْ بھی درست ہے۔ اور ان کے نزدیک رَکَنَ یَرْکَنُ میں تداخل ہے یعنی رَکَنَ یَرْکُنُ اور رَکِنَ یَرْکَنُ میں سے ایک ایک فعل لیکر رَکَنَ یَرْکَنُ بنایا ؛

ایسی مثالیں جن کا عین یا لام کلمہ اگرچہ حروف حلقیہ میں سے ہے لیکن وہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے نہیں ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) دَخَلَ یَدْخُلُ (۲) رَجَعَ یَرْجِعُ ۳:۔ وَعَدَ یَعِدُ وغیرہ

۲:۔ **اَلصَّیْرُوْرَۃُ** (صاحب ماخذ ہونا) مثلاً کَلَأَ الْوَادِیْ وادی گھاس والی ہوگئی کَلَأٌ (گھاس) اس کا ماخذ ہے ؛

۳:۔ **اَلْاِعْطَاءُ** (ماخذ کا دینا) مثلاً لَحَمَہٗ اس کو گوشت دیا۔ لَحْمٌ گوشت اس کا ماخذ ہے ؛

۴:۔ **اَلْعَمَلُ** (ماخذ سے کوئی کام کرنا) مثلاً رَمَحَہٗ اس نے اسکو نیزے سے مارا رُمْحٌ (نیزہ) اس کا ماخذ ہے ؛

۵:۔ **اَلْکَسْرُ** (ماخذ کا توڑ ڈالنا) مثلاً ثَغَرْتُہٗ میں نے اس کے دانت توڑ ڈالے۔ ثَغْر (دانت) اس کا ماخذ ہے ؛

Marfat.com

(۵) باب فَعُلَ يَفْعُلُ مثلاً كَرُمَ يَكْرُمُ

۱:- اس باب کا مشہور خاصہ یہ ہے کہ جن الفاظ میں طبعی اوصاف کے معنی پائے جائیں خواہ وہ اوصاف حقیقی ہوں یا حکمی عموماً وہ اسی باب سے آتے ہیں حکمی سے مراد یہ ہے کہ وہ اوصاف جو تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی مانند ہو گئے ہوں ٭

حقیقی اوصاف:- حَسُنَ خوب صورت ہوا (۲) صَغُرَ چھوٹا قد ہوا (۳) کَبُرَ بڑا ہوا ٭

حکمی اوصاف:- فَقُهَ علمی مسائل میں دانا ہوا (۲) اَدُبَ باادب ہوا (۳) خَطُبَ خطیب ہوا۔ (۴) شَعُرَ شاعر ہوا ٭

نکتہ:- یاد رکھو اوصاف خلقی اور عوارض نفسانی باب فَعِلَ يَفْعَلُ سے بھی آتے ہیں۔ اور فَعُلَ يَفْعُلُ سے بھی لیکن ان میں کچھ فرق ہے اور وہ حسب ذیل ہے:-

۱:- جو اوصاف دوام پر دلالت کرتے ہیں وہ باب فَعُلَ يَفْعُلُ سے آتے ہیں مثلاً حَسِیْنٌ۔ کَرِیْمٌ۔ شَرِیْفٌ۔ غیرہ یہ سب فَعِیْلٌ کے وزن پر ہیں ٭

۲:- وہ اوصاف جو زمانہ قلیل کے لئے ہیں اکثر باب فَعِلَ يَفْعَلُ سے آتے ہیں مثلاً فَرِحَ خوش ہوا۔ حَزِنَ غمگین ہوا۔ غمی یا خوشی عارضی ہوتی ہے ٭

اَفعَال:- (۱) قَرُبَ نزدیک ہونا (۲) بَعُدَ دور ہونا (۳) کَثُرَ زیادہ ہونا (۴) کَرُمَ بزرگ ہونا (۵) ضَعُفَ کمزور ہونا (۶) صَعُبَ مشکل ہونا۔ (۷) شَرُفَ بزرگ ہونا (۸) عَظُمَ بزرگ ہونا ٭

ہدایت:- یاد رکھو کہ جو الفاظ اس باب سے آتے ہیں وہ معنیٰ حدوثی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ معنیٰ ثبوتی پر دلالت کرتے ہیں اس لئے اس باب

Marfat.com

سے اسم فاعل و اسم مفعول نہیں آتا ہے بلکہ ان کی بجائے صفت مشبہ فَعِیلٌ کے وزن پر آتی ہے مثلاً کَرِیْمٌ۔ شَرِیْفٌ۔ حَسِیْنٌ۔ ضَعِیْفٌ۔ نَحِیْفٌ۔ قَبِیْحٌ وغیرہ ؞

میرا خیال ہے تم معنیٰ ثبوتی اور معنیٰ حدوثی کو سمجھ گئے ہو گے۔ کیونکہ حدث کا لفظ تم نے اس سے پہلے پڑھا تھا ؞

یوں سمجھو کہ کَتَبَ۔ جَلَسَ وغیرہ۔ سے تو ہم کَاتِبٌ اور جَالِسٌ بنا سکتے ہیں لیکن کَرُمَ سے کَارِمٌ نہیں آئیگا بلکہ صفت مشبہ کَرِیْمٌ آئے گی ؞

(۶) بَاب فَعِلَ یَفْعِلُ مثلاً حَسِبَ یَحْسِبُ

اس باب کے متعلق صرف یہ یاد رکھو کہ اس کی خاصیت لفظی ہے۔ تمام عربی زبان میں اس باب سے صرف اٹھارہ افعال آتے ہیں۔ جن میں سے ایک صحیح ہے اور باقی مثال :-

افعال (۱) صحیح فعل ہے = حَسِبَ یَحْسِبُ

۲:- مثال کے افعال حسب ذیل ہیں :- (۱) وَرِعَ (۲) وَرِمَ (۳) وَلِیَ (۴) وَرِیَ (۵) وَرِثَ (۶) وَغِرَ (۷) وَحِرَ (۸) وَلِہَ (۹) وَھِلَ (۱۰) وَفِقَ (۱۱) وَثِقَ (۱۲) وَبِقَ (۱۳) وَمِقَ (۱۴) وَطِیَ (۱۵) وَعِمَ (۱۶) یَئِسَ (۱۷) یَبِسَ ؞

نکتہ:- ۱۔ کبھی بجائے یَحْسِبُ کے یَحْسَبُ (سین مفتوح) بھی آتا ہے۔ مثلاً یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ ط ۲۔ بعض نے خَضِرَ بعد نَعِمَ کو بھی اس باب سے لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے یاد رکھو خَضِرَ دراصل نَصَرَ اور سَمِعَ سے ہے (قاموس) اور نَعِمَ ابواب سَمِعَ۔ نَصَرَ۔ ضَرَبَ اور کَرُمَ سے آتا ہے لیکن باب حَسِبَ سے شاذ ہے (قاموس)

Marfat.com

سُوالات

۱:- باب فَعَلَ یَفْعُلُ۔ باب فَعَلَ یَفْعِلُ اور باب فَعِلَ یَفْعَلُ کے خواص بتاؤ؟

۲:- باب فَعَلَ یَفْعَلُ کے خواص مثالوں سے واضح کرو۔

۳:- اوصاف خلقی باب فَعِلَ یَفْعَلُ سے بھی آتے ہیں اور باب فَعُلَ یَفْعُلُ سے بھی۔ ان میں کیا فرق ہے مثالوں سے سمجھاؤ۔

۴:- کیا وجہ ہے کہ باب فَعُلَ یَفْعُلُ سے اسم فاعل اور اسم مفعول نہیں آتا؟

۵:- کیا یہ ضروری ہے کہ جس فعل کا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہوگا وہ ضرور باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے ہوگا؟

۶:- مندرجہ ذیل افعال کس کس باب سے ہیں؟:-

فَرِحَ۔ بَعُدَ۔ جَلَسَ۔ كَتَبَ۔ سَأَلَ۔ وَرِمَ۔ يَبِسَ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

خَوَاصُّ الْاَبْوَابِ (نمبر۲)

(۱) بَابُ تَفْعِيْل

۱:- اَلْمُبَالَغَةُ:- مثلاً قَطَعَ اس نے کاٹا۔ لیکن قَطَّعَ اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (۲) ضَرَبَ اس نے مارا لیکن ضَرَّبَ اس نے بہت مارا۔ (۳) حَمِدَ اس نے بہت تعریف کی (۴) صَرَّحَ الشَّرُّ برائی بہت کھل گئی (۵) مَوَّتَ الْاِبِلُ بہت اونٹ مرے۔

Marfat.com

۲:۔ اَلتَّعْدِیَۃُ :۔ (یعنی لازم کو متعدّی بنانا اور متعدّی میں ایک اور مفعول کی زیادت کرنا) مثلاً فَرِحَ خوش ہونا لیکن فَرَّحَ خوش کرنا جیسے (۱) فَرِحَ زَیْدٌ زید خوش ہُوا (لازم) (۲) فَرَّحْتُ زَیْدًا۔ میں نے زید کو خوش کیا ؛

(۲) عَلِمَ (جاننا) فعل متعدّی ہے۔ اس سے عَلَّمَ (سکھانا) متعدّی بدو مفعول ہے مثلاً وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا اور سکھائے آدم کو نام سارے ؛

۳:۔ اَلسَّلْبُ :۔ (کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا) (۱) قَرَّدْتُ الْبَعِیْرَ میں نے اونٹ کی چچڑیاں دور کیں۔ قُرَاد (چچڑی) اس کا ماخذ ہے ؛

(۲) جَلَّدْتُ الْبَعِیْرَ میں نے اونٹ کی کھال اتار دی ؛

۴:۔ اَلتَّوَجُّہُ :۔ ماخذ کی طرف جانا مثلاً (۱) شَرَّقَ مشرق کو گیا۔

(۲) غَرَّبَ مغرب کو گیا ؛

۵:۔ اَلْاِخْتِصَارُ :۔ مثلاً

(۱) ھَلَّلَ یعنی اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ؛

(۲) رَجَّعَ یعنی اُس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا ؛

(۳) سَبَّحَ یعنی اس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا ؛

(۴) حَمَّدَ یعنی اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا ؛

۶:۔ اَلْبُلُوْغُ :۔ (پہنچنا ماخذ میں) مثلاً خَیَّمَ خیمے میں پہنچا (۲) عَمَّقَ عمق تک پہنچا ؛

۷:۔ اَلْاِطْعَامُ (کھلانا) مثلاً عَظَّمْتُ زَیْدًا میں نے زید کو ہڈی کھلا دی عَظْم (ہڈی) اس کا ماخذ ہے۔ ایسا ہی ضَبَّبْتُ زَیْدًا میں نے زید کو سوسمار کھلا دی۔ ضَبٌّ (سوسمار) ؛

Marfat.com

۸:- اَلْاِعْطَاءُ :- (ماخذ دینا) مثلاً عَمَّلْتُكَ میں نے تم کو مزدوری دی عُمَالَة (مزدوری) (۲) شَوَّيْتُهُ میں نے اس کو بھنا ہُوا گوشت دیا۔ شِوِيُّ (بھنا ہُوا گوشت)۔

۹:- اَلْمُوَافَقَةُ :- (مجرد کے ہم معنی ہونا) مثلاً قَدَّرَ اس نے قدر کی اس کا یہی مطلب ہے جو قَدَرَ کا۔

۱۰:- اَلصَّيْرُوْرَةُ :- (صاحب ماخذ ہونا) مثلاً وَرَّقَ الْغُصْنُ شاخ پتوں دار ہوگئی (۲) نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت کلیوں دار ہوگیا۔

۱۱:- اَلتَّوْقِيْتُ :- (کوئی کام ماخذ کے وقت کرنا) مثلاً هَجَّرَ دوپہر کے وقت گیا۔ هَاجِرَ (دوپہر کا وقت) (۲) مَسّٰى شام کے وقت گیا۔ مَسَاءُ (شام) (۳) غَلَّسَ آخر شب کے وقت گیا۔ غَلَسَ (تاریکی آخر شب)۔

۱۲:- اَلتَّصْيِيْرُ :- (کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا) مثلاً وَتَّرْتُ الْقَوْسَ میں نے کمان کو چلّے والا بنایا) وَتْرٌ ماخذ ہے۔

۱۳:- اَلتَّسْمِيَةُ :- (کسی کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا) مثلاً كَفَّرْتُهُ میں نے اس کو کافر کہا یعنی نسبت بکفر کی۔ كُفْرٌ ماخذ ہے (۲) فَسَّقْتُ زَيْدًا میں نے زید کو فسق کی طرف منسوب کیا۔ فِسْقٌ ماخذ ہے۔

۱۴:- اَلدُّعَاءُ (دعا خواہ اچھی ہو خواہ بُری) مثلاً سَقَّيْتُهُ میں نے اس کو کہا خدا تجھے سیراب کرے (۲) جَدَّعْتُهُ میں نے اسے کہا خدا تیری ناک کاٹ لے۔ جَدْعٌ ناک کاٹنا۔

۱۵:- اَلتَّحْوِيْلُ :- (کسی چیز کو ماخذ یا ماخذ کی مانند بنا لینا) مثلاً نَصَّرْتُهُ میں نے اس کو نصرانی بنالیا۔ ماخذ نَصْرَانِيٌّ (۲) رَدَّيْتُ الثَّوْبَ میں نے کپڑے کی چادر بنالی۔ رِدَاءٌ (چادر) ماخذ ہے۔

Marfat.com

۱۶:- اَلْاِبْتِدَاءُ :- کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا یعنی برخلاف معنی مجرد کے اس سے کوئی معنی ظاہر ہوں، مثلاً کَلَّمْتُهٗ میں نے اس سے کلام کیا ٭ کَلَّمَ کا مادہ مجرد ہے۔ کَلْمٌ یعنی زخمی کرنا ٭ تم سمجھ گئے ہوگے کہ ایک ہی مادہ سے دو فعل بنے ہیں۔ لیکن جو فعل باب تَفْعِیْل سے آیا ہے۔اس کے معنی بالکل مختلف ہیں۔

اس بات کو تم یوں سمجھو کہ قَطَعَ اُس نے کاٹا لیکن قَطَّعَ اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہاں قَطَّعَ ابتداءً نہیں آیا ہے کیونکہ اس کا مادہ ہے قَطْعٌ کاٹنا۔ ہاں جب قَطَعَ کو باب تفعیل میں لائے تو معنوں میں کچھ فرق پڑ گیا بالکل ابتدائی معنی نہیں پیدا ہوئے۔ جیسے کہ کَلَّمْتُهٗ میں ٭

۱۷:- اَلْاِلْبَاسُ :- کسی چیز کو ماخذ پہنانا) مثلاً جَلَّلْتُ الْفَرَسَ میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔ جُلٌّ ماخذ ہے ٭

۱۸:- اَلتَّحَوُّلُ :- کسی چیز کا عین ماخذ بن جانا) رَوَّضَ الْمَكَانُ مکان باغ بن گیا۔ رَوْضَة (باغ) اس کا ماخذ ہے ٭ (۲) قَوَّسَ الْمَرْءُ آدمی کمان بن گیا یعنی کبڑا ہو گیا ٭

نوٹ:- ہر ایک باب کے خواص بتانے کے لئے عربی الفاظ لانے ہی پڑتے ہیں اسلئے تم کو چاہیئے کہ ان کو اسی باب کے خواص سے سمجھ لو۔ بار بار معنی اردو میں نہیں دیئے جائیں گے ٭

۲:- باب اِفْعَال

۱:- اَلتَّعْدِيَةُ :- یاد رکھو۔اس باب کا سب سے بڑا خاصہ یہ ہے کہ فعل لازم کو متعدی بنانا۔اور جو فعل متعدی بیک مفعول ہوگا اس کو متعدی بدو مفعول کر دیگا اور جو متعدی بدو مفعول ہوگا اس کو یہ باب متعدی

بسے مفعول کر دے گا۔ مثلاً:۔

(۱) ذَهَبَ زَيْدٌ زید گیا (فعل لازم) جب باب افعال میں لائینگے تو کہینگے
أَذْهَبْتُ زَيْدًا میں زید کو لے گیا (اب متعدی بن گیا)۔

(۲) حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا زید نے نہر کھودی (فعل متعدی جس کا ایک مفعول ہے)
جب باب افعال کا صیغہ لائیں گے تو یوں ہوگا:۔
أَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا میں نے زید سے نہر کھدوائی۔ (زید اور نہر دو مفعول)

(۳) عَلِمَ زَيْدٌ بَكْرًا فَاضِلًا زید نے بکر کو فاضل جانا (متعدی بدو مفعول)
جب باب افعال میں لائیں گے تو ہوگا:۔
أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا میں نے زید کو جتایا کہ بکر فاضل ہے

نوٹ:۔ اس مثال میں تین مفعول ہیں زَيْدًا۔ بَكْرًا اور فَاضِلًا۔

۲:۔ **اَلتَّصْيِيْرُ**:۔ (کسی شے کو صاحب ماخذ بنانا) مثلاً أَقْبَلْتُ النَّعْلَ
میں نے جوتی کو قِبَال دار بنایا۔ اور قِبَال کہتے ہیں تسمہ کو۔

۳:۔ **اَلتَّعْرِيْضُ**:۔ (مفعول کو محل ماخذ میں لے جانا) مثلاً أَبَعْتُ الْفَرَسَ
میں گھوڑے کو مَحَلِّ بیع (بیچنے کی جگہ) لے گیا (۲) أَقْتَلْتُهٗ میں اس کو
مَحَلِّ قتل (قتل کی جگہ) میں لے گیا۔

۴:۔ **اَلْاِعَانَةُ**:۔ (مدد کرنا) مثلاً أَحْلَبْتُ زَيْدًا میں نے زید کو دودھ
دوہنے میں مدد دی۔ حَلَبٌ تازہ دودھ۔ حَلَبَ اس نے دودھ دوہا۔

۵:۔ **اَلْمُبَالَغَةُ**:۔ (مبالغہ) مثلاً أَسْفَرَ الصُّبْحُ صبح بہت ہی سفید ہوگئی

۶:۔ **اَلْوِجْدَانُ**:۔ (ماخذ کا پانا یا کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا)
مثلاً:۔ (۱) أَثْأَرْتُ میں نے بدلہ پالیا۔ ثَأْر (بدلہ) (۲) أَبْخَلْتُهٗ میں نے
اس کو بخل سے متصف پایا۔ یعنی بخیل پایا۔ اس کا ماخذ بُخْل ہے۔

Marfat.com

۷:۔ **اَلْبُلُوْغُ**:۔ مثلاً اَصْبَحَ زَیْدٌ زید صبح کے وقت پہنچا (۲) اَحْرَمَ وہ حرم میں پہنچا۔ اس کا ماخذ حرم ہے (۳) اَعْشَرَ الْقَوْمُ لوگ دس کو پہنچے یعنی دس ہو گئے ؛

۸:۔ **اَلسَّلْبُ**:۔ (ماخذ کا زائل کرنا) مثلاً جب شَکٰی زَیْدٌ زید نے شکوہ کیا کو باب افعال میں لائیں تو یوں ہو گا:۔

(۱) اَشْکٰی زَیْدٌ زید نے شکوہ کو زائل کر دیا ؛

(۲) شَکٰی زَیْدٌ وَاَشْکَیْتُہٗ زید نے شکایت کی۔ میں نے اس کی شکایت کو دور کر دیا

۹:۔ **اَلتَّسْمِیَۃُ**:۔ مثلاً اَکْفَرْتُہٗ میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا ؛

۱۰:۔ **اَللِّیَاقَۃُ**:۔ (ماخذ کے قابل ہونا) مثلاً (۱) اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ سردار ملامت کے قابل ہوا ؛ (۲) اَلْوَمَ زَیْدٌ زید ملامت کے قابل ہوا ؛

۱۱:۔ **اَلصَّیْرُوْرَۃُ**:۔ (کسی شے کا صاحب ماخذ ہونا) مثلاً:۔

(۱) اَلْبَنَ الْبَقَرُ گائے دودھ دینے والی ہو گئی۔ لَبَنٌ (دودھ) ماخذ ہے

(۲) اَعْشَبَ الْمَکَانُ مکان گھاس والا ہو گیا۔ عُشْبٌ۔ گھاس ؛

(۳) (ماخذ میں کسی چیز کا پیدا ہونا) مثلاً اَخْرَفَتِ الشَّاۃُ بکری نے موسم خریف میں بچہ دیا۔ خَرِیْف اس کا ماخذ ہے ؛

۱۲:۔ **اَلْاِعْطَاءُ**:۔ مثلاً اَتْمَرْتُ زَیْدًا میں نے زید کو کھجوریں دیں۔ تَمْر (کھجور) ماخذ ہے ؛

(۲) اَشْوَیْتُ زَیْدًا میں نے زید کو بھنا ہوا گوشت دیا۔ شِوَاء بھنا ہوا گوشت

۱۳:۔ **اَلْحَیْنُوْنَۃُ**:۔ (ماخذ کے وقت کو پہنچنا) مثلاً:۔

اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کا وقت آ گیا یعنی کھیتی کاٹنے کے وقت کو پہنچی) حِصَاد۔ کھیتی کاٹنے کا وقت ماخذ ہے ؛

Marfat.com

۱۴:- اَلْاِبْتِدَاءُ۔ اَشْفَقَ زَیْدٌ زید ڈر گیا لیکن ثلاثی مجرد میں شَفِقَ کا مطلب ہے (مہربانی کی)۔

۱۵:- اَلْمُطَاوَعَةُ :- (مطاوعت فَعَلَ یا فَعَّلَ یعنی اس باب کے صیغہ کا فَعَلَ یا فَعَّلَ کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا) مثلاً بَشَّرْتُهُ فَاَبْشَرَ میں نے اس کو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوا اور (۲) قَشَعَتِ الرِّیْحُ السَّحَابَ فَاَقْشَعَ ہوا نے ابر کو چھانٹ دیا پس وہ چھنٹ گیا۔

۳- باب مُفَاعَلَہ

۱:- اَلْمُشَارَکَةُ :- (یعنی دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی یعنی فاعل اور مفعول۔ دونوں کا فاعلیت اور مفعولیت میں شریک ہونا) مثلاً :-

(۱) حَارَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔ زید اور بکر آپس میں لڑے۔

ہدائت :- یاد رکھو اس باب کا سب سے بڑا خاصہ مشارکت ہے۔ بنیز جملے کو دیکھ کر شبہ پڑتا ہے کہ زَیْدٌ چونکہ مرفوع ہے اس لئے فاعل ہوگا اور بکر مفعول۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک اس فعل کا فاعل بھی ہے اور مفعول بھی کیونکہ اگر زید نے بکر پر وار کیا تو اس وقت زید فاعل اور بکر مفعول ہوگا۔ لیکن اگر بکر نے زید پر وار کیا تو اس وقت بکر فاعل اور زید مفعول ہوگا اور لڑائی میں ایسا ہوتا ہی ہے کہ کبھی کوئی وار کرتا ہے اور کبھی کوئی۔

(۲) چونکہ اس باب کا خاصہ مشارکت ہے اسلئے اگر کوئی فعل لازم ہوگا تو اس باب میں آکر متعدی ہو جائیگا اور جو ایسا فعل متعدی بیک مفعول ہوگا کہ اس کا مفعول مشارکت کی صلاحیت نہ رکھتا ہوگا تو وہ فعل متعدی بدو (۲)

Marfat.com

مفعول کیا جائیگا تاکہ ایک ایسا مفعول آجائے تو جو مشارکت کی صلاحیت رکھتا ہو۔ مثال نمبر ۲ میں ثَوْبٌ بے جان ہونے کی وجہ سے آدمی کو نہیں کھینچ سکتا یعنی مشارکت کی صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے زَیْدًا لانا پڑا۔

(۱) کَارَمَ زَیْدٌ بَکْرًا زید اور بکر نے ایک دوسرے کی عزت کی (مجرد اس کا کَرُمَ لازم ہے)۔

(۲) جَذَبْتُ ثَوْبًا میں نے کپڑا کھینچا۔ (متعدی بیک مفعول) جب باب مُفَاعَلَہ میں آئیگا تو کہیں گے۔

جَاذَبْتُ زَیْدًا ثَوْبًا میں نے اور زید نے کپڑے کی کھینچا تانی کی۔

۲:- **اَلْمُوَافَقَةُ**:- . . . . . مثلاً سَافَرَ زَیْدٌ زید نے سفر کیا۔ یہاں سَافَرَ بمعنی سَفَرَ ہے۔

(۲) کبھی اَفْعَلَ کے معنوں میں آتا ہے مثلاً بَاعَدَ یعنی اَبْعَدَ دور کیا ہم دونوں طرح کہہ سکتے ہیں (۱) بَاعَدْتُ زَیْدًا میں نے زید کو دور کیا یا (۲) اَبْعَدْتُ زَیْدًا میں نے زید کو دور کیا

(۳) کبھی فَعَّلَ کے معنوں میں مثلاً ضَاعَفْتُ الشَّیْئَ یعنی ضَعَّفْتُہٗ میں نے اس کو دو چند کیا۔

۳:- **اَلْاِبْتِدَاءُ**۔ مثلاً قَاسٰی اس نے رنج اٹھایا۔ قَاسٰی سے جو مجرد ہے، اس میں رنج اٹھانا کے معنی نہیں پائے جاتے۔ اس سے مجرد ہے قَسْوَةٌ (دل کا سخت ہونا۔ قرآن میں آتا ہے اَشَدُّ قَسْوَةً)۔

(۲) فَالَیْتُہٗ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کا مجرد بھی چھوڑنا کے معنوں میں نہیں آتا۔

Marfat.com

(۴) بَاب تفعُّل

۱:- اَلْمطَاوعَةُ :- (یعنی فَعّلَ کی مطاوعت) مثلاً قطّعتہُ فتقطّعَ میں نے اس کو پارہ پارہ کیا اور وہ پارہ پارہ ہوا (۲) علّمتہُ فتعلّمَ میں نے اس کو سکھلایا پس وہ سیکھ گیا (۳) اَدّبتُہٗ فتادّبَ ؛

۲:- اَلتّکلّفُ :- (ماخذ میں تصنّع ظاہر کرنا۔ یا یوں یاد رکھو کہ فاعل کا حصول ماخذ میں بناوٹ کرنا) مثلاً :-

(۱) تجوّعَ اپنے آپ کو بہ تکلّف بھوکا بنایا؛ جُوعٌ بھوک ماخذ ہے ؛

(۲) تکوّفَ اپنے آپ کو کوفی ظاہر کیا حالانکہ کوفی نہ تھا؛ کُوفہ ماخذ ؛

(۳) تشجّعَ بہ تکلّف بہادر بنا۔ حالانکہ بہادر نہ تھا ؛ شجاعت ماخذ؛

۳:- اَلتّجنُّبُ :- (ماخذ سے پرہیز کرنا)

(۱) تأثّمَ زیدٌ زید گناہ سے بچا؛ اِثم ماخذ ؛

(۲) تحوّبَ بکرٌ بکر نے گناہوں سے پرہیز کیا؛ حُوب ماخذ ؛

۴:- اَللّبسُ :- (ماخذ کا پہننا) (۱) تختّمَ زیدٌ زید نے انگوٹھی پہنی خاتَمَ ماخذ ؛ (۲) تقمّصَ زیدٌ زید نے قمیص پہنا؛ قمیص ماخذ

(۳) تعمّمَ زیدٌ زید نے عمامہ باندھا ؛

۵:- اَلتّعمُّلُ :- (ماخذ کو کام میں لانا) مثلاً:-

(۱) تترّسَ زیدٌ زید ڈھال کو کام میں لایا۔ تُرس (ڈھال) ماخذ ہے

(۲) تدهّنَ زیدٌ زید تیل کو کام میں لایا یعنی زید نے تیل لگایا۔ دُهن (تیل) ماخذ ہے ؛ (۳) تختّمَ انگشتری کو کام میں لایا یعنی مُہر لگائی

۶:- اَلتّدرُّجُ :- (کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا) مثلاً :-

(۱) تجرّعَ زیدٌ زید نے گھونٹ گھونٹ پیا۔ جُرعہ (گھونٹ) ماخذ ہے

Marfat.com

(۲) تَحَفَّظَ زَیْدٌ زید نے آہستہ آہستہ یاد کیا، حفظ ماخذ ہے۔

۷:- اَلْاِتِّخَاذُ :- (کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا) مثلاً:-

(۱) تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَیْدٌ زید نے پتھر کو تکیہ بنایا۔ وِسَادَۃٌ (تکیہ) ماخذ ہے

(۲) تَاَبَّطَ الثَّوْبَ اس نے کپڑے کو بغل میں لیا (اِبْطٌ) ماخذ ہے۔

۸:- اَلتَّحَوُّلُ :- (کسی چیز کا عین ماخذ یا ماخذ کے مثل ہونا) مثلاً:-

(۱) تَنَصَّرَ زَیْدٌ زید نصرانی ہوگیا، نصرانی ماخذ ہے۔

(۲) تَهَوَّدَ بَکْرٌ بکر یہودی ہوگیا۔ (۳) تَرَجَّلَتِ الْمَرْأَۃُ عورت نے مردانہ کام کیا (۴) تَبَحَّرَ زَیْدٌ زید علم کا سمندر بن گیا۔

۹:- اَلصَّیْرُوْرَۃُ :- (صاحب ماخذ ہونا) مثلاً تَمَوَّلَ زَیْدٌ زید مالدار ہوگیا (مَال) ماخذ ہے۔

۱۰:- اَلْاِبْتِدَاءُ مثلاً تَکَلَّمَ زَیْدٌ زید نے بات کی، کَلْمٌ مجروح کرنا مادہ مجرد ہے۔

۱۱:- اَلْمُوَافَقَۃُ :- (۱) مثلاً تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ (قبول کیا)۔

۱۲:- اَلطَّلَبُ :- (یعنی ماخذ طلب کرنا) مثلاً تَحَوَّجَ (حاجت طلب کی)

(۲) تَبَیَّنُوْا (بیان کی طلب کرو) قرآن پاک میں آتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا ترجمہ اے مومنو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کا بیان طلب کرو یعنی تحقیق کرو

(۵) بَاب تَفَاعُل

۱:- اَلتَّشَارُکُ :- (یعنی صدور فعل اور تعلق فعل میں دو شخصوں کی شرکت یعنی ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے سے متعلق ہوتا ہے) یا یوں یاد رکھو! دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں سے فاعل

Marfat.com

بھی ہو اور مفعول بھی ، مثلاً :۔

(۱) تَضَارَبَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ زید اور بکر نے آپس میں مار کٹائی کی ۔

(۲) تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ زید اور بکر نے گالی گلوچ کیا ۔

(۳) تَقَاتَلَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ زید اور بکر آپس میں لڑے ۔

(۴) لَا تَنَاصَرُوْنَ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ۔

نکتہ :۔ (۱) یاد رکھو بَابِ مُفَاعَلَۃ اور باب تَفَاعُلْ دونوں اکثر اشتراک کے واسطے آتے ہیں ۔ لیکن ان میں کچھ فرق ہے ۔ معنیً تو کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص ایک دوسرے کے فاعل اور مفعول ہوتے ہیں لیکن لفظاً جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ بَابِ مُفَاعَلَۃ میں ایک اسم بصورتِ فاعل اور دوسرا اسم بصورتِ مفعول ہوتا ہے مثلاً قَاتَلَ زَیْدٌ بَکْرًا زید اور بکر نے باہم لڑائی کی ۔ زید مرفوع ہے ۔ معلوم ہُوا کہ یہ بصورتِ فاعل ہے ۔ لیکن بکر منصوب ہے معلوم ہُوا کہ یہ بصورت مفعول ہے ۔ نوٹ :۔ یاد رکھو باب مُفاعلہ میں مشارکت کامل ہے لیکن شرکت تفاعل ناقص ہے

بَابِ تَفَاعُلْ میں سب شرکاء بصورت فاعل ہوتے ہیں مثلاً :۔

تَقَاتَلَ زَیْدٌ بَکْرٌ زید اور بکر نے باہم لڑائی کی ۔

(۲) اگر تم اس بات کو سمجھ گئے ہو تو تمہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ جو فعل بَاب مُفَاعَلَۃ میں دو مفعول چاہتا ہے وہ اس باب میں آکر صرف ایک ہی مفعول کو چاہیگا مثلاً :۔

(۱) جَاذَبْتُ زَیْدًا ثَوْبًا (باب مفاعلہ سے ہے) زَید اور ثوب دو مفعول ہیں (میں نے اور زید نے کپڑے کی کھینچا تانی کی)

(۲) تَجَاذَبَا ثَوْبًا دو مردوں نے مل کر ایک کپڑے کی کھینچا تانی کی ۔ (باب

Marfat.com

تفاعُل سے ؛ نکتہ :- باب مفاعلہ میں مشارکت صرف دو شخصوں میں ہو سکتی ہے لیکن باب تفاعل میں متعدد شخصوں میں بھی ہو سکتی ہے نیز جو فعل متعدی بیک مفعول ہو گا وہ لازم ہو جائیگا مثلاً تَقَاتَلَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ زید اور بکر نے باہم لڑائی کی (تَقَاتَلَ فعل لازم باب تفاعل سے)

۲ :- اَلْمُوَافَقَۃُ :- مثلاً فعل مجرد ہے عَلیٰ (بلند ہوا) اور باب تفاعُل سے آئیگا۔ تَعَالیٰ (بلند ہوا) دونوں کے معنی موافق ہیں ؛

۳ :- اَلْاِبْتِدَاء - مثلاً بَرَكَ فعل مجرد ہے اس کا مطلب ہے (اونٹ بیٹھا) یا (ابر برسا) مثلاً بَرَکَتِ السَّمَآءُ ابر پیوستہ برسا۔ لیکن جب باب تفاعل میں آتا ہے تو یوں استعمال ہوتا ہے ؛ تَبَارَكَ یعنی بہت بابرکت ہے ہم روز کہتے ہیں تَبَارَكَ اللّٰهُ خدا بہت بابرکت ہے۔ معلوم ہوا کہ تَبَارَكَ اِبْتِدَاءً اس باب سے آیا ہے ؛

۴ :- اَلتَّخْیِیْلُ :- (دوسرے کو دکھانا کہ ماخذ مجھ میں حاصل ہے مگر واقع میں غلط ہو) مثلاً تَمَارَضَ زَیْدٌ زید نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا اور واقع میں وہ تندرست تھا ؛ تَجَاهَلَ زَیْدٌ۔ زید بہ تکلف جاہل بنا۔

۵ :- اَلْمُطَاوَعَۃُ :- (یعنی مُطَاوَعَۃِ فَاعَلَ بمعنی اَفْعَلَ) نَاوَلْتُہٗ فَتَنَاوَلَ میں نے اس کو چیز دی۔ پس اس نے لے لی (۲) بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ دور کیا میں نے اس کو پس وہ دور ہوا ؛ (۳) ضَاحَکْتُہٗ فَتَضَاحَكَ۔ میں نے اس کو ہنسایا پس وہ ہنس پڑا ؛

نکتہ :- تم نے باب تَفَعُّلٌ کی ایک خاصیت تَکَلُّف اور باب تفاعُل کی ایک خاصیت تَخْیِیْل پڑھی ہے ان میں جو فرق ہے وہ یاد رکھو جملہ تَکَلُّف میں ماخذِ فعل۔ مرغوب اور مطلوب ہوتا ہے حاصل کرنے کی فکر ہوتی ہے مثلاً تَشَجَّعَ زَیْدٌ زید بہ تکلف بہادر بنا۔ (شجاعت) ماخذ ہے۔

Marfat.com

یہ چیز مرغوب اور مطلوب ہے۔ لیکن تخییل میں صرف دوسرے کو دھوکا دینا مطلب ہوتا ہے۔ ورنہ فعل کا ماخذ طبعاً مکروہ ہوتا ہے یعنی ناپسندیدہ ہوتا ہے مثلاً تَمَارَضَ زَیْدٌ زید نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا محض دھوکا دینے کے لئے۔ اس کا ماخذ (مرض) ہے جو کہ ناپسندیدہ ہے۔

(۷) بَابِ اِفْتِعَال

۱:۔ اَلْاِتِّخَاذُ:۔ (کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا) مثلاً:۔

(۱) اِجْتَحَرَ الْفَارُ۔ چوہے نے بل بنایا۔ جُحْرٌ (بل) ماخذ۔

(۲) اِجْتَنَبَ زَیْدٌ۔ زید نے کنارہ پکڑا (علیحدگی اختیار کی)

(۳) اِغْتَذَی اللَّحْمَ۔ اس نے گوشت کو غذا بنایا۔

(۴) اِحْتَجَرَ۔ اس نے اس کو اپنی گود میں لیا۔ حجر۔ گود۔

۲:۔ اَلتَّخَیُّرُ:۔ (فاعل کا اپنے لئے فعل کرنا) مثلاً اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ اس نے اپنے لئے جو ناپے۔ (کیل) ماخذ ہے۔

۳:۔ اَلْاِجْتِهَادُ:۔ (تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا) مثلاً اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ اس نے بڑی کوشش سے علم حاصل کیا۔ (۲) لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ:۔ آیت کو سمجھئے اور ذات باری کا کرم ملاحظہ فرمائیے۔

۴:۔ اَلْمُطَاوَعَةُ:۔ (یعنی فَعَلَ کی مطاوعت) مثلاً حَمَلْتُهُ فَاحْتَمَلَ میں نے اس پر بوجھ لادا تو اس نے لاد لیا (۲) غَمَمْتُهُ فَاغْتَمَّ میں نے اس کو غمناک کیا پس وہ غمناک ہو گیا۔

۵:۔ اَلْاِبْتِدَاءُ۔ مثلاً اِسْتَلَمَ (اس نے حجر اسود کو بوسہ دیا) اس کا ماخذ ہے۔ سَلِمَ محفوظ ہونا ۶:۔ اَلْمُوَافَقَةُ مثلاً اِجْتَذَبَ بمعنی جَذَبَ۔ ۷:۔ اَلسَّلْبُ:۔ یعنی سلب ماخذ مثلاً اِخْتَفَاهُ اس نے اسکو ظاہر کر دیا۔

Marfat.com

(۷) بَابِ اِنْفِعَال

۱:- اَللُّزُوْمُ وَالْعِلَاجُ :- لزوم سے تو یہ مطلب ہے کہ جو فعل اس باب سے آئیگا وہ لازم ہوگا۔ علاج سے یہ مراد ہے کہ جو فعل اس باب سے آئے وہ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہوگا۔ لہذا جو فعل عقل سے مختص ہے وہ اس باب سے نہیں آتا مثلاً:-

(۱) کَسَرْتُهٗ فَانْكَسَرَ۔ میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۲) اِنْشَقَّ الْقَمَرُ چاند پھٹ گیا (فعل لازم ہے)

(۳) قَلَبْتُهٗ فَانْقَلَبَ۔ میں نے اس کو الٹ دیا پس وہ الٹ گیا۔

۲:- اَلْمُطَاوَعَةُ :- (اکثر مطاوعت فَعَلَ اور کبھی اَفْعَلَ) مثلاً:-

(۱) قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ میں نے اس کو کاٹا پس وہ کٹ گیا۔

(۲) اَغْلَقْتُ الْبَابَ۔ فَانْغَلَقَ میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہوگیا

۳:- اَلْاِبْتِدَاءُ۔ مثلاً اِنْطَلَقَ وہ گیا۔ اس سے فعل مجرد ہے (طَلَقَ) یعنی لمبے لمبے قدم رکھ کر چلنا۔

۴:- اس باب کے فاء کلمہ میں نہ تو نؔ - رؔ - لؔ - عؔ - مؔ میں سے کوئی حرف ہوتا ہے اور نہ حرف لین ہی آتا ہے۔

نوٹ:- مجھے صرف ایک مثال ایسی ملتی ہے جس کے شروع میں نؔ ہے مثلاً اِنْمَسَّ (اصل میں تھا اِنْمَسَ) چھپ کر بیٹھنا۔ لیکن بعض صرفیوں کے نزدیک یہ فعل اصل میں اِنْتَمَسَ (باب اِفْتِعَال سے) ہے۔

۵:- اگر فعل ثلاثی مجرد میں فاء کلمہ مؔ ہو تو بجائے نؔ اور مؔ کے مّ لائینگے مثلاً (۱) مَحَقَ سے اِنْمَحَقَ کی بجائے اِمَّحَقَ ہوگا۔ (۲) مَحَا سے اِنْمَحٰی کی بجائے اِمَّحٰی ہوگا۔

تکملہ:- ہر وہ لفظ جسکا فاء کلمہ نون ہو باب انفعال سے نہیں آتا لیکن اگر انفعال کے معنی ادا کرنے

Marfat.com

ہوں تو بابِ انفعال سے لایا جاتا ہے۔ مثلاً اِنْتَكَسَ سرنگوں ہوا ؛

(۸) بابِ اِسْتِفْعَال

۱:- اَلطَّلَبُ (یعنی ماخذ طلب کرنا) مثلاً اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ زید نے گناہ کی معافی مانگی۔ اس کا ماخذ غَفْر ہے (۲) اِسْتَطْعَمْتُهٗ میں نے اس سے کھانا مانگا۔ (طعام) ماخذ ہے۔ (۳) اَسْتَعِیْنُ بِهٖ میں اس سے اعانت مانگتا ہوں۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا (پ ۱۶)

۲:- اَلْاِتِّخَاذُ:- مثلاً اِسْتَوْطَنَ الْقَرْيَةَ اس نے گاؤں کو اپنا وطن بنایا (۲) اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ اس نے ہندوستان کو اپنا وطن بنایا ؛ ماخذ وَطَن ہے

۳- اَللِّيَاقَةُ :- مثلاً اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا ماخذ رُقْعَةٌ

۴:- اَلْوِجْدَانُ :- مثلاً اِسْتَكْرَمْتُهٗ میں نے اس کو کریم پایا ؛ ماخذ کَرَمٌ ہے

۵:- اَلْحِسْبَانُ :- (کسی شے کو موصوف بماخذ گمان کرنا) مثلاً :-

(۱) اِسْتَحْسَنْتُهٗ میں نے اس کو اچھا خیال کیا ؛ ماخذ حُسْن ؛

(۲) اِسْتَحَلَّ اس نے اس کو حلال خیال کیا ؛ حَلَّ - جائز یا حلال ہونا ؛

(۳) اِسْتَوْجَبَ اس نے اس کو واجب (ضروری) خیال کیا۔ وَجَبَ ماخذ ہے

۶:- اَلتَّحَوُّلُ :- مثلاً اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ مٹی پتھر ہو گئی۔ حَجَر ماخذ ہے

(۲) اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ اونٹ ناقہ بن گیا ؛ نَاقَه ماخذ ہے ؛

۷:- اَلْحَيْنُوْنَةُ :- اِسْتَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کاٹنے کا وقت آ گیا حِصَادٌ (کھیتی کاٹنا) اس کا ماخذ ہے ؛

۸:- اَلْاِخْتِصَارُ :- مثلاً اِسْتَرْجَعَ یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا

۹:- اَلْمُطَاوَعَةُ :- (یعنی اَفْعَلَ کی مُطاوعت) مثلاً اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ

نکتہ:- اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ میں تاء استفعال کا حذف کرنا جائز ہے مثلاً فَمَا اسْطَاعُوْا مَالَمْ تَسْطِعْ (قرآن مجید)

Marfat.com

(۹) بَابِ اِفْعِوَّال

۱:۔ اَلْمُبَالَغَةُ :۔ مثلاً اِجْلَوَّذَ خوب دوڑا ؛

نوٹ:۔ اس باب سے بہت کم الفاظ آتے ہیں۔ قرآن پاک میں کوئی لفظ اس باب سے نہیں آیا نیز یہ وزن مقتضب ہے یعنی اس کا مجرد نہیں آیا؛

۲:۔ اس باب کے اَفعال تقریباً ہمیشہ لازم ہوتے ہیں مثلاً اِجْلَوَّذَ خوب دوڑا (۲) اِعْلَوَّدَ بہت بھاری ہوا (۳) اِخْرَوَّطَ اس نے جلدی سفر کیا؛ کبھی کبھی فعل متعدی بھی اس باب سے آتا ہے مثلاً اِعْلَوَّطَنِیْ وہ مجھ کو چمٹ گیا (۲) اِعْلَوَّطَ اَلْبَعِیْرَ وہ اونٹ پر چڑھ گیا ؛

۳:۔ اَلْاِقْتِضَابُ :۔ یعنی جس کا مثیل اور اصل مادہ مجرد بالکل نہ ہو؛ مثلاً اِعْلَوَّطَ اَلْبَعِیْرَ اس نے اونٹ کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور سوار ہو گیا؛

(۱۰) (۱۱) بَابِ اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال

۱:۔ اَلْمُبَالَغَةُ :۔ ان دونوں بابوں سے جو اَفعال آتے ہیں وہ لازم آکر مبالغہ کے معنی دیتے ہیں اور اکثر رنگ یا عیب کیلئے آتے ہیں مثلاً:۔

(۱) اِحْمَرَّ بہت سرخ ہوا (۲) اِصْفَرَّ بہت زرد ہوا (۳) اِحْوَلَّ بہت کج چشم (یعنی بھینگا) ہوا ؛ (یہ بابِ اِفْعِلَال سے ہیں) ؛

(۱) اِدْھَامَّ نہایت سیاہ ہوا (۲) اِحْمَارَّ نہایت سرخ ہوا۔ (۳) اِحْوَالَّ بہت کج چشم ہوا، (یہ بابِ اِفْعِیْلَال سے ہیں) ؛

۲:۔ اَلْاِبْتِدَاءُ۔ مثلاً اِفْطَرَّ النَّبَاتُ گھاس خشک ہو گئی ؛

نکتہ :۔ بعض صرفیوں کے نزدیک جو رنگ اور عیب کے الفاظ بابِ اِفْعِلَال سے آتے ہیں وہ دوام پر دلالت کرتے ہیں مثلاً اِحْمَرَّ لیکن جو الفاظ بابِ اِفْعِیْلَال سے آتے ہیں وہ زمانۂ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں مثلاً:۔

Marfat.com

جَعَلَ یَحْمَارُّ تَارَۃً وَیَصْفَارُّ اُخْرٰی یہ کبھی سرخ ہونے لگا اور کبھی زرد

(۱۲) بَابِ اِفْعِیْعَال

۱:- اَلْمُبَالَغَۃُ:- اس باب کے افعال لازم مستعمل ہو کر مبالغہ کے معنی دیتے ہیں مثلاً اِخْشَوْشَنَ خوب کھردرا یا سخت ہوا۔ (۲) اِغْدَوْدَنَ الشَّعْرُ بال بہت گھنے اور لمبے ہو گئے (۳) اِغْدَوْدَنَ النَّبَاتُ گھاس بہت لمبی ہوئی، کبھی متعدی بھی آتا ہے مثلاً اِحْلَوْلَیْتُہٗ میں نے اسکو شیریں پایا۔

۲:- اَلْمُطَاوَعَۃُ:- مثلاً ثَنَیْتُہٗ فَاثْنَوْنٰی میں نے اس کو بٹا (دہرا کیا) پس وہ بٹ گیا۔ (مطاوعت مجرد سے ہے)۔

۳:- اَلْمُوَافَقَۃُ:- مثلاً اِحْلَوْلٰی (شیریں ہوا) اِسْتَحْلٰی (شیریں ہوا) کے معنوں میں آیا ہے (۲) اِخْشَوْشَنَ بمعنی تَخَشَّنَ کھردرا ہوا۔

۴:- اَلْاِقْتِضَابُ مثلاً اِدْلَوْلٰی اسنے بہت جلدی کی۔

(۱) بَابِ فَعْلَلَۃٌ (رباعی مجرد کا باب)

۱:- اَلْاِخْتِصَارُ:- مثلاً بَسْمَلَ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ کہا (۲) حَمْدَلَ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔

۲:- اَلْمُمَاثَلَۃُ:- عَقْرَبَ الْخَیْطُ اس نے تاگہ کو بچھو کی مانند لپیٹا۔

۳:- اَلْعَمَلُ وَالْبُلُوْغُ:- (ماخذ بنانا یا ماخذ میں پہنچنا) (۱) قَرْمَصَ اس نے قرماص بنایا (یا) اُس میں جا گھسا۔ قِرْمَاص ایک سوراخ کو کہتے ہیں جو عرب کو تر پکڑنے کو کھودتے ہیں۔

۴:- اَلْاِتِّخَاذُ:- مثلاً عَسْکَرَ اس نے لشکر تیار کیا (۲) قَنْطَرَ اس نے پل بنایا۔

۵:- جو افعال اس باب سے آئے ہیں ان میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہی آئے

Marfat.com

ہیں اور بہت کم مہموز۔ نیز اکثر ان میں سے لازم ہیں :۔

(۱) عَسْکَرَ اور قَنْطَرَ (صحیح افعال) (۲) زَلْزَلَ اور غَرْغَرَ (مضاعف)

(۳) بَأْبَأَ (مہموز) بابا کہنا ؛

۴:۔ اَلْاِعْطَاءُ :۔ مثلاً عَرْجَنْتُہٗ میں نے اسکو شاخ خرما دی بِعُرْجُوْنٍ مارا

(۲) تَفَعْلُلٌ (رباعی مزید فیہ)

۱:۔ اَلْمُطَاوَعَۃُ :۔ (یعنی فَعْلَلَ کی مطاوعت) دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ پس میں نے اس کو گھمایا پس وہ گھوما ؛

۲:۔ اَلتَّعَمُّلُ :۔ مثلاً تَبَرْقَعَتْ اس عورت نے برقعہ پہنا ؛

۳:۔ اَلتَّحَوُّلُ :۔ مثلاً تَزَنْدَقَ زَیْدٌ زید بے دین ہوگیا ؛

۴:۔ اَلْمُبَالَغَۃُ :۔ مثلاً تَعَثْكَلَ النَّخْلُ کھجور کا درخت بہت خوشے لایا

۵:۔ اَلْاِقْتِضَابُ :۔ مثلاً تَهَبْرَسَ وہ ناز کے ساتھ چلا ؛

(۳) بَابُ اِفْعِنْلَالٌ

۱:۔ اس کی تین خاصیتیں (۱) مُبَالَغَہ (۲) لُزُوم (۳) موافقت فَعْلَلَ مندرجہ ذیل مثال میں پائی جاتی ہیں مثلاً ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ میں نے اس کو بہایا پس وہ زور سے بہہ گیا ؛

۲:۔ اَلْاِقْتِضَابُ :۔ مثلاً اِعْرَنْفَطَ وہ منقبض ہوگیا ؛

(۴) بَابُ اِفْعِلَّالٌ

۱:۔ اَلْمُبَالَغَۃُ :۔ مثلاً اِذْلَعَبَّ السَّیْلُ سیلاب نے بڑی شدت کی ؛

۲:۔ اَلْاِقْتِضَابُ :۔ مثلاً اِشْرَأَبَّ وہ نہایت چوکنا ہوا ؛

۳:۔ اس باب سے کوئی فعل متعدی نہیں آیا ؛

Marfat.com

امتحانی سوال

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ امتحان میں صرف یہ سوال ہوتا ہے کہ خواصُ الاَبْوَاب سے تم کیا سمجھتے ہو؟

اس سوال کا جواب دیتے وقت تم اپنے جواب کے تین حصے کرو۔ پہلے حصے میں خواص کے لغوی اور اصطلاحی معنی بتاؤ۔ دوسرے حصے میں فعل ثلاثی مجرد کے ابواب سے مثالیں دیکر بتاؤ۔ کہ فلاں باب کی یہ خاصیت ہے مثلاً کہو کہ وہ الفاظ جو بیماری یا غمی یا خوشی وغیرہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ بابِ فَعِلَ یَفْعَلُ سے آتے ہیں۔ جیسا کہ مَرِضَ۔ فَرِحَ۔ حَزِنَ وغیرہ۔ تیسرے حصے میں یہ بتاؤ کہ فِعْل ثُلَاثِی مُجَرَّد کو جب ثُلَاثِی مَزِیْد فِیْہ میں لے جاتے ہیں تو اس کے اصلی معنوں میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ مثلاً:۔

(۱) نَصَرَ (اس نے مدد کی) ثُلَاثی مجرد ہے۔ اب اس کو ثُلَاثی مَزِیْد فِیْہ کے ابواب میں لے جانے سے مندرجہ ذیل تغیر ہوتا ہے:۔

(۱) نَصَّرْتُہٗ۔ میں نے اس کو نصرانی بنایا (بابِ تَفْعِیْل)؛

(۲) تَنَصَّرَ زَیْدٌ۔ زید نصرانی ہو گیا (بابِ تَفَعُّلْ)؛

(۳) مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔ تمہیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ (بابِ تفاعُلْ)؛

(۴) اِسْتَنْصَرْتُہٗ میں نے اس سے مدد مانگی؛ (باب استفعال) وغیرہ؛

سُوَال:۔ خواصُ الاَبْواب سے تم کیا سمجھتے ہو؟ زبان عربی میں ابواب کس مطلب کے لئے ہیں؟ (بی۔ اے پنجاب یونیورسٹی ۱۹۳۶ء)؛

Marfat.com

شناختِ ابوَاب کے متعلق ضروری ہدایات

نوٹ: بہت سے طلبہ ابواب کے نہ جاننے سے تلفظ میں مکروہ غلطیاں کرتے ہیں۔ مثلاً لفظ مُشاعَرہ کو مَشاعِرہ بولتے ہیں۔ اس لئے ابواب پڑھ لینے کے بعد تلفظ میں غلطی نہیں ہونی چاہیئے

۱:۔ بَابِ اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے متعلق ایک بات یاد رکھو تاکہ انکے پہچاننے میں مغالطہ نہ لگے۔ اگر تیسرا حرف تَ زائدہ ہو تو بَابِ اِفْتِعَال ہوگا۔ اور اگر دوسرا حرف نْ ساکن زائد ہو تو بَابِ انفعال ہوگا:

(۲) اِفْعِيلَال۔ اِفْعِيعَال۔ اِفْعِنْلَال اور اِفْعِلَّال میں بھی مغالطہ لگ جاتا ہے کیونکہ یہ چاروں مصادر ملتے جلتے ہم شکل سے ہیں۔ اگر مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھوگے تو مغالطہ نہیں لگیگا:۔

(۱) اگر اصلی تین حروف ہوں۔ اور لام کلمہ مکرر ہو تو بَابِ اِفْعِيلَال ہوگا مثلاً اِدْهِيمَامٌ (۲) اگر اصلی تین حروف ہوں اور عَین کلمہ مکرّر ہو تو بابِ اِفْعِيعَال ہوگا جیسے اِخْشِيشَانٌ جو اِفْعِيعَالٌ کے وزن پر ہے (۳) اگر چار حروف اصلی ہوں۔ اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہو تو باب اِفْعِنْلَال ہوگا جیسے اِحْرِنْجَامٌ جو اِفْعِنْلَالٌ کے وزن پر ہے (۴) اگر چار حروف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرّر ہو تو بابِ اِفْعِلَّال ہوگا مثلاً اِقْشِعْرَارٌ جو اِفْعِلَّالٌ کے وزن پر ہے:

حرُوف اصلیہ اور زوائد کی شناخت

پیشتر اس کے کہ حروف اصلیّہ اور زوائد کی شناخت کا معیار بتایا جائے

Marfat.com

ایک بات بتادینا ضروری ہے وہ یہ کہ حروف زوائد کو ہمیشہ زائد ہی مت تصور کرو مثلاً سَأَلَ میں ہمزہ زائد نہیں ہے بلکہ حرف اصلی ہے۔ حروف زوائد کہنے سے یہ مطلب ہے کہ جو حرف زائد ہوگا وہ انہی میں سے ہوگا۔ نیز حروف زوائد کو یاد رکھنے کے لئے تم یہ شعر یاد رکھو؛

سَأَلْتُ الْحُرُوْفَ الزَّائِدَاتِ عَنِ اسْمِهَا
فَقَالَتْ وَلَمْ يَبْخَلْ أَمَانٌ وَتَسْهِيْلُ

صرفیوں نے یہ دیکھنے کے لئے کہ فلاں کلمہ میں کون سے حروف اصلی ہیں اور کون سے زائد تین میزان (ترازو) مقرر کئے ہیں مثلاً:۔

(۱) ثُلَاثِی کے لئے فَ ۔ عَ ۔ لَ (۲) رُبَاعِی کے لئے فَ۔عَ۔لَ۔لَ
(۳) خُمَاسِی کے لئے فَ ۔ عَ ۔ لَ ۔ لَ ۔ لَ ؛

جو حرف فَ ۔ عَ ۔ لَ کے عین مقابل ہوگا اسے اَصلی کہیں گے۔ اور جو کسی دوسرے حرف کے سامنے ہوگا اسے زَائِد کہیں گے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر ہے:۔

کلمہ	وزن	قسم	شناخت
خَرَجَ	فَعَلَ	ثُلَاثِی مُجَرَّد	خَ رَ جَ فَ عَ لَ
اَخْرَجَ	اَفْعَلَ	ثُلَاثِی مزید فیہ	اَ خْ رَ جَ اَ فْ عَ لَ
دَحْرَجَ	فَعْلَلَ	رُبَاعِی مُجَرَّد	دَ حْ رَ جَ فَ عْ لَ لَ
تَدَحْرَجَ	تَفَعْلَلَ	رُبَاعِی مزید فیہ	تَ دَ حْ رَ جَ تَ فَ عْ لَ لَ

Marfat.com

نوٹ مندرجہ بالا طریقہ پر حروف اصلی معلوم کرنے کی خوب مشق کرو کیونکہ لغت سے الفاظ معلوم کرنے کے لئے اصلی حروف کا جاننا ضروری ہے :

اِمتحانی سُوالات

۱:- باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے چیدہ چیدہ اہم خواص لکھو اور ان کی مثالیں دیکر مطلب واضح کرو۔ ۱۰ انمبر (پنجاب میٹرک ۱۹۳۴ء)

۲:- بَابِ تفعِیل۔ مُفَاعَلَة۔ تَفَاعُل اور اِسْتِفْعَال کے خواص لکھئے اور ان میں سے ہر ایک کا استعمال مثال دیکر واضح کیجئے : ۱۰ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۳ء)

۳:-(ا) وزن فَعَّلَ (یعنی بَابِ تَفْعِیل) کے خواص بتاؤ اور ہر ایک کی ایک ایک مثال دو : (پنجاب بی۔ اے ۱۹۳۵ء) :

(ب) خواصُ الْاَبْوَابْ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ زبانِ عربی میں ان کا کیا فائدہ ہے ؟ (پنجاب بی۔ اے ۱۹۳۶ء) :

۴:- عربی مصادر کے بعض اوزان نیچے درج ہیں ان میں سے کسی تین کی دو دو مثالیں دو :-

تَفَعُّلْ۔ تَفْعِیل۔ اِنْفِعَال۔ اِفْتِعَال۔ اِسْتِفْعَال

(پنجاب میٹرک ۱۹۳۶ء پرچہ فارسی)

۵:- مندرجہ ذیل میں جو فرق ہے وہ واضح کرو:-

(ا) کَسْبٌ اور اِکْتِسَابٌ (ب) دَخَلَ اور اَدْخَلَ (ج) عَمِلَ اور اِسْتَعْمَلَ (د) عَلِمَ۔ عَلَّمَ۔ تَعَلَّمَ (ر) خَرَجَ۔ اَخْرَجَ۔ اِسْتَخْرَجَ (س) اَطْعَمَ۔ اِسْتَطْعَمَ (ش) قَبِلَ۔ اَقْبَلَ۔ قَبَّلَ۔ تَقَبَّلَ۔ اِسْتَقْبَلَ (ص) قَتَلَ۔ قَاتَلَ۔ تَقَاتَلَ +

Marfat.com

۶:- مندرجہ ذیل اصل میں کیا تھے؟ کون سا حرف بدلا گیا ہے؟
اِصْطَحَبَ - اِطَّلَعَ - اِدَّخَرَتْ - اِزْدَهَمَ ؛

۷:- فعل رباعی مجرّد اور رباعی مزید فیہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔ اور ہر ایک کے خواصّ بتاؤ ؛

۸:- اردو میں ترجمہ کرو:-

(ا) ۱:- قَلِّلْ كَلَامَكَ ۲:- مَنْ اَخْبَرَكَ؟ ۳:- اَكْرِمْ وَالِدَيْكَ ۴:- اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۵:- اَغْلِقِ الْبَابَ وَافْتَحِ الشُّبَّاكَ ؛

(ب) ۱:- عَظِّمْ مُعَلِّمَكَ ۲:- سَلَّمْتُ عَلَيْهَا ۳:- سَلِّمْ اُمُوْرَكَ اِلَى اللّٰهِ ۴:- بَلِّغْ سَلَامِیْ۔ ۵:- هُوَ هَلَّلَ۔ ۶:- اَلْعِلْمُ يَزْدَادُ بِالتَّعْلِيْمِ وَالتَّدْرِيْسِ ؛

(ج) ۱:- اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۲:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ۔ ۳:- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۴:- مَنِ اسْتَحَلَّ الْحَرَامَ فَقَدْ كَفَرَ ۵:- حَضَرْتُ عِنْدَهٗ لِلْاِسْتِفَادَةِ۔ ۶:- هُوَ يَسْتَدْعِیْ مِنْكَ رُخْصَةَ يَوْمَيْنِ ؛

(د) ۱:- اِنْتَظِرُوْا اِلٰى تِلْمِيْذٍ ۲:- اِجْتَمَعُوْا فِی الْمَجْلِسِ ۳:- اَنَا اِمْتَحَنْتُهٗ فِی الْعَرَبِيَّةِ ۴:- سَافَرْتُ لِاِكْتِسَابِ الْعُلُوْمِ فِی الْبِلَادِ ۵:- اِزْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْنَا فِی السُّوْقِ ؛

۹:- عربی میں ترجمہ کرو:-

(ا) زید مسکرایا۔ اپنے اساتذہ کی عزت کرو۔ علم حاصل کرو۔ براہ مہربانی ذرا ٹھہریں۔ بڑوں کا ادب کرو۔ وہ میرے ساتھ ہولیا۔ میں نے

Marfat.com

تم کو اطلاع کردی۔ اپنے بچوں کو پڑھاؤ۔ اس نے اپنے بھائی کے لئے پانی مانگا۔ بشیر بیمار بن بیٹھا۔ نذیر اور بشیر آپس میں لڑے۔ ان سب نے بھاگنے کی کوشش کی ۔

(ب) وہ جماعت سے علحدہ ہو گیا۔ اس نے شراب سے پرہیز کیا۔ میں نے اس کو باہر نکالا۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ اے اللہ ہماری دعا قبول فرما۔ اے اللہ مجھے بخش۔ اے اللہ میرے والدین کو سلامت رکھیو! ۔

۱۰:۔ ثُلاثی مزید فیہ کے کتنے باب ہیں؟ مشہور آٹھ ابواب کے نام بتاؤ اور ہر ایک کے دو دو خواص بتاؤ ۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِصطِلاحاتِ ضَرُوریّہ

سبق نمبر ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو کہ فعل کی چار قسمیں ہیں صحیح ۔ مُعتَل۔ مَھموز اور مُضاعَف ۔ اب یاد رکھو کہ کلمات میں حروف علت۔ ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے الفاظ میں ایک قسم کا ثقل (بوجھ) واقع ہو جاتا ہے جو مخل فصاحت ہوتا ہے (اور جس کا دور کرنا لازمی ہوتا ہے) لہٰذا اس کو دور کرنے کے واسطے صرفیوں نے چند قاعدے مقرر کئے ہیں :۔

۱:۔ **حذف** ۔یعنی حرف کا گرا دینا۔ مثلاً یَوْعِدُ سے یَعِدُ ۔ واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جو حرف حذف کر دیا جائے اسے محذوف کہتے ہیں۔

Marfat.com

حروف حذف کا مجموعہ یہ ہے :- ھُوَ خَفِیٌّ بِجَائِنَۃٍ ؛

۲:- اِسْکَان :- اِسْکَانَ کہتے ہیں حرف سے حرکت کے گرادینے کو مثلاً یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ- واؤ کی حرکت گرادی گئی- اسی طرح یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ ایسا ہی یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ ؛

۳:- تحریک :- تحریک کہتے ہیں دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا مثلاً "یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ- اصل میں تھا خُذْ الْکِتَابَ

۴:- اِبْدَال :- ایک حرف کو بجائے دوسرے حرف کے رکھنے کا نام ابدال ہے مثلاً رَاسٌ کہ اصل میں رَأْسٌ تھا- بجائے ہمزہ کے اَلِف آیا

نوٹ :- اَلِف اور ھمزہ میں جو فرق تم نے پڑھا تھا اُسے دہراؤ نیز یاد رکھو حروفِ ابدال کا مجموعہ ہے اَجِدُ مِنْ وَّطِیِھَا ؛

۵:- اِدْغَام :- دو ہمجنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا مثلاً شَدَّ کہ اصل میں شَدَدَ تھا- ایسا ہی مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا ؛

نوٹ :- حروف ادغام مندرجہ ذیل ہیں :- ت - ث - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ن ؛

۶:- قلب :- کلمہ کے بعض حرف کو بعض پر مقدم مؤخر کرنا مثلاً :-

(۱) اَیِسَ جو کہ اصل میں یَئِسَ تھا ؛

(۲) جَاہٌ جو کہ اصل میں وَجْہٌ تھا اور قَلْب کے بعد "جوہ" بنا لیکن ایک قاعدے کے مطابق (جس کا بیان تم دوسرے سبق میں پڑھوگے) جَاہٌ ہو گیا ؛

۷:- زِیَادَت :- دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا مثلاً اَاَنْتَ سے آاَنْتَ

Marfat.com

ضروری ہدائت

یاد رکھو حروف علت ابتدائے کلمہ میں تو حرکات کی برداشت کرسکتے ہیں۔ لیکن کلمہ کے درمیان یا آخر میں وہ ان کے ثقل کے ہرگز متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا اس کا ازالہ لازمی ہوتا ہے اور یہ کبھی اِسکان کبھی حذف اور کبھی ابدال سے کیا جاتا ہے اس طرح حرفِ علت میں تصرف کرکے مُعتل لفظ کی ثقالت کو دور کردینے کا نام **تعلیل** ہے ؛

ایسا ہی ہمزہ کے متعلق یاد رکھو کہ اگرچہ یہ حرف صحیح ہے تاہم جب یہ کلمہ کے درمیان میں آجاتا ہے تو ایک گونہ ثقل کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اس کا ازالہ بھی لازمی ہوتا ہے اور یہ کبھی ابدال کبھی زیادت اور کبھی حذف وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اس طرح جو تصرف مَہمُوز میں ہوتا ہے اُسے **تخفیف** یا **تخفیف** ہمزہ کہتے ہیں ؛

اسی طرح جب دو ہمجنس یا قریبُ المخرج حرفوں کے جمع ہو جانے سے کلمہ میں ثقل واقع ہوجاتا ہے تو اس کا ازالہ بھی لازمی ہوتا ہے۔ اور یہ کبھی اِسکان۔ کبھی ابدال اور کبھی تحریک سے کیا جاتا ہے۔ اس طرح جو تصرف مُضاعف میں ہوتا ہے اسے **اِدغام** کہتے ہیں ؛

سُوالات

۱:۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات سے تم کیا سمجھتے ہو مثالوں سے واضح کرو:۔
حَذف۔ اِسکان۔ اِبدال۔ تحریک۔ قلب۔ اِدغام۔

۲:۔ معتل۔ مہموز اور مُضاعف میں جو تصرف ہوتا ہے اسے صرف میں کیا کہتے ہیں؟

۳:۔ حروفِ علت۔ ہمزہ اور ایک جنس کے دو حروف آنے سے الفاظ میں جو ثقل واقع ہوتا ہے اسکے دور کرنے کے واسطے صرفیوں نے کتنے قاعدے مقرر کئے ہیں۔ ہر ایک

Marfat.com

قاعدے کا نام بتاؤ؟

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تعلیلات

سبق نمبر ۲۳ میں تم پڑھ چکے کہ فعل مُعتلّ کی تین قسمیں ہیں مِثال۔ اَجوَف اور نَاقِص اب ہم ہر ایک کا بیان علٰحدہ علٰحدہ پڑھیں گے۔

مثال کی بحث

مثال کی تعریف۔ وجہ تسمیہ اور قسمیں سبق نمبر ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو اب وہ قواعد بتائے جائینگے جو تعلیلاتِ مثال سے متعلق ہیں۔

یاد رکھو فعل ثُلاثی مُجرّد سے مثال کی ماضی کی گردان فعل صحیح ہی کی طرح ہوتی ہے کیونکہ حرف عِلّت ابتدائے کلمہ میں حرف صحیح کا حکم رکھتا ہے۔ مثلاً وَعَدَ۔ وَعَدَا۔ وَعَدُوْا.... اَلخ تم خود گردان کو پورا کرو۔

مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے آتی ہے:۔

۱:۔ بَاب ضَرَبَ یَضْرِبُ مثلاً وَعَدَ یَعِدُ۔

۲:۔ بَاب فَتَحَ یَفْتَحُ مثلاً وَهَبَ یَهَبُ۔

۳:۔ بَاب سَمِعَ یَسْمَعُ مثلاً وَجِلَ یَوْجَلُ۔

۴:۔ بَاب کَرُمَ یَکْرُمُ مثلاً وَسُمَ یَوْسُمُ۔

۵:۔ بَاب حَسِبَ یَحْسِبُ مثلاً وَرِمَ یَرِمُ۔

مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے:۔

Marfat.com

۱:- بَاب ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً يَسَرَ يَيْسِرُ (اَلْيُسْرُ آسان ہونا)
۲:- بَاب فَتَحَ يَفْتَحُ مثلاً يَنَعَ يَيْنَعُ (اَلْيَنْعُ میوے کا پکنا)
۳:- بَاب سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً يَتِمَ يَيْتَمُ (اَلْيُتْمُ یتیم ہونا)
۴:- بَاب كَرُمَ يَكْرُمُ مثلاً يَقُظَ يَيْقُظُ (اَلْيَقْظُ جاگنا)

قواعدِ تعلیلاتِ مثال

۱:- جبکہ مثال واوی ثلاثی مجرد کا مضارع مکسور العین (یعنی بروزن يَفْعِلُ) ہو تو اس کا واؤ مضارع کے سب صیغوں سے حذف ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ہر واؤ جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے مثلاً (۱) يَوْعِدُ سے يَعِدُ ہوگا اور ماضی تھا وَعَدَ۔ اسی طرح جب گردان کرو گے تو بجائے يَوْعِدَانِ کے يَعِدَانِ ہوگا۔ اور يَوْعِدُوْنَ کی بجائے يَعِدُوْنَ ہوگا وغیرہ وغیرہ:

اسی طرح يَوْجِبُ سے يَجِبُ ہوگا اور يَوْثِقُ سے يَثِقُ ہوگا:

نکتہ:- وَجِلَ کا مضارع ہے يَوْجَلُ اس سے واؤ نہیں گریگا۔ کیونکہ یہ مضارع مکسور العین نہیں ہے بلکہ مفتوح العین ہے چند مثالیں تم کو ایسی ملیں گی کہ سرسری نظر سے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ مفتوح العین ہیں اور واؤ محذوف ہے مگر یاد رکھو وہ بھی دراصل مکسور العین ہیں بات یہ ہے کہ واؤ گر جانے کے بعد کبھی کبھی" اُن افعال کو جن کا عَیْن کلمہ یا لام کلمہ حرف حلق ہو بَاب فَتَحَ يَفْتَحُ میں لے جا کر عین کلمہ کو مفتوح پڑھتے ہیں مثلاً وَضَعَ سے مضارع ہے يَوْضِعُ

Marfat.com

اور مندرجہ بالا قاعدے کے مطابق جب واؤ کو گرایا تو بنا یَضِعُ لیکن چونکہ لام کلمہ حرف حلق ہے اس لئے ہم پڑھیں گے یَضَعُ (ضاد مفتوح) کیونکہ تم نے باب فَتَحَ یَفْتَحُ کے خواص میں یہ پڑھا ہے کہ جس فعل کا عین یا لام کلمہ حرف حلق ہو وہ عموماً اس باب سے آتا ہے یعنی جس مضارع معروف کا عین یا لام کلمہ حرف حلق ہو وہ عموماً مفتوح العین ہوتا ہے۔ مثلاً یَقَعُ۔ یَهَبُ۔ یَدَعُ یہ اصل میں یَوْقَعُ۔ یَوْهِبُ اور یَوْدِعُ تھے۔

نوٹ:۔ غالباً تم لفظ "کبھی کبھی" (جو میں نے مندرجہ بالا نکتے میں استعمال کیا ہے) کو سمجھ گئے ہو گے کیونکہ تم پڑھ چکے ہو کہ یَوْعِدُ سے یَعِدُ ہے نہ کہ یَعَدُ حالانکہ اس فعل کا عین کلمہ بھی حرف حلق ہے۔

ہدایت:۔ یاد رکھو کہ چونکہ مضارع سے حرف واؤ گر گیا ہے اس لئے امر سے بھی گر جائیگا۔ نیز واؤ کے ساتھ ہمزہ بھی گر جائیگا مثلاً قاعدے کے مطابق وَعَدَ سے امر کا صیغہ ہے اِوْعِدْ لیکن واؤ اور ہمزہ حذف ہو جائیں گے اور بنے گا عِدْ ایسا ہی زِنْ جو کہ اصل میں اِوْزِنْ تھا اور صِفْ جو کہ اِوْصِفْ تھا۔

۲:۔ جو واؤ مصدر کے فَ کلمہ میں واقع ہو اور اس کے فعل مضارع سے وہ حذف ہو گیا ہو تو مصدر کے اول سے بھی واؤ کو حذف کر کے اس کے آخر میں ۃ بڑھاتے ہیں (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) مثلاً (۱) وَعْدٌ سے عِدَةٌ (۲) وُسْعَةٌ سے سَعَةٌ (۳) وَصْلٌ سے صِلَةٌ۔

۳:۔ جو واؤ ساکن ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو ی سے بدل دو۔ مثلاً مِیْزَانٌ کہ اصل میں مِوْزَانٌ تھا (۲) اِیْجَابٌ کہ اصل میں

Marfat.com

اِوْجَابٌ تھا (۳) مِیْعَادٌ کہ اصل میں مِوْعَادٌ تھا ؛

۴ :- جو ی ساکن ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس ی کو واؤ سے بدل دو مثلاً مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ اور یُیْسِرُ سے یُوْسِرُ ؛ نیز الف ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد ی ہو جائیگا مثلاً فُوْتِلَ اور مَحَادِیْبُ ؛ ہدایت :- قاعدہ نمبر ۳ اور چار میں یہ ضروری ہے کہ حرف واؤ اور یاء غَیْرِ مُدْغَمْ ہوں۔ لفظ اِدْغَامْ تم پڑھ چکے ہو اور یاد رکھو مُدْغَمْ وہ حرف ہے جو اپنے ہم جنس کے ساتھ ایک کر دیا گیا ہو - نیز واؤ اور یاء کے ساتھ غَیْرِ مُدْغَمْ کی قید اس لئے لگائی تاکہ اِجْلِوَّاذٌ وغیرہ اس قاعدے سے نکل جائیں - کیونکہ احتراز از مثل اِجْلِوَّاذٌ زیراکہ واؤ بسبب ادغام قوتِ حرف صحیح بہم رسانیدہ) (عِلْمُ الصِّیغہ) ۲ اَفْعَلُ اور فَعْلَآءُ کی جو جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو یا جو صفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو وہ اس قاعدے سے مستثنٰی ہے۔ یعنی اگر اس کے عین کلمہ میں ی واقع ہو تو باوجود ضمہ کے بعد واقع ہونے کے واؤ سے نہیں بدلے گی۔ بلکہ ضمہ کسرے سے بدل جائیگا مثلاً

(۱) اَبْیَضُ اور بَیْضَآءُ سے جمع بنیگی۔ بُیْضٌ لیکن ہم ی کو واؤ سے نہیں بدلیں گے بلکہ ب کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر بِیْضٌ کہیں گے ؛

(۲) حِیْکٰی جو کہ اصل میں حُیْکٰی تھا ؛

۵ :- بَابِ اِفْتِعَال کے فَ کلمہ میں جو واؤ یا یاء ہو اور وہ ہمزہ کے عوض میں نہ ہو تو اس کو تَ سے وجوباً (لازمی طور پر) بدلتے ہیں اور تَ کو تَ میں اِدْغَام کرتے ہیں مثلاً (۱) اِتَّقَدَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا ؛ (۲) اِتَّعَظَ کہ اصل میں اِوْتَعَظَ تھا۔ (۳) اِتَّفَقَ جو کہ اِوْتَفَقَ تھا۔ (۴) اِتَّحَدَ جو کہ اِوْتَحَدَ تھا ؛ (۵) اِتَّسَرَ جو کہ اِیْتَسَرَ تھا۔

نوٹ :- قاعدہ نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کہ (ہمزہ کے عوض میں نہ ہو) اس

Marfat.com

کی تشریح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ایک فعل ہے اِءْتَزَرَ۔ قاعدے کے مطابق ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو بنا اِیْتَزَرَ اب اِیْتَزَرَ میں حرف یاء اصلی نہیں بلکہ (ہمزہ کے عوض میں ہے) اس لئے اس یاء کو تاء سے نہیں بدلیں گے یعنی اِیْتَزَرَ کو اِتَّزَرَ نہیں پڑھیں گے۔

لیکن یاد رکھو اِتَّخَذَ خلاف قیاس آیا ہے یہ پہلے تھا اِءْتَخَذَ پھر بنا اِیْتَخَذَ اگرچہ حرف یاء ہمزہ کے عوض ہے لیکن پھر بھی ہم کہینگے اِتَّخَذَ

نوٹ: اگر تم قاعدہ نمبر۳ کو سمجھ گئے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ باب اِفعَال اور باب اِسْتِفْعَال کا واؤ کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب سے ی سے بدل جاتا ہے مثلاً (۱) اِیْقَادٌ کہ اصل میں اِوْقَادٌ تھا (۲) اِسْتِیْقَادٌ کہ اصل میں اِسْتِوْقَادٌ تھا۔

نوٹ: اگر تم قاعدہ نمبر۴ کو سمجھ گئے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ باب اِفعَال کے مضارع۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے فاء کلمہ کی یاء ضمہ کے بعد واقع ہونے کے سبب سے واؤ سے بدل جاتی ہے مثلاً (۱) یُوْسِرُ جو کہ یُیْسِرُ تھا (۲) مُوْسِرٌ جو کہ مُیْسِرٌ تھا (۳) مُوْسَرٌ جو کہ مُیْسَرٌ تھا۔ یُوْسِرُ مضارع ہے اَیْسَرَ کا۔ اور مُوْسِرٌ اسم فاعل اور مُوْسَرٌ اسم مفعول ہے۔

۶:۔ جب کسی کلمے کے اوّل میں دو واؤ متحرک ہوں تو پہلے واؤ کو ہمزہ سے وجوباً بدل دو مثلاً (۱) اَوَاصِلُ جو کہ وَوَاصِلُ تھا (۲) اُوَیْصِلٌ جو کہ وُوَیْصِلٌ تھا

ہدایت:۔ اَوَاصِلُ (بال گوندنے والی عورتیں) جمع ہے وَاصِلَۃٌ کی اور وُوَیْصِلٌ تصغیر ہے واصل

نوٹ: اگر دوسری واؤ الف فَاعَلَ سے بدل کی ہوئی ہو تو ابدال واجب نہ ہوگا جیسے وُوْفِیَ مجہول ہے وَافٰی (رجع کرنا) کا۔

۷:۔ جو واؤ فاء کلمہ یا عین کلمہ میں ہو اور وہ ضمہ لازم نہ کہ عارض) سے

Marfat.com

مضموم ہو تو اس کو ہمزہ سے بدل سکتے ہیں مثلاً اُجُوْہٌ جو کہ وُجُوْہٌ تھا:
(۲) اَثْؤُبٌ جو کہ اَثْوُبٌ تھا۔

نوٹ: علامہ مفتی عنایت احمدؒ صاحب کے نزدیک فا کلمہ کی واؤ مکسور کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے مثلاً:۔ (۱) اِشَاحٌ جو کہ وِشَاحٌ تھا (۲) اِسَادَۃٌ جو کہ وِسَادَۃٌ تھا۔ لیکن واؤ مفتوح کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے مثلاً اَحَدٌ جو کہ وَحَدٌ تھا اور اَنَاۃٌ جو کہ وَنَاۃٌ تھا۔

اجوف کی بحث

اَجْوَف واوی عموماً دو بابوں سے آتا ہے:۔
(۱) باب نَصَرَ یَنْصُرُ مثلاً قَالَ یَقُوْلُ
(۲) باب سَمِعَ یَسْمَعُ مثلاً خَافَ یَخَافُ مگر کبھی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور کبھی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے مثلاً:۔
(۱) بَاب ضَرَبَ یَضْرِبُ مثلاً طَاحَ یَطِیْحُ (اَلطَّوْحُ ہلاک کرنا)
(۲) باب کَرُمَ یَکْرُمُ مثلاً طَالَ یَطُوْلُ
اَجْوَف یائی عموماً دو بابوں سے آتا ہے:۔
(۱) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ مثلاً بَاعَ یَبِیْعُ (۲) بَاب سَمِعَ یَسْمَعُ مثلاً نَالَ یَنَالُ مگر کبھی اجوف یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے مثلاً بَادَ یَبُوْدُ۔ (اَلْبَیُوْدُ ہلاک ہونا)

چونکہ اَجْوَف کے ماضی مضارع اور امر میں تعلیلات کا وقوع بیشتر ہے۔ اس لئے پہلے گردانیں لکھ کر پھر ساتھ ساتھ قواعد تعلیلات بتائے جائیں گے۔

Marfat.com

(۱) گردان ماضی معروف

(ماضی معروف اجوف واوی باب نَصَرَ یَنْصُرُ)

قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ
قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ
قُلْتُ قُلْنَا ۔

(۲) (ماضی معروف اجوف واوی باب سَمِعَ یَسْمَعُ

خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ
خِفْتَ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتِ خِفْتُمَا خِفْتُنَّ
خِفْتُ خِفْنَا

۳ (ماضی معروف اَجْوَف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ
بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ
بِعْتُ بِعْنَا

قواعد تعلیلاتِ اَجْوَف

قاعدہ ۸۔ جو وَ اور یَ متحرک ہو اور اس کا ما قبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً:۔

(۱) اَلْقَوْلُ (بات کرنا) سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب قَوَلَ (بروزن نَصَرَ) ہے لیکن چونکہ واؤ متحرک ہے اور قاف مفتوح ہے۔ اس لئے قَوَلَ سے بنے گا قَالَ ۔

(۲) اَلْخَوْفُ (ڈرنا) سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب۔ خَوِفَ (بروزن سَمِعَ) ہے لیکن مندرجہ بالا قاعدے کے مطابق بنا خَافَ ۔

Marfat.com

(۳) اَلْبَیْعُ (بیچنا) سے ماضی تھا۔ بَیَعَ لیکن مندرجہ قاعدے کے مطابق بنا بَاعَ

ہدائت ۱:- یہ تعلیل قَالَ سے قَالَتَا تک اور خَافَ سے خَافَتَا تک اور بَاعَ سے بَاعَتَا تک جاری رہے گی۔

ہدائت ۲:- مندرجہ بالا قاعدے میں مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ ضروری ہے

۱:- وَ اور یَ الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو مثلاً (۱) دَعَوَا (۲) رَمَیَا۔

۲:- یائے مشدد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو مثلاً (۱) عَصَوِیٌّ (۲) اِخْشَیِنَّ۔

۳:- جس کلمہ میں یہ واقع ہوں وہ فَعَلَانٌ۔ فَعَلیٰ اور فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو مثلاً (۱) سَیَلَانٌ (۲) صَوَریٰ (۳) حَوَکَۃٌ۔

۴:- وہ کلمہ اس کلمہ کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی مثلاً (۱) عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ ہے (۲) اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ باہم ہمسائیگی اختیار کی۔ ان دونوں میں واؤ کے ماقبل کا فتحہ سکون کے حکم میں ہے۔ اور یہ مانع تعلیل ہے۔

۵:- مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہوں مثلاً (۱) طَوِیْلٌ (۲) غَیُوْرٌ۔

۶:- عین لفیف نہ ہو مثلاً (۱) حَیِیَ۔ طَوَیٰ۔

۷:- اس کلمہ میں اضطراب کے معنی نہ ہوں مثلاً ھَیَجَانٌ (برانگیختگی) طَوَفَانٌ (کعبہ کے گرد پھرنا)

۸:- وہ واؤ اور یاء فاء کلمہ میں واقع نہ ہوں مثلاً (۱) تَوَعَّدَ (۲) تَیَسَّرَ

۹:- بمعنی لون اور عیب نہ ہو مثلاً عَوِرَ وَصَیِدَ۔

ہدائت نمبر ۳:- حرکت دو طرح کی ہوتی ہے لازمی اور عارضی۔ اگر دوسرے حرف کی حرکت نقل کر کے کسی حرف کو دی جائے تو اسے عارضی حرکت کہتے ہیں۔ مندرجہ بالا قاعدے کے لئے ضروری ہے کہ حرکت لازمی ہو عارضی نہ ہو مثلاً جَبَلٌ اور جَوَنَۃٌ میں بدل نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی ہے۔ جَیَلٌ اصل میں جَیْئَلٌ تھا اور جَوَنَۃٌ اصل میں

Marfat.com

جَوْانَۃٌ تھا۔

قاعدہ ۹:۔ اجتماع ساکنین (یعنی دو ساکن حرفوں کا اکٹھا ہونا) تقریبًا کبھی بھی جائز نہیں۔ جب کسی تعلیل کے بعد دو ساکن حرف اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے ایک حرف علّت ہو تو حرف علّت کو گرا دیا جاتا ہے۔

قاعدہ ۱۰: جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے۔ تو اس کے فاء کلمہ کو صیغہ جمع مؤنث غائب سے آخر تک واوی مفتوح العین و مضموم العین میں ضمہ آئے گا مثلاً قُلْنَ وطُلْنَ لیکن یائی اور مکسور العین میں کسرہ مثلاً بِعْنَ و

تعلیلات: قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا (۲) قاعدہ نمبر ۸ کے مطابق قَوَلْنَ سے قَالْنَ بنا یعنی واؤ الف ہو گیا (۳) قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق قَلْنَ ہوا یعنی الف گر گیا (۴) قاعدہ نمبر ۱۰ کے مطابق قَلْنَ سے قُلْنَ بنا یعنی قاف کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر دیا۔

خِفْنَ دراصل خَوِفْنَ تھا قاعدہ نمبر ۸ سے "وْ" کو الف سے بدلا یعنی خَافْنَ بنا۔ اب بوجہ اجتماع ساکنین الف گر گیا اور خَفْنَ بنا اور پھر قاعدہ ۱۰ سے خِفْنَ بنا

بِعْنَ دراصل بَیِعْنَ تھا۔ یاء الف سے بدل کر گر گئی۔ اور بَ کو کسرہ کر دیا

ہدایت:۔ قُلْنَ میں قاف کو اس لئے مضموم کیا گیا ہے کہ دلالت کرے اس بات پر کہ واو حذف ہوئی ہے۔ بِعْنَ میں بَ اس لئے مکسور ہے کہ دلالت کرے اس بات پر کہ یٰ حذف ہوئی ہے وغیرہ۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا تعلیل قُلْنَ سے قُلْنَا اور خِفْنَ سے خِفْنَا اور بِعْنَ سے بِعْنَا تک ہوگی۔

Marfat.com

(۱) گردان ماضی مجہول اَجْوَفْ وَاوِیْ

قِیْلَ قِیْلَا قِیْلُوْا قِیْلَتْ قِیْلَتَا قُلْنَ
قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ
قُلْتُ قُلْنَا ٭

(۲) گردان ماضی مجہول اَجْوَفْ وَاوِیْ

خِیْفَ خِیْفَا خِیْفُوْا خِیْفَتْ خِیْفَتَا خِفْنَ
خِفْتَ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتِ خِفْتُمَا خِفْتُنَّ
خِفْتُ خِفْنَا ٭

۳ گردان ماضی مجہول اَجْوَفْ یَائِیْ

بِیْعَ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعَتْ بِیْعَتَا بِعْنَ
بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ
بِعْتُ بِعْنَا ٭

قاعدہ نمبر ۱۱:- جو واوٗ اور یٰ کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہو اور اس کی ماضی معروف میں تعلیل ہوئی ہو۔ تو اس کا کسرہ بجائے ضمّہ ماقبل کے نقل ہو کر آئیگا یعنی اس کا کسرہ (بعد ازالہ حرکت) ماقبل کو دیا جائیگا۔ مثلاً:-

(۱) قِیْلَ اصل میں قُوِلَ بروزن نُصِرَ تھا۔ کسرۂ واوٗ قاعدہ نمبر ۱۱ کے مطابق ماقبل کو دیا۔ تو بنا قِوْلَ (۲) قِوْلَ میں چونکہ واو ساکن ہے اور ماقبل مکسور اس لئے واوٗ کو "یاء" سے بدلا (از قاعدہ نمبر ۳) تو بنا قِیْلَ ٭ ایسا ہی خِیْفَ اصل میں خُوِفَ تھا۔ واوٗ کا کسرہ اس کے ماقبل پر آیا۔ اور واوٗ یاء سے بدل کر خِیْفَ بنا۔ اسی طرح بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا یاء کا کسرہ فَ کلمہ پر بجائے ضمّہ کے آیا تو بنا بِیْعَ ٭

Marfat.com

نوٹ ۱:- یہ تعلیل قِیلْنَا۔ خِفْنَا اور بِعْنَا تک ہوتی چلی جائے گی ؛
قُلْنَ اصل میں قَوُلْنَ تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل ہے اس لئے یہ قاف کو دیا جائیگا اور اس کا ضمہ حذف کر دیا جائیگا۔ جیسے قِوْلْنَ اب دو ساکن حرف اکٹھے ہو گئے۔ اس لئے واؤ کو گرایا تو بنا قِلْنَ۔ اب قاعدہ نمبر ۱۰ کے مطابق قاف کو ضمہ دیا تو بنا قُلْنَ ؛

نوٹ ۲:- تم نے دیکھا ہے کہ ماضی معروف اور مجہول دونوں میں قُلْنَ ہی ہے۔ اگر کسی مقام پر قُلْنَ معروف اور مجہول میں التباس ہونے کا شک ہو تو مجہول میں قِلْنَ اور معروف میں قُلْنَ پڑھیں گے ؛

نوٹ ۳:- باب سَمِعَ یَسْمَعُ (خَافَ۔ یَخَافُ) اور باب ضَرَبَ یَضْرِبُ (بَاعَ۔ یَبِیْعُ) سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ بالکسر آتا ہے۔ تاکہ اس بات پر دلالت کرے۔ کہ یہ کلمہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے نہیں ہے۔ اس لئے خِفْنَ اور بِعْنَ آئیں گے (نہ کہ خُفْنَ اور بُعْنَ) ؛

(۱) گردان مضارع معروف اجوف واوی

یَقُوْلُ	یَقُوْلَانِ	یَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	یَقُلْنَ
تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلِیْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ
اَقُوْلُ	نَقُوْلُ ؛				

۲ گردان مضارع معروف اجوف واوی

یَخَافُ	یَخَافَانِ	یَخَافُوْنَ	تَخَافُ	تَخَافَانِ	یَخَفْنَ
تَخَافُ	تَخَافَانِ	تَخَافُوْنَ	تَخَافِیْنَ	تَخَافَانِ	تَخَفْنَ
اَخَافُ	نَخَافُ ؛				

Marfat.com

۳ گردان مضارع معروف اَجوف یائی

يَبِيْعُ يَبِيْعَانِ يَبِيْعُوْنَ تَبِيْعُ تَبِيْعَانِ يَبِعْنَ
تَبِيْعُ تَبِيْعَانِ تَبِيْعُوْنَ تَبِيْعِيْنَ تَبِيْعَانِ تَبِعْنَ
اَبِيْعُ نَبِيْعُ ÷

قاعدہ نمبر ۱۲:۔ جو وٓ یا یٓ متحرک ہو اور اس کا ماقبل صحیح اور ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے دی جاتی ہے۔ کیونکہ حروفِ علت ضعیف ہوتے ہیں اور حرکات ثقیل۔ وہ اس ثقل کی برداشت نہیں کر سکتے۔ نیز

(۱) اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو وٓ اور یٓ کو اَلِف سے بدل دو۔

(۲) اگر وہ حرکت ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو اور کسرہ یٓ سے تو اُن کو اپنی حالت پر رہنے دو۔ لیکن اگر ضمہ یٓ سے نقل کیا گیا ہو اور کسرہ واؤ سے تو اس حرکت کے موافق بدل دو÷ **تعلیلات حسب ذیل** ہیں (۱) یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق یَقُوْلُ بنا۔ یہی تعلیل آخر تک ہو گی۔ اسی طرح یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا اور قاعدہ نمبر ۱۲ سے یَبِیْعُ بنا۔ ایسا ہی یَخَافُ اصل میں یَخْوَفُ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۲ سے یَخَوْفُ بنا۔ پھر قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق یَخَوْفُ سے یَخَافُ بنا ÷

(۲) یَقُلْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ تھا۔ واؤ کا ضمہ ماقبل کو ملا۔ اور واؤ گر گیا ایسا ہی تَقُلْنَ ہے۔ اسی طرح یَخَفْنَ اصل میں یَخْوَفْنَ تھا۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد واؤ الف ہو کر گر گیا۔ نیز یاد رکھو تَخَفْنَ مثل یَخَفْنَ ہے یَبِعْنَ اصل میں یَبْیِعْنَ تھا۔ کسرہ یاء نقل ہو کر ماقبل پر آیا اور یاء حذف ہوئی ہدا ئت او۔ قاعدہ نمبر ۱۲ بھی مشروط بشرائط ہے (۱) وٓ اور یٓ فاء کلمہ میں نہ ہوں مثلاً مَنْ وَعَدَ (۲) وہ کلمہ ناقص نہ ہو۔ مثلاً یَحْیِی ÷

Marfat.com

(۳) مدّہ زائدہ کے پہلے نہ ہوں مثلاً مِقْوَالٌ ۔ تِبْیَانٌ

(۴) کلمہ افعل التفضیل یا فعل تعجب نہ ہو مثلاً اَقْوَلُ وَمَا اَقْوَلَہٗ وَاَقْوِلْ بِہٖ ۔

(۱) گردان مضارع مجہول اجوف واوی

یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ
تُقَالُ تُقَالَانِ تُقَالُوْنَ تُقَالِیْنَ تُقَالَانِ تُقَلْنَ
اُقَالُ نُقَالُ ۔

(۲) گردان مضارع مجہول اجوف واوی

یُخَافُ یُخَافَانِ یُخَافُوْنَ تُخَافُ تُخَافَانِ یُخَفْنَ
تُخَافُ تُخَافَانِ تُخَافُوْنَ تُخَافِیْنَ تُخَافَانِ تُخَفْنَ
اُخَافُ نُخَافُ ۔

(۳) گردان مضارع مجہول اجوف یائی

یُبَاعُ یُبَاعَانِ یُبَاعُوْنَ تُبَاعُ تُبَاعَانِ یُبَعْنَ
تُبَاعُ تُبَاعَانِ تُبَاعُوْنَ تُبَاعِیْنَ تُبَاعَانِ تُبَعْنَ
اُبَاعُ نُبَاعُ ۔

یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا۔ واؤ مفتوح ۔ ماقبل حرف صحیح اور ساکن اس لئے اس کی حرکت اتار کر ماقبل کو دے دی تو یُقَوْلُ ہوا (قاعدہ نمبر ۱۲) پھر واؤ کا ماقبل مفتوح ہے اس لئے اسے الف سے بدلا تو بنا یُقَالُ (قاعدہ نمبر ۱۲) ۔

یُقَلْنَ دراصل یُقْوَلْنَ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۲ سے یُقَوْلْنَ ہوا۔ پھر دو ساکن حرف اکٹھے ہو گئے اس لئے حرف واؤ حذف ہو گیا تو بنا یُقَلْنَ ۔

اسی طرح یُبَاعُ اصل میں یُبْیَعُ تھا۔ ی کا فتحہ ماقبل پر آیا۔ اور ی بوجہ فتحہ

Marfat.com

کے بعد واقع ہونے کے الف سے بدل گئی اور مُبَاعٌ ہُوا۔ ایسا ہی یُبْعَثْنَ کہ اصل میں یُبْیَعْنَ تھا۔ فتحہ یَ سے نقل ہو کر ماقبل پر آیا اور یَ گر گئی ؛

نوٹ :۔ یُخَافُ وغیرہ کی تعلیل مضارع معروف کی طرح ہے ؛

گردان فعل جحد معروف و مجہول

اس گردان کا لکھنا ضروری معلوم نہیں ہوتا صرف یہ یاد رکھو کہ لَمْ داخل ہونے سے وَاوْ بوجہ اجتماع ساکنین گر جاتا ہے مثلاً یَقُوْلُ پر لَمْ داخل کیا تو بنا لَمْ یَقُوْلْ اب دو ساکن حرف اکٹھے ہو گئے اس لئے بنیگا لَمْ یَقُلْ۔ اسی طرح لَمْ اَقُلْ۔ لَمْ نَقُلْ (۲) ایسا ہی لَمْ یَبِعْ لَمْ نَبِعْ وغیرہ؛

قاعدہ نمبر ۱۳ :۔ اگر کوئی حرف علت حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو تو وہ کبھی اپنی جگہ پر آجاتا ہے مثلاً اس وقت جبکہ لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو مثلاً لَمْ یَقُوْلَا (بسبب اتصال ضمیر یعنی الف)

نوٹ :۔ فعل مضارع مستقبل منفی مؤکد بلَنْ کی گردان بھی تم خود کر سکتے ہو مثلاً لَنْ یَقُوْلَ۔ لَنْ یَقُوْلَا۔ لَنْ یَقُوْلُوْا وغیرہ ؛

(۱) گردان فعل امر حاضر اجوف واوی

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکر	قُلْ	قُوْلَا	قُوْلُوْا
مُؤنث	قُوْلِی	قُوْلَا	قُلْنَ
مُذکر	خَفْ	خَافَا	خَافُوْا
مُؤنث	خَافِی	خَافَا	خَفْنَ

Marfat.com

(۲) گردان فعل امر حاضر اجوف یائی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
بِیْعُوْا	بِیْعَا	بِعْ	مُذَکَّر
بِعْنَ	بِیْعَا	بِیْعِیْ	مُؤَنَّث

پیشتر اس کے کہ تم مندرجہ ذیل تعلیلوں کو پڑھو بہتر ہوگا اگر تم امر حاضر کے بنانے کے طریقے کو دہراؤ ۔

تعلیلات: قُلْ اصل میں اُقْوُلْ تھا (بروزن اُنْصُرْ) ضمہ واؤ سے نقل ہوکر ماقبل پر آیا (قاعدہ ۱۲) اور واؤ بوجہ اجتماع ساکنین کے گر گیا (قاعدہ نمبر ۹) اب چونکہ فَ کلمہ متحرک ہو گیا ہے اس لئے ہمزۂ وصل گر گیا اور بنا قُلْ ۔

(۲) خَفْ اصل میں اِخْوَفْ تھا۔ فتحہ واؤ سے نقل ہوکر ماقبل پر آیا تو بنا اِخَوْفْ (قاعدہ نمبر ۱۲) پھر اسی قاعدے سے واؤ کو الف سے بدلا تو بنا اِخَافْ اب بوجہ اجتماع ساکنین الف کو گرایا تو بنا اِخَفْ۔ چونکہ فَ کلمہ متحرک ہے اس لئے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی اور بنا خَفْ ۔

(۳) بِعْ اصل میں اِبْیِعْ تھا بروزن اِضْرِبْ) کسرہ یَ سے نقل ہوکر ماقبل پر آیا اور یَ بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی اور چونکہ فَ کلمہ متحرک ہوگیا۔ اس لئے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی اور آخر بِعْ ہوا ۔

ہدایت: ۔ قُوْلَا اور قُوْلُوْا وغیرہ میں اور خَافَا اور خَافُوْا وغیرہ میں اسی طرح بِیْعَا ۔ بِیْعُوْا وغیرہ میں بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے حرف علت قائم رہا ہے ۔ نیز بِعْنَ اصل میں اِبْیِعْنَ تھا۔ کسرۂ یَ ماقبل پر نقل ہوکر یَ بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی ۔

Marfat.com

گردان اسم فاعل اجوف واوی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
قَآئِلُوْنَ	قَآئِلَانِ	قَآئِلٌ	مُذکر
قَآئِلَاتٌ	قَآئِلَتَانِ	قَآئِلَۃٌ	مُؤنث

نوٹ:۔ مندرجہ بالا گردان کے مطابق خَآئِفٌ اور بَآئِعٌ کی گردانیں کرو۔

قاعدہ نمبر ۴۱:۔ جو واو اور یٖ مکسور اسم فاعل ثلاثی مجرد کے عین کلمہ میں الف زائد کے بعد یعنی الف اسم فاعل کے بعد واقع ہو۔ اور اس کے فعل کے عین کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو تو اس واو اور یٖ کو ہمزہ سے بدل دو مثلاً:۔

(۱) قَآئِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ چونکہ واؤ مکسور الف اسم فاعل کے بعد واقع ہے اور اس کے فعل میں تعلیل بھی ہوئی ہے اسلئے واؤ کو ہمزہ سے بدلا تو بنا قَآئِلٌ (قاعدہ نمبر ۴۱)۔

(۲) بَآئِعٌ اصل میں بَایِعٌ تھا۔ قاعدہ نمبر ۴۱ کے مطابق یٖ ہمزہ سے بدلگئی۔

ہدایت:۔ اگر فعل کے عین کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو تو واو اور یٖ ثابت رہینگے مثلاً عَاوِرٌ (در درساں شے جو آنکھ میں گر پڑی ہو) (۲) عَایِنٌ (معائنہ کرنیوالا)

گردان اسم مفعول اجوف واوی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
مَقُوْلُوْنَ	مَقُوْلَانِ	مَقُوْلٌ	مُذکر
مَقُوْلَاتٌ	مَقُوْلَتَانِ	مَقُوْلَۃٌ	مُؤنث

Marfat.com

اَجُوف یائی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
مَبِیْعُوْنَ	مَبِیْعَانِ	مَبِیْعٌ	مُذَکَّر
مَبِیعَاتٌ	مَبِیْعَتَانِ	مَبِیْعَۃٌ	مُؤَنَّث

نوٹ: ۔ مَخُوْفٌ کی گردان مَقُوْلٌ کی طرح کرو ۔

مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ (بروزن مَنْصُوْرٌ) تھا ضمہ واؤ نقل ہوکر حرف ماقبل پر آیا (قاعدہ نمبر ۲) تو بنا مَقُوْوْلٌ ۔ پھر ایک واؤ بوجہ اجتماعِ ساکنین گر گئی اور بنا مَقُوْلٌ ۔ اسی طرح مَخُوْفٌ کو سمجھ لو ۔

ایسا ہی مَبِیْعٌ کہ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا (بروزن مَفْعُوْلٌ) یٰ متحرک اور اس کا حرف ماقبل صحیح اور ساکن لہٰذا یٰ کی حرکت ماقبل کو دی تو بنا مَبُیْوْعٌ اور یٰ بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی تو بنا مَبُوْعٌ (قاعدہ نمبر ۱۲ اور ۹) پھر بٌ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ اجوف واوی اور اجوف یائی میں فرق ہوجائے تو بنا مَبِوْعٌ ۔ اب چونکہ واؤ ساکن ہے اور ماقبل مکسور اسلئے واؤ کو یٰ سے بدلا تو بنا مَبِیْعٌ (قاعدہ نمبر ۳) ۔

ابوابِ ثُلاثی مزید فیہ

اجوف واوی اور یائی کے ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں سے صرف بابِ اِفْتِعَال ۔ اِسْتِفْعَال ۔ اِنْفِعَال اور اِفْعَال میں تغیر و تبدل ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل ہے ۔

بابِ اِفْتِعَال

اِخْتَارَ ۔ یَخْتَارُ ۔ اِخْتِیَارًا ۔ مُخْتَارٌ ۔ اُخْتِیْرَ ۔ یُخْتَارُ ۔

Marfat.com

مُخْتَارٌ۔ اَلْاَمْرُ۔ اِخْتَرْ۔ وَالنَّهْيُ۔ لَا تَخْتَرْ ؛

تعلیل:۔ اِخْتَارَ اصل میں اِخْتَيَرَ تھا۔ چونکہ یٰ متحرک ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہے اس لئے یٰ کو الف سے بدل دیا (قاعدہ نمبر۸) نیز یَخْتَارُ اصل میں یَخْتَيِرُ تھا بروزن یَفْتَعِلُ یٰ کو الف سے بدل دیا اور یَخْتَارُ بنا

بَابِ اِسْتِفْعَال

اِسْتَقَامَ۔ یَسْتَقِیْمُ۔ اِسْتِقَامَةً۔ مُسْتَقِیْمٌ۔ اُسْتُقِیْمَ۔ یُسْتَقَامُ۔ مُسْتَقَامٌ۔ اَلْاَمْرُ۔ اِسْتَقِمْ۔ وَالنَّهْيُ لَا تَسْتَقِمْ :

تعلیل:۔ (۱) اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا بروزن اِسْتَفْعَلَ واؤ کا فتحہ نقل ہو کر ماقبل پر آیا۔ اور واؤ الف سے بدل گیا ؛

(۲) یَسْتَقِیْمُ اصل میں یَسْتَقْوِمُ تھا۔ واؤ سے کسرہ نقل ہو کر ماقبل پر آیا۔ پھر واؤ بوجہ کسرہ کے بعد واقع ہونے کے یٰ سے بدل گیا ؛

نوٹ:۔ طالب علم کو چاہئے کہ باقی تعلیلات پر خود غور کرے۔ خصوصًا اِسْتِقَامَةٌ کو سمجھے اور معلوم کرے کہ اس کے آخر میں ۃ کیسی ہے ؛

بَابِ اِنْفِعَال

اِنْقَادَ۔ یَنْقَادُ۔ اِنْقِیَادًا۔ مُنْقَادٌ۔ اُنْقِیْدَ۔ یُنْقَادُ۔ مُنْقَادٌ۔ اَلْاَمْرُ۔ اِنْقَدْ۔ وَالنَّهْيُ لَا تَنْقَدْ ؛

تعلیل:۔ اِنْقَادَ اصل میں اِنْقَوَدَ تھا۔ چونکہ واؤ متحرک ہے اور ماقبل مفتوح ہے اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا ؛

(۲) یَنْقَادُ اصل میں یَنْقَوِدُ تھا۔ اس لئے اِنْقَوَدَ کی طرح اسے بھی قاعدہ نمبر آٹھ سے یَنْقَادُ بنایا ؛

Marfat.com

بَابِ اِفْعَال

اَقَامَ - يُقِيْمُ - اِقَامَةً - مُقِيْمٌ - اُقِيْمَ - يُقَامُ - مُقَامٌ - الامر
اَقِمْ وَالنَّهْيُ لَا تُقِمْ ؎

ہدایت: - مندرجہ بالا صیغوں کی تعلیل طالب علم خود سمجھ سکتا ہے - صرف ایک بات بتانے کے قابل ہے کہ اِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا - واؤ الف سے بدل کر گر گیا اور اس کے عوض آخر میں ۃ زائد کر دی گئی اور بنا اِقَامَةٌ

نکتہ: - سیبویہ کے نزدیک یہاں ترک تعویض (ۃ آخر میں نہ لانا) جائز ہے لیکن فراء کے نزدیک صرف اس صورت میں جائز ہے - جبکہ مرکب اضافی ہو مثلاً... وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ (قرآن پاک) ؎

ناقص کی بحث

ناقص واوی بیشتر باب نَصَرَ یَنْصُرُ اور باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے آتا ہے اس سے کم باب کَرُمَ یَکْرُمُ اور باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اور سب سے کم باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے پہلے دو بابوں کی مثالیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ بلانا) نَصَرَ یَنْصُرُ سے ؎

(۲) رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا) سَمِعَ یَسْمَعُ سے ؎

ناقص یائی عموماً مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ مثلاً رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیر اندازی کرنا) ؎

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ مثلاً خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَةُ ڈرنا) ؎

(۳) فَتَحَ یَفْتَحُ مثلاً سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا) لیکن کبھی کَرُمَ یَکْرُمُ اور باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے ؎

Marfat.com

(۱) گردان ماضی معروف ناقص واوی (نَصَرَ یَنْصُرُ)

دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ
دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُنَّ
دَعَوْتُ دَعَوْنَا +

(۲) (سَمِعَ یَسْمَعُ سے)

رَضِیَ رَضِیَا رَضُوْا رَضِیَتْ رَضِیَتَا رَضِیْنَ
رَضِیْتَ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُمْ رَضِیْتِ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُنَّ
رَضِیْتُ رَضِیْنَا

(۳) گردان ماضی معروف ناقص یائی (ضَرَبَ یَضْرِبُ)

رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ
رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُنَّ
رَمَیْتُ رَمَیْنَا +

قواعد تعلیلاتِ ناقص

تعلیلات:۔ دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا (بروزن نَصَرَ) چونکہ واؤ متحرک ہے اور ما قبل مفتوح اس لئے الف سے بدل دیا اور بنا دَعَا +

(۲) دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا (بروزن نَصَرُوْا) واؤ مضموم کو الف سے بدلا اور الف بوجہ اجتماع ساکنین گر گیا اور دَعَوْا بنا +

(۳) دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا واؤ الف سے بدل کر بوجہ اجتماع ساکنین

Marfat.com

گر گیا اور بنا دَعَتْ ؛

(۴) دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا وَاؤ الف سے بدل کر بوجہ اجتماع ساکنین تقدیری کے گر گیا۔ یاد رکھو تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے ؛

نوٹ :۔ گردان نمبر ۳ کی تعلیلات بھی اسی طرح ہیں تم خود سمجھو۔ ایک مثال کافی ہوگی کہ رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا چونکہ یَاء متحرک اور ماقبل مفتوح اس لئے یَ کو الف سے بدلا تو بنا رَمٰی۔ میرا خیال ہے تم یاء (ی) اور الف مقصورہ (یٰ) میں فرق سمجھتے ہو۔ نیز یاد رکھو جو الف اصل میں وَ ہو۔ اسے بصورت اَلِف لکھتے ہیں مثلاً دَعَا کہ اصل میں دَعَوَ تھا۔ اور جو الف اصل میں یَ ہو اسے بصورتِ اَلِف مقصُورہ لکھتے ہیں مثلاً رَمٰی کہ اصل میں رَمَیَ تھا ؛

قاعدہ نمبر ۱۵ :۔ جو وَ متحرک ہو اور لام کلمے میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس وَاؤ کو یَ سے بدل دو مثلاً رَضِیَ اصل رَضِوَ تھا واؤ متحرک ہے اور لام کلمے میں ہے نیز اس کا ماقبل مکسور ہے۔ اسلئے اسے یَ سے بدل دیا

(۲) رَضُوْا اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۵ سے رَضِیُوْا ہُوا۔ یَ پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لئے نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ تو رَضُیْوْا ہُوا۔ یَ بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی اور رَضُوْا بنا ؛

(۳) رَضِیْتَ اصل میں رَضِوْتَ تھا۔ چونکہ وَاؤ ساکن ہے۔ اور ماقبل مکسور اس لئے قاعدہ نمبر ۳ سے وَ کو یَ کیا اور بنا رَضِیْتَ ؛

(۱) گردان ماضی مجہول ناقص واوی

دُعِیَ	دُعِیَا	دُعُوْا	دُعِیَتْ	دُعِیَتَا	دُعِیْنَ
دُعِیْتَ	دُعِیْتُمَا	دُعِیْتُمْ	دُعِیْتِ	دُعِیْتُمَا	دُعِیْتُنَّ
دُعِیْتُ	دُعِیْنَا ؛				

Marfat.com

(۲) بَاب سَمِعَ یَسْمَعُ سے

رُضِیَ رُضِیَا رُضُوْا رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ
رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ
رُضِیْتُ رُضِیْنَا ؎

(۳) گردان ماضی مجہول ناقص یائی

رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ
رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُنَّ
رُمِیْتُ رُمِیْنَا ؎

تعلیلات: - مندرجہ ذیل تعلیلات کو غور سے پڑھو۔

(۱) دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ قاعدہ نمبر ۵ سے دُعِیَ ہوا۔ اسیطرح رُضِیَ کو سمجھو

(۲) دُعُوْا اصل میں دُعِوُوْا تھا۔ قاعدہ نمبر ۵ سے دُعِیُوْا ہوا۔ پھر چونکہ یَ پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لئے اسے نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ اور اس طرح اجتماع ساکنین ہوا لہٰذا یَ گر گئی اور بنا دُعُوْا ؎

نوٹ: - اسی طرح باقی تمام صیغوں میں جو تعلیل ہوئی ہے اُسے سمجھو۔ ہاں ایک بات سمجھ لو کہ رُمِیَ وغیرہ میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی صرف رُمُوْا اصل میں رُمِیُوْا تھا۔ یَ کا ضمہ ماقبل پر آیا۔ اور یَ کو بوجہ اجتماع ساکنین گرا دیا ؎

(۱) گردان مضارع معروف ناقص واوی

یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ
تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ
اَدْعُوْ نَدْعُوْ ؎

Marfat.com

(۲) بَاب سَمِعَ یَسْمَعُ سے

یَرْضٰی یَرْضَیَانِ یَرْضَوْنَ تَرْضٰی تَرْضَیَانِ یَرْضَیْنَ
تَرْضٰی تَرْضَیَانِ تَرْضَوْنَ تَرْضَیْنَ تَرْضَیَانِ تَرْضَیْنَ
اَرْضٰی نَرْضٰی ؀

(۳) گردان مضارع معروف ناقص یائی

یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ
تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ تَرْمِیَانِ تَرْمِیْنَ
اَرْمِیْ نَرْمِیْ ؀

قاعدہ ۱۶:۔ جو حرف علت مضموم ہو اور لام کلمے میں واقع ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو تو اس کی حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو اس حرف کو گرا دیا جاتا ہے ؀

قاعدہ ۱۷:۔ جو حرف علت مکسور لام کلمے میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے دی جاتی ہے بشرطیکہ اس کے بعد ی ہو اور اگر ی نہ ہو تو اس حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر چونکہ اجتماع ساکنین ہو جاتا ہے اس لئے اس حرفِ علت کو گرا دیا جاتا ہے ؀

قاعدہ ۱۸:۔ جو حرف علت مکسور لام کلمے میں واقع ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو تو اس کی حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو اس حرف کو گرا دیا جاتا ہے ؀

قاعدہ ۱۹:۔ جو واؤ متحرک ہو اور بوجہ زیادتی چوتھی یا پانچویں جگہ ہو گئی ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس واؤ کو ی سے بدل دو ؀

Marfat.com

تعلیلات: ۔ (۱) یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ وَاوْ پر ضمہ ثقیل تھا لہٰذا حرکت کو حذف کر دیا گیا (قاعدہ نمبر ۱۶) یَرْمِیْ کو خود سمجھو ؛

(۲) یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا۔ وَاوْ کی حرکت کو حذف کیا تو یَدْعُوْوْنَ بنا اب اجتماع ساکنین سے وَاوْ حذف ہوگئی اور یَدْعُوْنَ بنا (قاعدہ ۱۶) ؛

(۳) یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا۔ یَ پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لئے وہ ماقبل کو دیا۔ اس کے بعد اجتماع ساکنین ہوگیا یعنی یَرْمُیْوْنَ تھا۔ یَ کو حذف کیا اور یَرْمُوْنَ بنا ؛

(۴) یَرْضٰی اصل میں یَرْضَوُ تھا۔ وَاوْ متحرک تیسری جگہ سے چوتھی جگہ ہوگیا کیونکہ علامت مضارع پہلی جگہ آگئی۔ اب چونکہ وَاوْ کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے اس لئے وَاوْ کو یَ سے بدلا دیکھو (قاعدہ ۱۹) پھر یَ متحرک کو

(۵) تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔ وَاوْ مکسور ہے اور لام کلمے میں ہے اور اس کا ماقبل مکسور نہیں اور اس کے بعد یَ بھی ہے۔ اس لئے اس کی حرکت ماقبل کو دیدی اور بوجہ اجتماع ساکنین وَاوْ کو گرا دیا (قاعدہ ۱۷)

(۶) تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۸ سے تَرْمِیْنَ ہوا ؛

نوٹ: ۔ طالب علم کو چاہیئے کہ باقی صیغوں پر خود غور کرے اور مندرجہ بالا قواعد کے مطابق تعلیلات کو سمجھے ؛

(۱) گردان مضارع مجہول ناقص واوی

یُدْعٰی	یُدْعَیَانِ	یُدْعَوْنَ	تُدْعٰی	تُدْعَیَانِ	یُدْعَیْنَ
تُدْعٰی	تُدْعَیَانِ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَیْنَ	تُدْعَیَانِ	تُدْعَیْنَ
اُدْعٰی	نُدْعٰی ؛				

Marfat.com

(۲) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے

یُرْضٰی یُرْضَیَانِ یُرْضَوْنَ تُرْضٰی تُرْضَیَانِ یُرْضَیْنَ
تُرْضٰی تُرْضَیَانِ تُرْضَوْنَ تُرْضَیْنَ تُرْضَیَانِ تُرْضَیْنَ
اُرْضٰی نُرْضٰی ؛

(۳) گردان مضارع مجہول ناقص یائی

یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ تُرْمٰی تُرْمَیَانِ یُرْمَیْنَ
تُرْمٰی تُرْمَیَانِ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ تُرْمَیَانِ تُرْمَیْنَ
اُرْمٰی نُرْمٰی ؛

تعلیلات:۔ یُدْعٰی اصل میں یُدْعَوُ تھا (بروزن یُنْصَرُ) واؤ متحرک چوتھی جگہ ہے۔ اس لئے واؤ کو یٰ کیا (قاعدہ نمبر ۱۹) تو بنا یُدْعَیُ۔ اب چونکہ یٰ متحرک ہے اور ماقبل مفتوح اس لئے قاعدہ نمبر ۸ سے یٰ کو الف سے بدل کر یُدْعٰی بنایا۔ نیز چونکہ الف اصل میں یٰ تھا۔ اس لئے ہم نے الف مقصورہ لکھا ؛

نوٹ:۔ باقی تعلیلات تم خود کرو۔ ہاں یہ بتادیا جاتا ہے کہ (۱) یُرْمٰی اصل میں یُرْمَیُ تھا (۲) یُرْضٰی اصل میں یُرْضَوُ تھا (۳) یُدْعَوْنَ اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا (۴) یُرْمَوْنَ اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا ؛ (۵) یُرْضَوْنَ اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا ؛

Marfat.com

(۱) گردان فعل امر حاضر ناقص واوی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
اُدْعُوْا	اُدْعُوَا	اُدْعُ	مُذکر
اُدْعُوْنَ	اُدْعُوَا	اُدْعِیْ	مؤنث

اِرْضَوْا	اِرْضَیَا	اِرْضَ	مُذکر
اِرْضَیْنَ	اِرْضَیَا	اِرْضَیْ	مُؤنث

(۲) گردان فعل امر ناقص یائی

اِرْمُوْا	اِرْمِیَا	اِرْمِ	مُذکر
اِرْمِیْنَ	اِرْمِیَا	اِرْمِیْ	مُؤنث

تعلیل:۔ اُدْعُ اصل میں اُدْعُوْ تھا بروزن اُنْصُرْ، چونکہ واو حرف علت کلمہ کے آخر میں محل جزم میں واقع ہے اسلئے ساقط ہوگیا اور بنا اُدْعُ۔

نوٹ:۔ طالب علم تھوڑی سی کوشش سے باقی تعلیلات کو خود سمجھ سکتا ہے

(۱) گردان اسم فاعل ناقص واوی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
دَاعُوْنَ	دَاعِیَانِ	دَاعٍ	مُذکر
دَاعِیَاتٌ	دَاعِیَتَانِ	دَاعِیَۃٌ	مُؤنث
رَاضُوْنَ	رَاضِیَانِ	رَاضٍ	مُذکر
رَاضِیَاتٌ	رَاضِیَتَانِ	رَاضِیَۃٌ	مُؤنث

Marfat.com

(۲) گردان اسم فاعل ناقص یائی

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکر	رَامٍ	رَامِیَانِ	رَامُوْنَ
مؤنث	رَامِیَۃٌ	رَامِیَتَانِ	رَامِیَاتٌ

تعلیل:- دَاعٍ - رَاضٍ - رَامٍ دراصل دَاعِوٌ - رَاضِوٌ - رَامِیٌ تھے۔ اب چونکہ دَاعِوٌ اور رَاضِوٌ میں و متحرک ہے اور طرفِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہے اس لئے یہ دَاعِیٌ اور رَاضِیٌ بن گئے۔ اب دَاعِیٌ - رَاضِیٌ اور رَامِیٌ تینوں میں ی پر ضمہ ہے اور ی بوجہ حرف علت ہونے کے اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے تینوں جگہ اسے ساکن کیا اور اب اجتماع ساکنین ہوا یعنی تنوین اور ی ساکن اکٹھے ہوگئے۔ اس لئے ی کو گرادیا اور بنا دَاعٍ - رَاضٍ - رَامٍ۔

ہدایت:- جب دَاعٍ و رَامٍ پر ال ہو یا جب وقف ہو تو ی باقی رہے گی مثلاً اَلدَّاعِی - دَاعِیْ اَلرَّامِی - رَامِیْ

(۱) گردان اسم مفعول ناقص واوی

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکر	مَدْعُوٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّوْنَ
مؤنث	مَدْعُوَّۃٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ

مُذکر	مَرْضِیٌّ	مَرْضِیَّانِ	مَرْضِیُّوْنَ
مؤنث	مَرْضِیَّۃٌ	مَرْضِیَّتَانِ	مَرْضِیَّاتٌ

Marfat.com

(۲) گردان اسم مفعول ناقص یائی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
مَرْمِیُّوْنَ	مَرْمِیَّانِ	مَرْمِیٌّ	مُذکر
مَرْمِیَّاتٌ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْمِیَّةٌ	مؤنث

قاعدہ نمبر ۲:۔ جب دو واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ اور پہلی واؤ ساکن ہو تو اسے دوسری میں ادغام کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر واؤ اور یٓ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ان میں سے ساکن ہو تو واؤ کو یٓ سے بدل کر ادغام کیا جاتا ہے اور اگر ما قبل مضموم ہو تو ضمّہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے ؛

اس کے ساتھ ہی یہ یاد رکھو کہ اگر کسی اسم میں واؤ اور یٓ اسکے آخر میں واقع ہوں اور ما قبل اس کا الف زائدہ ہو تو اس واؤ اور یٓ کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا بشرطیکہ آخر میں ۃ تانیث لازم نہ ہو مثلاً دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ اور بِنَایٌ سے بِنَاءٌ +

تعلیلات:۔ مَدْعُوٌّ دراصل مَدْعُوْوٌ تھا اب چونکہ دو واؤ جمع ہو گئے۔ اس لئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (قاعدہ نمبر ۲) اور مَدْعُوٌّ بنا (۲) مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا چونکہ اس کے ماضی، مضارع اور اسم فاعل میں واؤ کو یٓ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کی موافقت سے واؤ کو یٓ کیا اور بنا مَرْضُوْیٌ +

اب اس میں واؤ اور یٓ ایک جگہ جمع ہو گئے اور چونکہ واؤ ساکن تھا اس لئے واؤ کو یٓ سے بدلا اور یٓ کو یٓ میں ادغام کیا۔ (قاعدہ نمبر ۲) اور ضاد کے ضمّہ کو یٓ کی مناسبت کے واسطے کسرہ سے بدل کر مَرْضِیٌّ بنایا (مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا بتاؤ کیا تعلیل ہوئی؟)

Marfat.com

سُوَالات

۱:۔ مندرجہ ذیل کی تعلیل بیان کرو:۔ یَدْعُو۔ قَالَ۔ اَلْمِیْعَاد (الیف اے پنجاب ۱۹۳۷ء)

۲:۔ اِعَانَتٌ۔ قِیْلَ اور اِطَّلَاعٌ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی (انٹرنس پنجاب ۱۹۳۷ء)

۳:۔ مندرجہ ذیل کی تعلیل بیان کرو:۔

یَعِدُ۔ یَجِبُ۔ عِدَةٌ۔ اِیْجَابٌ۔ اِتَّقَدَ۔ مُوْقِنٌ

۴:۔ کیا وجہ ہے کہ وَجِلَ کے مضارع سے حرف واؤ نہیں گرتا

۵:۔ کیا وجہ ہے کہ یَهَبُ۔ یَقَعُ۔ یَضَعُ کے فٓ کلمہ سے واؤ کو حذف کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ مکسور العین مضارع نہیں معلوم ہوتے؟

۶:۔ مندرجہ ذیل میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے اور کس قاعدے سے؟:۔

قَالَ۔ بَاعَ۔ خَافَ۔ خِفْنَ۔ بِعْنَ۔ قِیْلَ

۷:۔ قُلْنَ کیا فعل ہے اور کیا صیغہ؟ کیا یہ معروف ہے یا مجہول؟ اس میں جو تعلیل ہوئی ہے۔ وہ بیان کرو

۸:۔ یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ۔ خَفْنَ۔ خِفْنَ۔ بَائِعٌ۔ مَقُوْلٌ میں کیا کیا تعلیل ہوئی؟

۹:۔ اِقَامَةٌ۔ اِسْتِعَانَةٌ۔ اِعَانَةٌ۔ اِسْتِقَامَةٌ۔ تَضْطَرِبُ۔ اِطَّلَعَ۔ اِصْطَحَبَ اور اِدَّخَرَتْ اصل میں کیا تھے؟

۱۰:۔ مندرجہ ذیل میں کیا کیا تعلیل ہوئی اور کس قاعدے سے؟:۔

دُعَا۔ رَضِیَ۔ دُعِیَ۔ یَرْضٰی۔ تَدْعِیْنَ۔ یُدْعٰی۔ دَاعٍ۔ مَرْضِیٌّ

۱۱:۔ تعلیل کسے کہتے ہیں؟ تعلیل اجوف کے کم از کم پانچ قاعدے بتاؤ؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

حرف کا بیان

کلمہ کی تیسری قسم ہے **حرف**۔ حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں مثلاً فِیْ (میں)، مِنْ (سے) اِلٰی (تک)، عَلٰی (پر) وغیرہ ؂

عربی زبان میں دو قسم کے حروف ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ۔ حروف عاملہ وہ حروف ہیں جو کلمہ پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں یعنی اس میں کچھ تغیر پیدا کرتے ہیں مثلاً یَفْعَلُ پر جب لَنْ داخل کریں تو لَنْ یَّفْعَلَ ہوگا۔ یَفْعَلُ پہلے مرفوع تھا۔ لیکن لَنْ کے آنے سے منصوب ہو گیا۔ لیکن حروف غیر عاملہ کچھ عمل نہیں کرتے مثلاً هَلْ (کیا)، حروف غیر عاملہ میں سے ہے اسے مضارع پر داخل کریں۔ تو کوئی تغیر نہیں ہوتا جیسا کہ:۔ هَلْ تَذْهَبُ اِلَى الْوَطَنِ؟ کیا تو وطن جائیگا؟ (تَذْهَبُ میں کوئی تغیر نہیں ہوا) ؂

حروف عاملہ کا مفصل بیان **جَوَاهِرُ الْعَرَبِيَّةِ** حصہ دوم میں کیا گیا ہے کیونکہ اعراب کی بحث **علم نحو** میں کی جاتی ہے ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:۔

حروف عاملہ کے اقسام

۱:۔ **حُرُوْفُ الْجَرّ** (یا حُرُوْفُ الْجَارَّۃ) یہ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں۔ اور تعداد میں سترہ ہیں جیسا کہ:۔

Marfat.com

بَاۓ۔ تَاۓ۔ کَاف و لَام و وَاؤ و مُنذُ و مُذ۔ خَلَا
رُبَّ۔ حَاشَا۔ مِن۔ عَدَا۔ فِي۔ عَن۔ عَلٰی۔ حَتّٰی۔ اِلٰی

مثالیں:۔ (ب) کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ میں نے قلم سے لکھا (ت) تَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ هٰذَا خدا کی قسم میں یہ ضرور کروں گا (ک) زَیْدٌ کَالْاَسَدِ زید شیر کی مانند ہے (ل) اَلْکِتَابُ لِزَیْدٍ وہ کتاب زید کی ہے۔ (و) وَاللّٰهِ لَاَقْتُلَنَّ زَیْدًا خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کروں گا (مُنذُ) مَا رَاَیْتُهٗ مُنذُ یَوْمَیْنِ میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا (مُذ) مَا رَاَیْتُهٗ مُذ یَوْمِ الْجُمُعَةِ میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا (خلا) جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ زید کے سوا سب لوگ میرے پاس آئے۔ (حاشا) جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ زید کے سوا سب لوگ میرے پاس آئے (عدا) جَاءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ زید کے سوا سب لوگ میرے پاس آئے (رُبَّ) رُبَّ رَجُلٍ رَاَیْتُهٗ میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا (مِن) خَرَجَ مِنَ الْبَیْتِ وہ گھر سے نکلا (فی) وَقَعَ فِی الْبِئْرِ وہ کنوئیں میں گر پڑا (عَن) سَلْ عَنْ زَیْدٍ زید ۔۔۔ پوچھ (علی) زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ زید چھت پر ہے (حتّٰی) نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ میں کل رات صبح تک سویا (الٰی) ذَهَبَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وہ شہر کی طرف گیا۔

نکتہ:۔ یاد رکھو (لِ) حصول منفعت اور (علٰی) ضرر کے لئے آتا ہے مثلاً لَهَا اس (مؤنث) کے فائدے کے لئے عَلَیْهَا اس (مؤنث) کے نقصان کے لئے۔ قرآن پاک میں آتا ہے لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ ہر جی کے لئے ہر وہ اونٹے سے ادنےٰ نیکی جو اس نے

Marfat.com

کی فائدہ مند ہو گی۔ لیکن صرف وہ بدی اور نافرمانی اس کے لئے نقصان دہ ہو گی۔ جس کے واسطے اس نے کوشش کی ذرا اُس ذات باری کا کرم ملاحظہ فرمائیے!) تم سمجھ گئے ہو گے کہ "کسب" مطلق تحصیل شے کا نام ہے اور اِکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا

۲:۔ **حرُوف مُشَبَّہَہ بالفِعْل**:۔ یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں چھ ہیں جیسا کہ:۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لَیْتَ۔ لٰکِنَّ۔ لَعَلَّ ؎

مثالیں:۔ (اِنَّ) اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے ؎ (اَنَّ) سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ میں نے سنا کہ زید عالم ہے ؎ (کَاَنَّ) کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ گویا زید شیر ہے۔ (لَیْتَ) لَیْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ کاش جوانی واپس آتی (لَعَلَّ) لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ شاید قیامت قریب ہو (لٰکِنَّ) قَدْ قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا جَالِسٌ زید کھڑا ہو گیا ہے لیکن بکر بیٹھا ہے ؎

۳:۔ **حروف نواصِبُ المُضَارِع**:۔ یہ مضارع پر داخل ہو کر اسے نصب دیتے ہیں یہ تعداد میں چار ہیں جیسا کہ:۔ اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ ؎

مثالیں:۔ (اَنْ) سَمِعْتُ اَنْ تَذْھَبَ میں نے سنا کہ تو جائیگا۔ (لَنْ) لَنْ یَّذْھَبَ زَیْدٌ زید ہرگز نہیں جائیگا (کَیْ) اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔ (اِذَنْ) جواب کے موقع پر آتا ہے مثلاً زید کہتا ہے اَسْلَمْتُ میں نے اسلام قبول کیا بکر جواب میں کہتا ہے اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ تب تو جنت میں داخل ہوگا

Marfat.com

۴:۔ حُرُوف جَوَازِمُ الْمُضَارِع :۔ یہ مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دیتے ہیں یہ تعداد میں پانچ ہیں جیسا کہ :۔ اِنْ ۔ لَمْ ۔ لَمَّا ۔ لَامِ امر ۔ لَاءِ نہی ۔

مثالیں :۔ (اِنْ) اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ اگر تو جائیگا تو میں جاؤنگا (لَمْ) لَمْ يَذْهَبْ زَيْدٌ زید نہ گیا (لَمَّا) لَمَّا يَذْهَبْ زَيْدٌ زید ابھی تک نہیں گیا ہے (ل) لِيَذْهَبْ زَيْدٌ زید کو جانا چاہئے (لَا) لَا تَذْهَبْ تو مت جا ۔

۵:۔ حُرُوفُ النَّفِي :۔ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں یہ تعداد میں دو ہیں (۱) مَا اور (۲) لَا ۔

مثالیں :۔ (مَا) مَا زَيْدٌ قَائِمًا زید کھڑا نہیں ہے (لَا) لَا زَيْدٌ نَائِمًا زید سویا ہوا نہیں ہے ۔

۶:۔ حُرُوفُ النِّدَا :۔ حروف ندا مندرجہ ذیل ہیں :۔ يَا ۔ اَيُّهَا ۔ اَيَّتُهَا ۔ اَ ۔ آ ۔ اَيَا ۔ هَيَا ۔ اور اَللّٰهُمَّ ان میں سے آ اور هَيَا بہت کم استعمال ہوتے ہیں ۔ اسم معرفہ ان کے بعد مرفوع (بلا تنوین) ہوتا ہے جیسے يَا زَيْدُ (اے زید) لیکن مضاف انکے بعد منصوب ہوتا ہے جیسا کہ يَا رَسُوْلَ اللهِ (اصل میں تھا رَسُوْلُ اللهِ) مفصل بحث جَوَاهِرُ الْعَرَبِيَّه حصہ دوم میں دیکھو ۔

مثالیں :۔ (يَا) يَا زَيْدُ اے زید (۲) اَيُّهَا (مذکر) اَيَّتُهَا (مؤنث) یہ اس وقت آتے ہیں جبکہ منادی پر "ال" داخل کیا گیا ہو ۔ کیونکہ اگر (يَا) لائیں ۔ تو تَلَفُّظ آسانی سے نہیں ہوتا ۔ نیز یاد رکھو کبھی یا اور اَيُّهَا یا اَيَّتُهَا دونوں اکٹھے آتے ہیں مثالیں حسب ذیل ہیں ۔

(۱) اَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول (يَا اَلرَّسُوْلُ پڑھنا ذرا مشکل ہے)

۲:- یَا اَیَّتُهَا الْمَرْأَةُ (اے عورت)

نوٹ:- لفظ اَللّٰہُ پر "یا" ہی آئیگا۔ اگرچہ منادی پر "ال" داخل کیا گیا ہے

۳:- (اَ) اَ اِخْوَانَنَا! اے ہمارے بھائیو اَخِلَّاءِ اے میرے دوستو!

۴:- (اَللّٰهُمَّ) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آمِیْن اے ہمارے رب ایسا ہی ہو!

۷:- **حُرُوْفُ الشَّرْط**:- حروف شرط حسب ذیل ہیں:- اِنْ۔ لَوْ۔ لَوْلَا۔ اَمَّا۔

مثالیں:- (اِنْ) اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ اگر تو جائیگا تو میں جاؤنگا (لَوْلَا) لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر حضرت علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا (لَوْ) لَوْنَشَاءُ اَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ اگر ہم چاہتے تو ہم انہیں انکے گناہوں کی وجہ سے سزا دیتے۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ۔ اور جو لوگ کہ نیک بخت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہیں۔

حروفِ غیر عاملہ کے اقسام

۱:- **حُرُوْفُ الْاِسْتِفْهَام**:- یہ دو ہیں هَلْ اور ہمزہ (اَ) لیکن ان کے علاوہ اور کلمات بھی استفہام کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً مَنْ (کون) مَاذَا (کیا) مَا (کیا) اَیُّ (کونسا) اَیَّةُ (کونسی) کَیْفَ (کیسا) کَمْ (کتنا) اَیَّانَ (کب) اَیْنَ (کہاں) اَنّٰی (کیسے) مَتٰی (کب) لِمَ (کیوں) ان کا استعمال صفحہ ۲۴۲ پر دیکھو

۲:- **حُرُوْفُ الْاِیْجَاب**:- یہ پانچ ہیں۔ نَعَمْ۔ اَجَلْ۔ جَیْرِ۔ بَلٰی۔ اِیْ۔ نَعَمْ۔ اَجَلْ اور جَیْرِ کسی خبر کی تصدیق کے واسطے آتے ہیں مثلاً محمد حسینؒ کہتا ہے قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا) رشید کہتا ہے نَعَمْ یا جَیْرِ یا اَجَلْ (ہاں) یعنی (واقعی زید کھڑا ہوا)

Marfat.com

اور اگر یوں ہوتا مَا قَامَ زَیْدٌ (زید نہیں کھڑا ہُوا) اور اس کے جواب میں کہا جاتا نَعَمْ یا اَجَلْ یا جَیْرِ تو اس کا مطلب ہوتا (واقعی زید نہیں کھڑا ہُوا) پس یاد رکھو۔ یہ حروف نفی اور اثبات میں اپنے ما سبق کے مفہوم کے تابع ہوتے ہیں ؛

ہدائت :- مندرجہ بالا مثالوں میں اَجَلْ اور نَعَمْ ایک ہی معنی میں استعمال ہوئے ہیں لیکن یاد رکھو نَعَمْ کو استفہام کے بعد استعمال کرنا احسن ہے مثلاً

محمد حسین :- اَتُحِبُّ هٰذَا الْکِتَابَ ؟ کیا تجھے یہ کتاب پسند ہے ؟

رشید :- نَعَمْ۔ جی ہاں ؛

محمد حسین :- هَلْ تَذْهَبُ اِلَى الْوَطَنِ ؟ کیا تو وطن جائیگا ؟

رشید :- نَعَمْ۔ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ؛

نکتہ :- (هَلْ) اور (اَ) عموماً ایک ہی معنی میں آتے ہیں لیکن یاد رکھو اگر کوئی خوش کن۔ دلچسپ بات بتانی ہو تو هَلْ استعمال کرینگے۔ مثلاً:-

۱:- هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ کیا خبردوں میں تم کو اوپر اس سوداگری کے بچات دے تم کو عذاب درد دینے والے سے ؛

۲:- هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ؟ (کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی ؟) ؛

(اِیْ) یہ حرف ایسی قسم کے پہلے استعمال کیا جاتا ہے جس کا فعل محذوف ہو مثلاً:-

محمد حسین :- اَصَلَّيْتَ الْيَوْمَ ؟ کیا تو نے آج نماز پڑھی ؟

رشید :- اِیْ وَاللّٰهِ ہاں خدا کی قسم (میں نے نماز پڑھی) ؛

(بَلٰى) یہ حرف نفی کے بعد آتا ہے لیکن معنوں کو مثبت کر دیتا ہے مثلاً

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے روحوں سے پوچھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں؟) تو انہوں نے کہا بَلیٰ (کیوں نہیں یعنی اَنْتَ رَبُّنَا تو ہمارا رب ہے) (۲) أَمَا قَامَ زَیْدٌ (کیا زید نہیں کھڑا ہوا؟) جواب میں کہا گیا بَلیٰ (یعنی زید کھڑا ہوا)۔

(۳) أَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلیٰ قَادِرِیْنَ عَلیٰ اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ۝ کیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم ہڈیاں اس کی؟ کیوں نہیں۔ بلکہ ہم تو قدرت رکھتے ہیں کہ درست کریں پوریں اسکی (مَنْ) مَنْ فِی الدَّارِ؟ گھر میں کون ہے؟ (مَا) مَا تَفْعَلُ تو کیا کرتا ہے؟ (مَاذَا) مَاذَا تَقُوْلُ؟ تو کیا کہتا ہے؟ (اَیٌّ) اَیُّ وَلَدٍ هُوَ؟ وہ کونسا لڑکا ہے؟ (اَیَّةٌ) اَیَّةُ امْرَاَةٍ هِیَ؟ وہ کون سی عورت ہے؟ (کَیْفَ) کَیْفَ حَالُكَ تیرا کیا حال ہے؟ (کَمْ) اس کے بعد جو اسم آتا ہے وہ واحد اور منصوب ہوتا ہے مثلاً کَمْ قَلَمًا لَكَ تیرے پاس کتنے قلم ہیں؟ (اَیَّانَ) اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ قیامت کا دن کب ہے؟ اَیْنَ تَسْکُنُ؟ تو کہاں رہتا ہے؟ (مَتیٰ) مَتیٰ تَجِیْئُ تو کب آئیگا؟ (لِمَ) لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ تم کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے (اَنّٰی) قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا؟ کہا (مریمؑ نے) کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا جبکہ نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار ۔

۳:۔ **حَرْفُ الرَّدْعِ**:۔ صرف کَلَّا ایک حرف ہے۔ اگر تم سے کہا جائے اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مارو) اور اگر تم اس کو مارنا پسند نہ کروگے تو کہوگے کَلَّا (ہرگز نہیں یعنی میں تو ہرگز نہیں ماروں گا۔

(۲) تم سے پوچھا جاتا ہے هَلْ ضَرَبْتَ زَیْدًا (کیا تو نے زید کو مارا)

Marfat.com

اور اگر تم نے نہ مارا ہو تو تم کہو گے :۔ کَلَّا یعنی (مَا ضَرَبْتُہٗ قَطُّ) ؛
لیکن یاد رکھو کَلَّا کبھی (یقیناً) کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یقیناً جان لوگے تم ؛

قرآن پاک کی ایک اور مثال یاد رکھو :۔ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ (وہ گمان کرتا ہے کہ مال اس کا ہمیشہ رکھیگا اس کو)۔ کَلَّا لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ہرگز نہیں یوں۔ البتہ ڈالا جائیگا بیچ آگ سلگائی ہوئی کے ؛

۴:۔ **حَرفَا التَّفْسِیْر** :۔ (۱) اَیْ (یعنی) (۲) اَنْ (کہ) یہ تشریح کے واسطے آتے ہیں مثلاً :۔ (۱) ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ (۲) نَادَیْنٰہُ اَنْ یَّآاِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اُسے پکار کر اے ابراہیمؑ) ؛

۵:۔ **حُرُوْفُ التَّاکِیْد** :۔ (۱) نَّ (۲) نْ (۳) لَ ؛
نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کا بیان تم پڑھ چکے ہو یہ صرف مضارع کے ساتھ خاص ہیں۔ لیکن لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے مثلاً (۱) لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا اگر آسمان اور زمین میں کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں ضرور تباہ ہوتے (۲) اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ تحقیق زید کھڑا ہے (۳) لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ

۶:۔ **حُرُوْفُ التَّنْبِیْہ** :۔ یہ تین حروف ہیں (۱) اَلَا (۲) اَمَا (۳) ھَا
یہ حروف مخاطب کو متوجہ اور آگاہ کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً (۱) اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ خبردار! تحقیق وہ خود بیوقوف ہیں (۲) اَمَا لَا تَضْرِبْ خبردار مت مارو (۳) ھَازَیْدٌ قَائِمٌ دیکھو زید کھڑا ہے!

۷:۔ **حَرفِ توقّع** :۔ یہ صرف (قَدْ) ہے اس کا بیان تم پڑھ چکے ہو ؛

Marfat.com

۸: حُرُوفُ التَّحْضِيْضِ وَالتَّوْبِيْخ: یہ تین ہیں (۱) لَوْلَا (۲) لَوْمَا (۳) هَلَّا یہ حروف ماضی اور مضارع دونوں پر داخل کئے جاتے ہیں لیکن جب یہ مُضَارِع پر داخل ہوں تو درشتی کے ساتھ مطالبہ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے مثلاً:۔ هَلَّا تَقْرَءُ لِتَكُوْنَ عَالِمًا تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے۔ (تَحْضِيْض) کا مطلب ہے ابھارنا۔ ترغیب دلانا مندرجہ بالا مثال میں علم حاصل کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے ⁂

جب یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں توبیخ کا مطلب ہے (جھڑکنا) مثلاً:۔ هَلَّا اَكْرَمْتَ زَيْدًا وَقَدْ كَانَ ضَيْفَكَ تو نے زید کی کیوں نہ عزت کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا ⁂

۹: حَرْفَا الْمَصْدَر: (۱) اَنْ (۲) مَا ان کی مثالیں حسب ذیل ہیں

(۱) اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ اس مثال میں اَنْ تَصُوْمُوْا = صَوْمُكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا) ⁂

(۲) طَالَ مَا عَادَيْتَ الْاِسْلَامَ۔ اس مثال میں مَا عَادَيْتَ = مُعَادَاتُكَ (تمہارا دشمنی کرنا) ⁂

۱۰: حُرُوفُ الْعَطْف: یہ تعداد میں دس ہیں اور حسب ذیل ہیں:

وَ۔ فَ۔ ثُمَّ۔ حَتّٰى۔ اَوْ۔ اِمَّا۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰكِنْ۔ اَمْ ⁂

مثالیں:۔ (وَ) ذَهَبَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ زید اور بکر گئے (فَ) اَكَلْتُ الطَّعَامَ فَالْفَوَاكِهَ میں نے کھانا کھایا پھر پھل (ثُمَّ) ذَهَبَ زَيْدٌ ثُمَّ بَكْرٌ زید گیا پھر بکر۔ (حَتّٰى) قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰى رَئِيْسُهُمْ لوگ آئے یہاں تک کہ ان کا سردار بھی ⁂

Marfat.com

ہدایت:۔ (و) مطلق جمع کے لئے آتا ہے (ف) ترتیب اور تعقیب کے لئے (ثُمَّ) ترتیب کے ساتھ مہلت کو ظاہر کرتا ہے (حَتّٰی) تدریج کے لئے آتا ہے (جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے)۔

(لَا) هُوَ زَيْدٌ لَا بَكْرٌ وہ زید ہے نہ کہ بکر (بَلْ) شَرِبْتُ مَاءً بَلْ لَبَنًا میں نے پانی پیا بلکہ دودھ (لٰكِنْ) مَا قَامَ زَيْدٌ لٰكِنْ بَكْرٌ زید نہیں کھڑا ہوا مگر بکر۔

(اَوْ) (اِمَّا) هٰذَا اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ یہ یا درخت ہے یا پتھر (اَمْ) هٰذَا اِنْسَانٌ اَمْ حَيَوَانٌ یہ انسان ہے یا حیوان۔

ہدایت:۔ یاد رکھو لَا۔ لٰكِنْ۔ بَلْ یہ تین حروف متعاطِفَیْن میں سے ایک کو بالتعیین کسی حکم کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں۔ اور (اَمْ) اور (اَوْ) مُتعاطِفَیْن میں سے ایک کو ابہام کے طور پر کسی حکم سے متعلق کر دیتے ہیں (جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔)

اِمْتِحَانِی سُوَالَات

ا:۔ خودساختہ عربی جملوں میں استعمال کرو:۔

۱:۔ نَعَمْ۔ هَلْ۔ مُنْذُ۔ بَلْ۔ نِعْمَ۔ عَسٰی۔ لَعَلَّ (میٹرک پنجاب ۱۹۳۷ء)

۲:۔ اَيْنَ۔ مِنْ اَيْنَ۔ مَتٰی۔ اِلٰی مَتٰی۔ لِمَ۔ اَنْ۔ اِنْ (میٹرک پنجاب ۱۹۳۶ء)

۳:۔ لَمَّا۔ قَطُّ۔ اِذْ۔ ثَمَّ۔ لَوْلَا۔ لَا بُدَّ۔ مَاذَا۔ قَبْلَ اَنْ (میٹرک پنجاب ۱۹۳۵ء)

۴:۔ هَلْ۔ اَيْنَ۔ مَتٰی۔ كَيْفَ۔ لِمَ۔ ثُمَّ۔ اَیُّ۔ كَمْ۔ اِذَا۔ نَعَمْ۔ بَلٰی۔ (میٹرک پنجاب ۱۹۳۰ء)

Marfat.com

امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی

ا۔ میٹریکولیشن سنہ ۱۹۳۷ء

۱:۔ مفصلہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں؟ ہر ایک کے معنی بھی لکھو:۔
اَسْلِمُوْا۔ یَسْتَخْدِمُ۔ سَیَعْطَشُ۔ لَمْ یَذْهَبْنَ۔ لَنْ تَفْعَلُوْا۔ اُخْذُ

۲:۔ خودساختہ عربی فقروں میں استعمال کرو:۔
نَعَمْ۔ هَلْ۔ مُذْ۔ بَلْ۔ نِعْمَ۔ عَسٰی۔ لَعَلَّ؛

۳:۔ اِعَانَتْ۔ قِیْلَ اور اِطِّلَاعْ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا کیا تَعْلِیْل ہوئی؛

سنہ ۱۹۳۶ء

۴:۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَیْ۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُمْ میں اعراب کیا تبدیلی ہوئی؛

۵:۔ شَرِبْنَا۔ فَتَحْنَا۔ یَاْکُلْنَ۔ یَجْلِسُوْنَ کیا کیا صیغے ہیں؟

۶:۔ تَفْعَلُ کیا کیا صیغے ہو سکتا ہے اور اس کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں؟

۷:۔ خودساختہ عربی فقروں میں استعمال کرو:۔
اَیْنَ۔ مِنْ اَیْنَ۔ مَتٰی۔ اِلٰی مَتٰی۔ لِمَ۔ کَمْ۔ اَنْ۔ اِنْ؛

سنہ ۱۹۳۵ء

۸:۔ جَلَسْتَ۔ دَخَلْتُمَا۔ تَاْکُلِیْنَ۔ یَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں؟

۹:۔ سَمِعْتَ۔ سَمِعْتِ۔ سَمِعْتُ۔ سَمِعْتْ میں تغیر حرکات سے کیا فرق واقع ہوا ہے؟

۱۰:۔ تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغے ہو سکتا ہے؟

۱۱:۔ مَا اور لَا ماضی پر داخل ہو کر کیا معنی پیدا کرتے ہیں؟ دونوں کے استعمال

Marfat.com

میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کرو:۔

۱۲:۔ خود ساختہ عربی جملوں میں استعمال کرو:۔
لَمَّا۔ قَطُّ۔ اِذْ۔ ثُمَّ۔ لَوْلَا۔ لَا بُدَّ۔ مَاذَا۔ قَبْلَ اَنْ ؛

سنہ ۱۹۳۴ء

۱۳:۔ بَابِ اِفْتِعَال۔ اور اِنْفِعَال کے چیدہ چیدہ اہم خواص لکھو اور ان کی مثالیں دے کر مطلب واضح کرو؛

۱۴:۔ مندرجہ ذیل اسماء سے بعد شناخت بتلاؤ کہ ہر ایک اسم اسمائے مشتقہ کی کون سی قسم میں سے ہے اور پھر اپنی طرف سے ہر قسم کی دو دو مثالیں بھی زیادہ کرو:۔
(۱) مَسْجِدٌ (۲) مِفْتَاحٌ (۳) مَدْكُوْدٌ (۴) اَسْخیٰ ؛

۱۵:۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مفرد سے جمع اور جمع سے مفرد کے صیغے بمعہ حرکات لکھو:۔
بَابٌ۔ سُفَهَاءُ۔ اِبْنٌ۔ قِصَصٌ۔ رِجَالٌ۔ اَقْرَبُ ؛

۱۶:۔ ذیل کے الفاظ میں سے مذکر سے مؤنث اور مؤنث سے مذکر کے صیغے قلمبند کرو:۔
سَوْدَاءُ۔ اَكْبَرُ۔ دُنْيَا۔ خَالٌ۔ اُخْرٰی۔ وَالِدٌ ؛

سنہ ۱۹۳۰ء تا سنہ ۱۹۳۳ء

۱۷:۔ مفصلہ ذیل کا اردو ترجمہ لکھو:۔ (سنہ ۱۹۳۰ء) ؛
(۱) كُنْتُنَّ۔ سَمِعْتُنَّ۔ لَمْ نَضْرِبْ۔ سَوْفَ تَنْصُرُوْنَ لَنْ يُقْتَلُوْا۔ اُكْتُبِيْ ؛

Marfat.com

(ب) جزو (ا) کے پانچوں افعال کے متعلق لکھو کہ ان میں سے ہر ایک کون کون سا فعل ہے؟

۱۸:- مندرجہ ذیل میں سے کوئی چھ الفاظ فقروں میں استعمال کرو:-

هَلْ - اَیْنَ - مَتٰی - کَیْفَ - لِمَ - ثُمَّ - اَیُّ - کَمْ - اِذا - نِعْمَ - بَلٰی - نَعَمْ ۔ (سنہ ۱۹۳۰ء)

۱۹:- ذیل کے صیغے بتاؤ اور ان کا ترجمہ لکھو:-

لَنْ یَذْهَبْنَ - لَنْ تَشْرَبْنَ - لَنْ اَسْمَعَ - لَیَحْسِبَنَّ - لَتَأْکُلُنَّ ۔ (سنہ ۱۹۳۱ء)

۲۰:- مندرجہ ذیل کو درست کرو:- (سنہ ۱۹۳۱ء)

کُنَّ - کَرُمْتُنَّ - کَانُوْا سَمِعَ - کُنْتُمْ اَکَلَا ۔

۲۱:- مندرجہ ذیل کون کون سے فعل ہیں ہر ایک کا اردو ترجمہ بھی لکھو:- (سنہ ۱۹۳۱ء)

قَالَ - حُلِیَ - لَمْ تَشْتُمْ - اَیْقِظْ - تَنْفِرُ ۔

۲۲:- (ا) مفصلہ ذیل کلمات کو عربی جملوں میں استعمال کرو (سنہ ۱۹۳۲ء)

لِمَ - مَنْ - اِلّا - هَلْ - اَلَّذِیْ ۔

(ب) ادب - یتیم - شدیدۃ - مَرْءٌ - فتی - بطن کی جمع لکھو

۲۳:- باب تَفْعِیْل - مُفَاعَلَه - تَفَاعُلْ اور اِسْتِفْعَال کے خواص لکھئے اور ان میں سے ہر ایک کا استعمال مثالیں دے کر واضح کیجئے (سنہ ۱۹۳۳ء)۔

۲۴:- علم - املاك - دول - نفس - راغبہ کی واحد یا جمع (جیسا کہ صورت ہو) لکھو ۔

Marfat.com

۱۹۲۹ء

۲۵:۔ (ا) مفصلہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں:۔

تَفْعَلِیْنَ - لَا ضُرِبَنَّ - قُتِلْتُ ؛

(ب) ان جملوں کے کیا کیا معنی ہیں:۔

کُنْتُ شَرِبْتُ - کَانَا یَضْرِبَانِ - لِتُنْصَرْ ؛

۲۶:۔ امر حاضر معروف کیسے بنتا ہے مفصلہ ذیل سے امر حاضر معروف واحد (مع اعراب) لکھو:۔

فَتَحَ - جَلَسَ - اَکْرَمَ - صَدَّقَ - تَفَضَّلَ - بَاعَ - دَعٰی ؛

۲۷:۔ ان الفاظ کو بامعنی فقروں میں استعمال کرو:۔

اَمَّا - تَاللّٰہِ - مَا خَلَا - قَطُّ - بَلٰی -

۱۹۲۸ء

۲۸:۔ کَتَمْتَ - تَقُوْلُ - کُنْ - یَبْکُوْنَ - لَا تَحْقِرَنْ - ذَاھِبَۃٌ کیا کیا صیغے ہیں؟

۲۹:۔ مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو اور ان فقروں کا ترجمہ لکھو

قَطُّ - لِمَ - اَنْ - قَبْلَ - رُبَّمَا - عَسٰی - بِزَیْدٍ ؛

(۲) ورنیکلر فائنل امتحان ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۷ء

۳۰:۔ مندرجہ ذیل افعال کس کس باب سے لیے گئے ہیں؟ ہر ایک کے معنی بھی لکھو:۔

۱:۔ تَفْتَحِیْنَ - اُنْزِلَ - رَحِّبُوْا - حَافِظُوْا - اَسْتَغْفِرُ (۱۹۳۷ء)

۲:۔ اَخْبَرْتُ - کَلِّمُوْا - لَا تَحَارِبُوْا - لَا یُسْتَعْمَلُ - اَتَمِمْ (۱۹۳۶ء)

۳:۔ تَبَارَکَ - تَفَضَّلَ - اُنْزِلَ - لَا نُفَرِّقُ - لَا تَلْتَفِتُوْا (۱۹۳۵ء)

Marfat.com

۴:۔ یہدِیکُمْ۔ لَا تُرْسِلُوا۔ لَمْ اِسْتَعْمَلْ۔ تَفَضَّلْ (۱۹۳۲ء)

۵:۔ لَنْ اُکْلِمَ۔ قَاتِلُوْا اَسْتَغْفِرُ۔ لَا تُسْرِفُوا۔ یَقْرَؤُوْنَ ۱۹۳۲ء

۶:۔ اِرْتَحَلَ۔ اِنْصَرِفْ۔ اَسْتَغْفِرُ۔ لَمْ یُخْبِرْ۔ لَا یُجَرِّبُ ۱۹۳۱ء

(۳) ایف۔ اے امتحان ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۷ء

۳۱:۔ مندرجہ ذیل ابواب کے خواص مثالوں سے واضح کرو:۔

۱:۔ بَابِ اِفْعَال۔ باب تَفْعِیل (۱۹۲۹ء)

۲:۔ بَابِ استفعال۔ باب مفاعلہ (۱۹۳۰ء)

۳:۔ بَاب استفعال۔ (۱۹۳۳ء)

۴:۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب بتاؤ اور ہر ایک کی مثالیں دو ۱۹۳۷ء

۳۲:۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا مادہ بتاؤ:۔

۱:۔ مُصْطَفٰے۔ اِضْرار۔ انکشاف۔ متمدّن۔ مقابل (۱۹۲۸ء)

۲:۔ مشتقّ۔ اتحاد۔ انتہاء۔ استعانۃ۔ فِ۔ متلمّس۔
میزان۔ دیار۔ کفایۃ (۱۹۲۹ء)

۳:۔ شہید۔ مجتہد۔ جبّارِل۔ مُنْجمد۔ تمادی۔ منادی
مُزَمِّلْ۔ مداھنۃ (۱۹۳۰ء)

۳۳:۔ مندرجہ ذیل کی تعلیل بیان کرو:۔

یَدْعُوْ۔ قَالَ۔ المیعاد۔ (۱۹۳۷ء)

۳۴:۔ حروف شرط کون کون سے ہیں مثالوں سے ان کا استعمال واضح کرو۔ ۱۹۲۸ء

۳۵:۔ مندرجہ ذیل سے اسم فاعل بناؤ:۔ (۱۹۲۸ء)

تَجْدِیْد۔ اِجْتِنَاب۔ انجذاب۔ کَرُمَ۔ اَمَرَ

Marfat.com

(۳) بی۔ اے۔ امتحان ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۷ء

۳۶:۔ (ا) جموع القلۃ کے اوزان بتاؤ۔ اور ہر ایک کی دو دو مثالیں دو:۔ (۱۹۳۷ء)

(ب) باب استفعال اور باب تفاعُل کے چیدہ چیدہ خواص بتاؤ۔ (۱۹۳۷ء)

۳۷:۔ مندرجہ ذیل سے الجمع المکسر بتاؤ:۔
قَاضِی۔ قَبْر۔ خَیر۔ ذَنْب۔ ذَنَب۔ نعمة۔ سلاح۔ قلعة (۱۹۳۶ء)

۳۸:۔ اسم مؤنث کے اقسام اور علامتیں بتاؤ اور ہر ایک کی کم از کم ایک مثال دو (۱۹۳۶ء)

۳۹:۔ خواصّ الاَبْواب سے تم کیا سمجھتے ہو؟ زبانِ عربی میں ابواب کس مطلب کے لئے ہیں؟ (۱۹۳۶ء)

۴۰:۔ مندرجہ ذیل سے الجمع المکسر بتاؤ (۱۹۳۵ء):۔
نَفْس۔ نَفَس۔ رادِی۔ ملک۔ مَلِك۔ مُلْك۔ مِلْك۔ غُلام

۴۱:۔ وزن فَعَّلَ (یعنی باب تفعیل) کے خواص مثالوں سے واضح کرو (۱۹۳۵ء)

۴۲:۔ مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے:۔
(۱) عباد اور عبید (۲) شھود اور اشھر (۳) رجال و ارجل (۱۹۳۱ء)

Marfat.com

پنجاب میں مختلف امتحانات کے لئے قواعد عربی کا نصاب

انٹرنس

علم حروف الہجاء۔ (۱) حروف و حرکات (۲) صُوَرُ الْہمزۃ و اقسامہا۔

علم الصّرف:۔ (۱) افعال (مجرّد۔ مزید فیہ۔ ثلاثی۔ رُباعی) خواص الأبواب ہفت اقسام۔

(۲) اسم کے اقسام و اوزان۔ اسماء مشتقہ۔ اسماء الاعداد۔ مؤنثات۔ جموع۔

(۳) ضمائر۔ اسماء الاشارہ۔ الموصولات (۴) حروف عاملہ و غیر عاملہ۔

علم النحو:۔ الجملۃ الاسمیہ والفعلیہ (۲) معرب مبنی منصرف۔ غیر منصرف۔

انواع الاعراب:۔ (۳) فعل اور فاعل میں مطابقت (۴) مفاعیل حال۔ تمیز۔ (۵) توابع۔

ایف۔ اے

(۱) ابواب (۲) عوامل (۳) تعلیلات (۴) المنصرف و غیر منصرف (۵) المرفوعات۔ المنصوبات۔ المجرورات

بی۔ اے

(۱) خواص الابواب (۲) المذکر و مؤنث (۳) الجمع المکسر (۴) التوابع (۵) المبنیات۔

ورنیکلر فائینل

علم حروف ہجاء:۔ حروف تہجّی۔ متشابہ حروف شمسی قمری حروف۔ حروف علت و صحیح۔ حرکات۔ سکون۔ تنوین۔ تشدید۔ حروف مد و لین۔ ہمزہ۔ ادغام۔

علم صرف:۔ (ا) اسم۔ فعل اور حرف کا تصور۔ اسم کی تذکیر و تانیث۔ تعریف تنکیر افراد تثنیہ جمع۔ بناوٹ کے لحاظ سے اقسام اسم۔ اعلام ضمائر۔ اسمائے اشارہ۔ اسما موصولہ۔ اسم فاعل۔ اسم مبالغہ صفت مشبّہ۔ اسم مفعول اسم تفضیل۔ اسم آلہ۔ اسم ظرف (ب) فعل لازم و متعدی معروف و مجہول ماضی مع اقسام۔ (قریب۔ بعید۔ مجہول منفی۔ استمراری) مضارع معروف و مجہول۔ مضارع منفی بہ لا۔ منفی بہ لم۔ لمّا۔ مضارع بمعنی حال و استقبال۔ مستقبل مؤکّد۔ مستقبل منفی مؤکد۔ امر و نہی (حاضر غائب۔ معروف و مجہول۔ مؤکد و غیر مؤکّد) (ج) ثلاثی مجرّد کے ابواب۔ ثلاثی مزید فیہ کے مشہور ابواب رُباعی مجرد اور رُباعی مزید فیہ کا تصور (د) مہموز۔ مضاعف۔ مثال۔ اجوف و ناقص کا تصور اور ان کے مشہور ترین ابواب (ہ) حروف جر۔ کلمات استفہام۔ حروف عاطفہ۔

علم نحو۔ مرکب مفید اور غیر مفید کا تصور۔ مرکب اضافی۔ مرکب توصیفی۔ جملہ فعلیہ و اسمیہ و انشائیہ۔ مبتدا خبر فعل و فاعل۔ مفعول بہ۔ مفعول لہٗ۔ مفعول فیہ۔ حال۔ افعال ناقصہ۔ ما و لا کا عمل۔ حروف مشبہ بالفعل۔ منادیٰ۔

Marfat.com

عالیجناب ڈاکٹر محمد صدر الدین صاحب ایم۔ اے

(پروفیسر گورنمنٹ کالج۔ لاہور)

اسکولوں اور کالجوں کے عربی خوان طلبہ کی توجہ اس طرف بہت ہی کم ہے۔ اسکولوں کے طلبہ کا تو کیا ذکر کالجوں کے طلبہ کا یہ حال ہے کہ عربی گرائمر کے مشہور مشہور قواعد سے بھی بالکل نابلد ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرض وجود میں نہ آئی تھی۔ جس میں ان کی ضرورت کو مدِنظر رکھتے ہوئے عربی گرائمر کو عام فہم زبان اور دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہو۔

مسٹر محمد عبد الخالق متعلم ایم۔ اے (عربی) نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب کے مطابق "جواہر العربیہ" بڑی محنت و جانفشانی سے تصنیف کی ہے۔ میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور مجھے یہ لکھنے میں بالکل تامل نہیں کہ یہ کتاب اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں امتحانی سوالات بھی دیئے گئے ہیں جو اُن کیلئے نہایت مفید ثابت ہوں گے۔

محمد صدر الدین عفی عنہ

عالیجناب مولوی نجف علی صاحب اتالیق امیر امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نے "جواہر العربیہ" کا مسودہ بنظر غائر مطالعہ کیا اس کے مسائل نہایت خوش اسلوبی سے مختصر اور عام فہم الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔ اور اس وجہ سے طلبائے عربی کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کا طرزِ بیان جدید ہے۔ اور ہر طالب العلم اس کے پڑھنے سے ہرگز ملول نہیں ہوتا۔ اکثر امثلہ آیات قرآنی سے ہیں۔ زیادہ مستند مثالیں ناممکن ہیں۔ اگر اسی طرز پر مصنف نے مسائل نحو لکھے تو طلبہ اور کتابوں سے مستغنی ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر۔ نجف علی عاصی ۔۔۔پوری

Marfat.com

عالیجناب ڈاکٹر محمد صدر الدین صاحب ایم

(پروفیسر گورنمنٹ کالج - لاہور)

اسکولوں اور کالجوں کے عربی خوان طلبہ کی توجہ اس زبان کی طرف بہت ہی کم ہے۔ اسکولوں کے طلبہ کا تو کیا ذکر کالجوں کے طلبہ کا یہ حال ہے کہ عربی گرائمر کے مشہور مشہور قواعد سے بھی بالکل نا بلد ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرض وجود میں نہ آئی تھی۔ جس میں ان کی ضرورت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے عربی گرائمر کو عام فہم زبان اور دلچسپ پیرایئے میں بیان کیا گیا ہو۔

مسٹر محمد عبد الخالق متعلم ایم۔ اے (عربی) نے اس کمی کو محسوس کر کے پنجاب یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب کے مطابق "جواہر العربیہ" بڑی محنت و جانفشانی سے تصنیف کی ہے۔ میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور مجھے یہ لکھنے میں بالکل تامل نہیں کہ یہ کتاب اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں امتحانی سوالات بھی دیئے گئے ہیں جو اُن کیلئے نہایت مفید ثابت ہونگے۔

محمد صدر الدین عفی عنہ

عالیجناب مولوی نجف علی صاحب اتالیق امیر امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نے "جواہر العربیہ" کا مسودہ بنظر غائر مطالعہ کیا اس کے مسائل نہایت خوش اسلوبی سے مختصر اور عام فہم الفاظ میں لکھے گئے ہیں اور یہ کتاب طلبائے عربی کے لئے بہت مفید ہے اس کا طرز بیان جدید ہے۔ اور جب طالب العلم اس کے پڑھنے سے ہرگز ملول نہیں ہوتا۔ اکثر امثلہ آیات قرآنی سے ہیں زیادہ مستند مثالیں ناممکن ہیں۔ اگر اسی طرز پر مصنف نے مسائل نحو لکھے تو طلبہ اور کتابوں سے مستغنی ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر۔ نجف علی عاصی جہانپوری

(محمد عبد الجبار صاحب نے عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ... چھپوایا)

Marfat.com

۵۰
۲۰۹

یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب اور محکمہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق
زبان عربی کی صرف و نحو کا نیا۔ آسان اور دلچسپ سلسلہ

(موسومہ)

جواہر العربیہ

حصہ اوّل

مشتمل بر علم حروف ہجاء و علم صرف

مع کثیر التعداد مشقیہ سوالات و امتحانی پرچہ جات از سنہ ۱۹۲۸ء تا سنہ ۱۹۳۶ء
برائے افادہ امیدواران امتحانات ورنیکلر فائنل انٹرنس۔ ایف اے۔ اور بی اے

مصنفہ

محمد عبد الخالق۔ بٹالوی۔ بی اے

بتصحیح و ترمیم
ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی ایم اے پی ایچ ڈی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور
پروفیسر محمد شفیع صاحب۔ ایم اے (عربی و فارسی) مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر لاہور کالج فار ویمن
سید محمد طلحہ صاحب ایم اے۔ و مولوی فاضل سینیئر پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

۱۹۳۷ء ✻ ۱۳۵۶ھ

ناشر عبد الخالق۔ بٹالوی۔ قریشی سٹریٹ فلیمنگ روڈ لاہور

Marfat.com